188474

M.N.

بابہاری گلشن جہان رونق افزائے بوستان

حسب الفرمایش مسٹر و الرجالیس صاحب مدرس کلان مدرسہ اعظم

گلشت مانی

باہتمام ہیچمدان میران سید محمد عبدالرحمن سقاف

شہر مدراس در مطبع رحمانی صبح صادق رونق طبع یافت

۸۶۹۲۱ تنقیح ۱۹۶۴ء
CHECKED Checked
۸۹۱۵
CHECKED 1951

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا دیباچہ تعریف مین لارڈ صاحب کی اور احوال مترجم کا اور بعضے عذر و نمین کتاب کے

نہالِ حمد سے پہلے اس مین بو تو	رہے سر سبز جو نت باغ اُردو
لگا پھر نعت کا اے دوست پودا	کہ تا محشر رہے یہہ باغ پھولا
پھر اُسکے بعد نخل منقبت کو	لگا رونق جو اُسکی بیشتر ہو

تازگی گلستان سخن کی حمد باغبان حقیقی کی ہی کہ اُسینی بوستان عالم کو طرح بطرح کے درختون سے آرایش دی اور رنگ برنگ کے پھولون سے زینت بخشی۔ اُسکے ابر رحمت کی بارش سے ہر ایک گل تر و تازہ نسیم فیض سے اُسکے ہر ایک درخت ہرا بھرا۔ ہر گل کی زبان واہی اُسیکے ذکر مین۔ جو غنچہ ہی سو سرگریبان ہی اُسیکے فکر مین۔ قمری اُسکے طوق بندگی

مین اسیر- تدرو اُسیکے بند عشق سے پابزنجیر- شربت شوق سے اُسکے گلہاے چمن سیراب گلستانمین- اور اُسکی گرمی محبت سے ہرایک خار خشک لب ہی بیابان مین- فاختہ خاکستری لباس سے اُسکی طلب مین کوکوکنان- چنار اُسیکے سوز عشق سے گلشن دہر مین سوزان

جو ابر کرم اُسکا برسے ذرا ‏ ‏ ‏ ‏ تو پھر خار صحرا ہو گلبرگ سا

گرے اُسکی جب وقت برق غضب ‏ ‏ ‏ ‏ تو کوہ و بیابان جلجاءین سب

وہ خلاق کون و مکان چاہے جو ‏ ‏ ‏ ‏ تو تاثیر پانی کی آتش مین ہو

ہوا سے اثر خاک کا ہو عیان ‏ ‏ ‏ ‏ ملک آدمی ہو وین اور انس جان

جواہر کے اعراض ہو وین محل ‏ ‏ ‏ ‏ پڑے مذہب فلسفی مین خلل

یہہ ہرگز نہین اُسکی قدرت سے دور ‏ ‏ ‏ ‏ یقین اُسکا ہر ایک کو ہی ضرور

زینت بخشنے والی دیباچۂ کتاب کی نعت ہر نبی و مرسل کی ہی کہ وہ حجت کردگار ہی اور کارخانۂ عالم پر مختار- خصوص اُس فخر آدم کی جو بادشاہ عرب و عجم ہی اور شفیع امم- محبوب ہی حضرت سبحان کا- مالک ہی کون و مکان کا- سب انبیا و اوصیا کے سر کا تاج ہی- صاحب لولاک و معراج ہی- وجود باجود اُسکا باعث وجود موجودات کا- تکون اُسکا سبب ہی انتظام کائنات کا

جو پیدا نہ ہوتا وہ شاہ جہان ‏ ‏ ‏ ‏ تو ماہیتون کا نہ ملتا نشان

ہیولا و صورت ہوتے بہم	عدم مین ہین رہتے سب افراد کم
کلام الٰہی ہو جسکی ثنا	تو بندہ کرے اُسکی پھر مدح کیا

زنگت بخشنے والا چمن سخن کا منقبت اُس امام انام کا ہی کہ جسکو عید غدیر کے دن اُسنے اپنا وصی کیا اور مولائے مومنین خطاب دیا۔ عقل کل کو عالم ارواح مین اُسنے پڑھایا اور وہی ہر ایک نبی کے مشکلو نمین کام آیا۔ شیرازہ ہی اوراق زمین و آسمان کا۔ امام و پیشوا ہی وہی انس و جان کا

ستون مکان شریعت ہی وہ	خلافت کی مسند کی زینت ہی وہ
ہی دین نبی کا وہی انتظام	وہ مولا ہی اور ہم سبھی ہین غلام
رسالت ہوی مصطفیٰ پر تمام	ولایت ہوی مرتضیٰ پر تمام
نبیؐ کا ہی رتبہ وصی پر کھلا	وصی کا نبیؐ سے سمجھے ہی مرتبا
ہمین اور تمھین اتنی قدرت کہان	کہ دونونکے رتبے کرین ہم بیان
پر اتنا تو لگتا ہے اپنا شعور	اطاعت ہی دونونکی سبکو ضرور
مین کیا چیز ہون جو کرون انمین فرق	رہون لیک انکی محبت مین غرق
الٰہی بحق بنی فاطمہ	کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول	من و دست و دامان آل رسول

بعد اس حمد و نعت کے عاصی شیر علی ابن سید علی مظفر خان ابن میر غلام مصطفیٰ مرحوم و مغفور متخلص بافسوس کہتا ہی کہ اصل اس حقیر کی ملک خاف ہی اور قوم

سادات - لیکن آباو اجداد جو ہندوستان مین آئے اور توطن اُنھون نے
اپنا قصبۂ نارنول مین کیا اس سبب سے نارنولی مشہور ہوئے - مگر جد والد
اسکے عہد مین بادشاہ محمد شاہ فردوس آرامگاہ کے شاہجہان آباد مین وارد
ہوے اور رفاقت نواب عمدۃ الملک امیرخان جنت مکان کی اختیار کی چنانچہ
کمال ثروت اُنکو اُس سرکار مین ہوی تب اُنھون نے استقامت اور
سکونت شہر مذکور مین کی - اور اِس عاصی کا مولد بھی شہر ہے بعد برہم ہونے
سلطنت کے اور وفات نواب صاحب مغفور کے ایک مدت مدید والد مرحوم
خانہ نشین رہے - آخر دلی کو چھوڑا اور روزگار بنگالے کے صوبہ دار کا کیا
اُن دنون مین فقیر کا سن گیارہ برس کا تھا گلستان پڑھتا تھا اور سیر دیوان
ولی کی اکثر کرتا طبیعت موزون اُن ایام مین بھی تھی چنانچہ کئی شعر اوقات
مذکورہ مین بوضع قدما کیے تھے - یہہ مطلع بھی انہین مین سے ہے

اری پیاری تیرے اِس حسن رنگین کا خدا حافظ	تیرے اِس زلف پرچین کا محمد مصطفی حافظ

قصہ کوتاہ والد ماجد نواب جعفر علیخان بہادر مرحوم کے واقعے تلک بھی عظیم آباد
مین تھے بعد اس سانحے کے لکھنؤ مین آئے اور حقیر اُنسے دو برس پہلے یہان
آچکا تھا - آخر وے توحید آباد کو تشریف لیگئے اور بعد چند روز کے وہین
بقضاے الٰہی بہشت نصیب ہوے لیکن مین نے بود و باش اپنی یہین ٹھہرائی اور
ابتداے جوانی سے سرکار مین نواب سالار جنگ بہادر مرحوم کی پرورش

یائی بلکہ جناب مرشدزادۂ آفاق صاحب عالم جہاندارشاہ جنت آرامگاہ
رونق افزا لکھنؤ کے ہوئے تب تلک اُسی سرکار مین بعہدۂ مصاحبت
سرفراز تھا۔ اُندنون بھی فکر سخن تھی لیکن تحصیل علوم عربیہ مین نہایت
مصروف تھا مشق سخن اس خام طبع کی اہل سخن کے نزدیک پختگی کو پہنچ
چکی تھی اور دیوان بھی مرتب ہو چکا تھا چنانچہ کلام اس ہیچمدان کا مرشدزادۂ
آفاق کو نہایت پسند آیا اور خواصان حضور مین بعہدۂ شاعری سرفراز
فرمایا۔ بسبب اُنکی قدردانی کے پھر اکثر اوقات بندہ فکر سخن ہی مین رہتا
تھا غرض جب اُنھون نے رحلت فرمائی تب مین نے شعروسخن ترک کیا بلکہ
مشاعرے کی صحبت مین آنا جانا بھی چھوڑ دیا۔ مگر درس و تدریس سے سروکار
تھا اور سب کامون سے بیکار۔ خرچ روزمرہ نواب سرفرازالدولہ حسن
رضا خان بہادر کی بدولت جو کچھ کہ مقدر تھا پہنچ جاتا تھا اور تکلیف نوکری
کی کچھ نہ تھی غرض اُس بزرگ کے اخلاق اور خوبیون کے بیان سے زبان
قاصر ہی۔ خدا اسکو جزاے خیر دیوے اور جنت الماوی مین درجۂ اعلی عطا کرے
کہ ستائیسوین تاریخ روز جمعہ کہ وہی سترھوین ماہ اکتوبر کی تھی سن ہجری
بارہ سی پندرہ تھے اور سن عیسوی اٹھارہ سو ایک صاحب جلیل القدر کرنیل
اسکاٹ بہادر نے مجھے بلوا بھیجا اور کلام میرا سنا پھر الطاف و نوازش سے
فرمایا کہ تو سرکار کمپنی دام دولتہم کے ملازمون مین اسی تاریخ سے سرفراز

ہوا۔ بدل جمعی تمام کلکتے کو روانہ ہوا کہ صاحبان عالیشان دام ظلہم زبان اردو
کا محاورہ اور صحت دریافت کیا چاہتے ہین بنا براسکے مجھے طلب کیا ہی۔ یہہ ہیچمدان
اگرچہ لیاقت موافق اساتذۂ سابق تک نہ رکھتا تھا اور اِس فن سے بھی دل برداشتہ
تھا پر قدردان جو اُس بزرگ کو دیکھا اور صاحبان کو جوہر شناس سمجھا فی الواقع
قدردان اہل فن اور عزت بخش صاحبان سخن اُن سے بہتر کوئی نہین اور انکی
سرکار مجمع علما و طلبا ہی۔ عازم اِس ملک کا ہوا اور آب و دانہ یہان لے آیا۔
غرض صاحبان ذوی الاحترام کی قدردانی جتنی سُنی تھی اُس سے دوچند دیکھی۔ واقعی
اِس ملک مین اُنھین کے سبب یہہ ہیچمدان کی اسقدر عزت ہوی اور اسکے کلام نے
اتنی رونق پکڑی۔ ورنہ یہہ کس قطار مین اور اسکا کلام کس شمار مین لیکن تعلق
میرا جو مدرسۂ ہندی سے ہوا بنا براسکے اکثر اوقات خدمت مین صاحب عالی
طبیعت والا فطنت مدرس ہندی مستر جان گلگرست صاحب دام ثروتہ کہ جامع
قوانین اِس زبان کے ہین حاضر ہونے لگا۔ ایک دن صاحب موصوف نے مہربانی سے
فرمایا کہ تو گلستان سعدی شیرازی کا زبان اُردو مین ترجمہ کر۔ مین نے دھیان
کیا کہ عبارت اسکی بظاہر صاف و بباطن پیچدار ہی۔ علاوہ اسکے عبارت کا اختلاف
بیشمار ہی۔ اور رتبہ اپنی قوت تالیف کا اور شیخ مرحوم کی تصنیف کا جو خیال
کیا تو کسطرح کی نسبت بنائی ؎ چہ نسبت خاک را با عالم پاک
ارادہ کیا کہ اس سے پہلو تہی کرون اور سر عجز آگے دھرون پھر دلمین سوچ آیا کہ

مبادا حاشا خیال مین اُنکے گذرے کہ اِسنے ہمارا کہنا نمانا اور اِسبات کو سہل جانا تب قصد کیا کہ ایک حکایت طولانی کہ نظم و نثر اُسمین کثرت سے ہو اُسے ترجمہ کرون - اگر بخوبی سرانجام ہوی اور اہل معانی کی پسند پڑی تو فبہا - والا حضرت ممدوح سے اِس امر کی معافی چاہونگا چنانچہ قاضی ہمدان کی حکایت کا ترجمہ کیا اور وہ علما و عقلا و چند شعرا کہ یہان تھے اُنکی پسند پڑا - تب اِس ضعیف نے کمر ہمت بقوت باندھی اور سعی بلیغ کی - بارے فضل ایزدی اور لطف سرمدی سے تمام کتاب زبان اردو مین لکھی اور وہ مقبول خاص و عام کی ہوی - نام اِسکا باغ اردو رکھا چنانچہ اِسکے شروع کی تاریخ بھی اِسی مین نکلتی ہی ص

مین تاریخ اُسکی جو ن چاہا معہ نام	کہون دلچسپ با آئین نیکو
کہ اِسمین ہاتف غیبی یہہ بولا	ہی از آغاز اردوے باغ اردو

لیکن فی الحقیقت یہہ کتاب جب مقبول ہوگی جو حضور مین والا تدبیر عادل بے نظیر - پشت و پناہ کہتر و مہتر - غریب پرور - قدر افزاے علما و شعرا - راحت رسان سینہ ریشان - چارہ ساز بیچارگان و درویشان - بانی مدرسۂ علم و فضل - ماحی بنیاد ظلم و جہل

ص

حمایت اگر اُسکی پشہ بھی پاے	تو ہاتھی کو ہرگز نہ خاطر مین لاے
جو ابر کرم اُس کا برساے زر	تو ہر ایک گدا لیوے دامن کو بھر
بیان کیا کرون دانش و عقل کو	فلاطون بھی اُس سے تعلیم ہو

سخاوت شجاعت کرامت کرم   عیان اسمین ہین سب بوجہ اتم

زبدۂ نوئینان عالیشان مشیر خاص شاہ کیوان بارگاہ انگلستان مارکوئیس ولزلی گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ کے قبول ہو گی

پسند آئے اُسکو جو اِسکی بہار   رہے تازگی اِسکی لیل و نہار

اگرچہ اس باغ کے گل اور پھول بمقدار ہین اور کمتر از خار۔ لیکن توقع اُس ابر کرم سے یہہ ہی کہ متوجہ اسپر ہووے اور اپنی تفضلات کی رشحات سے شاداب کرے۔ کہ مینہہ ہر جاگہ برستا ہی گل و خار اُسکے فیض سے کوئی محروم نہین رہتا

کرم سے ہون تیرے امید وار   نظر مہر کی اِسپہ ہو ایکبار

یہہ کئی سطرین عذر و نمین مین

ارباب فطنت و صاحبان طبیعت پر ظاہر ہووے کہ فقیر نے اسکی نظم و نثر کا مطلب مع عربی موافق اپنے مقدور کے نہین چھوڑا۔ مگر زیادتی کمی کہین کہین کی ہی۔ اور جس نظم و نثر مین اختلاف نسخ دیکھا ہی یا اختلاف معانی بعضی جاگہہ تو ہر ایک کا ترجمہ کیا ہی اور بعضے مقام مین جسکی ترجیح اپنے نزدیک ٹھہری ہی اُسکا کیا ہی اور رجوع کو ترک کسی مقام مین ہوبہو بھی کرنے مین آیا ہی۔ گو محاورے سے اندک تفاوت ہو گیا ہو پر اکثر رعایت محاورے ہی کی منظور رہی ہی۔ سبب اسکا اہل سخن اور صاحبان فہم پر اندکے تامل مین

کہا جائیگا اور چند موضع مین لفظ تو کہ فارسی ہی بابا کے خطاب جیسے گفتی سفتی مین ہی تو واو معروف کیا گیا اگرچہ صاحبان اردو گفتگو مین بیچ ان موضعون کے اسکو نہین بولتے بلکہ تعظیما لفظ تم استعمال کرتے ہین بنابراسکے کہ کتاب اور اشعار مین جایز ہی چنانچہ اکثر کلام شعرا کا قصاید مدح مین اسیر شاہد ہی یہہ ہیچمدان نہین کہتا کہ کلام میرے کہین غلطی نہین ہی یا کوئی اس کتاب کے مطالب ریختے کے زبان مین بیان نکر سکیگا لاکن اتنا البتہ کہ یہہ خالی لطایف سے نہین ہی اور جو کوئی اسیر ایسا ارادہ کریگا تو قدر اس ہیچمقدار کی جانیگا۔ اب امید اہل نظر سے یہہ ہی اگر کہین کہین قبایح اسمین دیکھین تو انکو دامن کرم سے چھپاوین اور زبان پر نہ لاوین کہ انسان کا کلام ممکن نہین جو بے عیب ہو۔ خصوص مجہسے ناقص کا کہ اپنے کمال کو بھی نقصان جانتا ہوا اور جسکا سخن معقول ہو مانتا ہون غرض دشمنونکی آنکھو مین یہہ خار خار ہی اور دوستونکی نظرونمین گلزار

رہیگا سدا جگمین یہہ بوستان	ثبات اپنا لیکن ہمیشہ کہان
بقا نقش کاغذ کو ہی سالہا	اور انسان کے نقشے کو ہردم فنا
مصنف مولف کو کب ہی قیام	نشان انکا رہتا ہی بس یک کلام
یہہ ہی طالبون سے مجھے التجا	کرین میرے حق مین وہ اتنی دعا
بعشرت کرون باغ دنیا کی سیر	ہو آخر میری عاقبت بھی بخیر
شکر سے لا انتہا اللہ کا	ختم کس خوبی سے دیباچہ ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دوسرا دیباچہ اصل کتاب کا

شکر و احسان ہی خدا کا کہ غالب ہی سب پر اور بزرگ ہی سب سے۔ اطاعت اُسکی سبب ہی قرب کا اور شکر اُسکا زیادہ کرنے والا ہی نعمت کا۔ جو دم کہ نیچے حلق کے جاتا ہی مددگار حیات کا ہی اور جو اوپر آتا ہی فرح بخش ذات کا۔ پس ہر ایک سانس میں دو نعمتیں موجود ہیں اور ہر نعمت پر ایک شکر واجب ہی۔

بیت

عبد کے دست و زبان میں ہی نہ یہ یارا	شکر سے اُسکے جو ہو عہدہ برا

چنانچہ خدا تعالی کہتا ہی عمل شایستہ کرو ای آل داؤد ایسی نعمتوں کے

شکر ہین اور میرے بندے شکر گذار تھوڑے ہین

قطعہ

خوب ہی بندہ وہی جو عجز سے	در پہ صاحب کے کرے عذر خطا
ورنہ لایق صاحبی کے اُسکی بیان	کسی سے ہو سکتا ہی جو لاوے بجا

اُسکی رحمت بے حساب کا مینہ سبھون پر برسا ہی - اور اُسکی نعمت بیدریغ کا دسترخوان سب جگہہ بچھا ہی - بندونکی ناموس کا پردہ بہ سبب گناہ فاحش کے نہین پھاڑتا اور روزینہ کسیکی روزیکا خطائے زشت کے باعث بند نہین کرتا

قطعہ

تیرے خزانہ غیبی سے ای خدائے کریم	مدام پاتے ہین روزینہ گبر او ترسا
محال ہی کہ ترے دوست تجھسے ہون محروم	کہ اپنے دشمنونکو نعمتین تو ہی دیتا

باد صبا کے فراش کو ارشاد کیا کہ فرش زمردی بچھاوے اور دایۂ ابر بہار کو فرمایا کہ ہر روئیدگی کو دختران شیر خوار کی مانند زمین کے پالنے مین پالے - درختون کے تئین نوروز کو خلعت سبز پتونکا پہنایا اور موسم بہار کے آنے سے شگوفے کا تاج اطفال شاخ کے سر پر رکھا - شیرۂ انگور کا اُسکی قدرت سے شہد خالص ہوا اور تخم خرما اُسکی پرورش سے نخل بالا

قطعہ

ابر و باد و فلک و شمس و قمر کام مین ہین	کہ تو روٹی کو جو پیدا کرے غفلت سے نہ کھائے
ہینگے سرگشتہ و محکوم سبھی تیرے لئے	منصفی یہ نہین جو حکم سنے یون پھر جائے

سردار کائنات کا فخر موجودات کا باعث رحمت عالمیون کا برگزیدہ آدمیونکا

تتمہ زمانیکا

شفیع وقاسم نار وجنان نبی کریم	شکیل وسرور خندہ دہان خلیق وسیم
گرے دیوار امت کب سہارا اُسکو ہی تیرا	درے وہ موج سے کیون نوح ہے ہو ونا خدا جسکا
رتبۂ عالی کتین پہنچا ہی اُسشہ کا کمال	ظلمتین کبتاہی روشن اُسکا نورانی جمال
نیاب ہینگے سب اُسکے ہین پاک طینت کے خصال	لائق صلوات وہ ہوگا فقط اور اسکی آل

یون کہتا ہی کہ جو کوئی بندہ گنہ گار پریشان روزگار درگاہ مین خدای بزرگ وبرتر کی ہاتھ کارہای بد سے کھینچ کر اجابت کی امید پر پھیلاوے حق تعالی اُسپر نظر لطف کی نکرے ۔ پھر اُسکی جناب مین آکر زاری کرے تب بھی وہ رحمت پھیر لے ۔ اسپر بھی وہ تضرع سے ہاتھ نہ اٹھائے اور پھر اُسیطرح عجز سے گڑگڑائے تب خدای کریم کہے ای فرشتو حیا کی مین نے اپنے بندے سے کہ نہین ہی اُسکا کوئی رب اور سوای میرے پس بخشا مین نے اُسکو دعا اُسکی قبول کی اور حاجت اُسکی برلایا کہ اپنے بندیکی کثرت دعا سے اور زاری سے شرماتا ہون بیت

دیکھہ تو کیا کچھہ ہی لطف کردگار	عہد مین عاصی وہ ہیگا شرمسار

معتکف اُسکے کعبۂ جلال کے اپنی عبادت کے قصور پر مقر ہین کہ عبادت نہین کی ہمنے تیری جو حق عبادت کا ہی اور وصف کرنے والے اُسکے جمال کے حیران ہوکر کہتے ہین کہ نہین پہنچایا ہمنے حق تیری معرفت کا قطعہ

جو کوئی مجھہ سے پوچھے اُسکا وصف	بے نشان کا پتا بتاؤن کیا

ہینگے عشاق کشتۂ معشوق	کب نکلتی ہی کشتگان کی صدا

ایک صاحبدل مراقبے مین گیا تھا اور کشف کے دریا مین ڈوبا تھا جسوقت کہ اس حالت سے نکلا ایک اُسکے ہم صحبت نے گستاخی سے کہا جس باغ مین تو تھا ہمارے واسطے کیا تحفہ لایا۔ کہا مَین نے ارادہ تھا کہ جب پھولونکے درخت تک پہنچونگا یارون کے واسطے دامن بھر لونگا۔ جب کہ پہنچا گل کی باس نے ایسا مست کیا کہ دامن میرے ہاتھ سے چھٹ گیا

اشعار

مین چاہا کہ باغ سے چنون پھول	گل دیکھ کے بو سے ہو گیا مست
تو سیکھ چلن عشق کے پروانے سے بلبل	وہ جل کے ہوا راکھ پھر آواز نہ آئی
یہ مدعی آگاہ نہین عشق سے مطلق	واقف جو ہوے اُنکی خبر پھیر نہ پائی
اے وہم او رقیاس سے باہر گمان سے دور	بلکہ جو کچھ کہ ہمنے سنا اور ہی پڑھا
مجلس تمام ہو گئی او رعمر پیر سے	پہلے ہی وصف مین ہین رہا جسطرح سنتے تھا

اوصاف پادشاہ اسلام کے ہمیشہ رکھے اللہ ملک اُسکا

سعدی کی خوبیوں کا چرچا کہ عوام مین اسقدر پھیلا ہی اور آوازہ اُسکے کلام کا اکثر ملکو نمین پہنچا ہی شیرینی اُسکے سخن کی کہ مثل شکر کے کھاتے ہین اور پرزے اُسکی نظم و نثر کے ہنڈی کے کاغذ کی مانند لیجاتے ہین سب سبب اُسکا فضل و کمال اُسکا نہین بلکہ خداوند جہان قطب دایرۂ زمان جانشین سلیمان مددگار اہل ایمان شاہنشاہ عظیم الشان اتابک اعظم یعنی اتالیق بزرگ مظفر الدین ابوبکر بن سعد زنگی نے سایۂ خدا کے

بزرگ کار ہے ملکون پر اُسکے ای پروردگار خوش رکھ اُسنے اور خوش رکھ اُسکو چشم عنایت سے اُسپر نظر کی ہے اور صدق ارادت سے تحسین و آفرین بہت سی فرمائی ہے اسواسطے ناچار تمام خلق کو اُسکی محبت پر رغبت ہوی کہ الناس علی دین ملوکہم یعنے آدمی اپنے بادشاہون کے رویے اور طریقے پر چلتے ہین

شعر

جب سے کہ مجھ گدا پر شاہا تری نظر ہے — شہرہ جہان مین میرا خور سے زیادہ تر ہے
ہین عیب جتنے جگ مین وہ مجھ مین ہین سراسر — لیکن جو عیب تجھ کو بھاوے وہی ہنر ہے
گل خوشبو سے مجھے حمام کے بیچ — کسی محبوب نے یکدن عطا کی
کہا مین نے عبیر و مشک ہے تو — کہ تیری بو سے ہے یہہ مجھکو مستی
کہا اُسنے گل ناچیز تھی مین — ولیک مدت جو گل کے پاس بیٹھی
کمال اُسکے سے کی یہہ مجھ مین تاثیر — وگرنہ مین وہی مٹی ہون مٹی

الہی بہرہ مند کر مسلمانونکو اُسکی عمر دراز سے اور دو چند کر اُسکی خوبیون اور نیکیون کے ثواب بلند کر درجے اُسکے حاکمون اور دوستونکے ہلاک کر اُسکے دشمن اور بدخواہ محفوظ و مامون رکھ اُسکے ملک اور فرزند شام و پگاہ بحرمت آیات کلام اللہ

قطعہ

اُسکی نت نیکی رہے دنیا ہوی جس سے نیک — کی مدد ایزد نے اُسکی دیکے نصرت کا لوا
وہ شجر یون ہین رہے سرسبز جسکی ہے وہ جڑ — حسن پیوند کی اکرام ہیگا تخم کا

اللہ تعالی زمین پاک شیراز کو حاکمان عادل کی ہیبت باعث اور عالمان باعمل کی توجہ

کے سبب قیامت تلک سلامتی کی امان مین رکھے

مثنوی

تو جانتا نہین ہی غربت کی بستیون مین / کی مین نے ایک مدت کسواسطے درنگی

باہر نکل گیا تھا جب چھوڑ تنگ ترکان / تب تھا جہان درہم مانند موئے زنگی

فرزند آدمی کے تھے گرچہ سارے لیکن / مانند بھیڑیو نکی تھی سبکو تیز جنگی

آیا جو پھیر پایا آسودہ ملک بلکہ / چیتو نمین بھی نپائی تک خصلت پلنگی

تھے اندرون کشور مردان نیک سیرت / باہر ہر ایک سپاہی مانند شیر جنگی

اگلو نکے دور مین تو ویساہی تھا جو دیکھا / یعنے جہان تہان تھی فریاد و فکر و تنگی

پر فضل ایزدی سے اور لطف سرمدی سے / یہہ کچھ ہوا بعہد بو بکر سعد زنگی

اقلیم پارس کو نہین کچھ خوف دہر مین / جب تک کہ اُسکے سر پہ ہی تو سایۂ خدا

ہرگز کبھو بتا نہ سکے ایک نشان بھی / کوئی جائے امن جگمین ترے آستان سوا

دلجوئی بیکسونکی ہی تجپر مدام اور / ہمپر ہی شکر حق یہ ہی دینا تجھے جزا

یارب فساد و فتنے سے محفوظ رکھیو ملک کو / جبتک کہ ہووے باد کو اور خاک کو بقا

سبب تالیف کتاب کا

ایک رات مین گذرے ہوے دنون پر تامل کرتا تھا اور عمر جو رائیگاں ہوی تھی اُسپر تاسف سے رو رو یہہ بیتین حسب حال اپنے کہتا

مثنوی

دم گذرتا ہیگا ہر دم عمر سے / دمبدم ہون دیکھتا گھٹتی اِسے

سال تیری عمر کے گذرے پچاس / ابتلک یہہ نیند ہی ای بیحواس

جیت جاتا ہے کھولدے آنکھین ذرا
پانچ دن باقی ہین انکو مت گنوا

جو گیا ناکام ہی وہ شرمسار
بجھ گیا نقشہ پہ اور لا دانہ بار

کوچہ مین شیرین تو ہی خواب سحر
راہ رو کو راہ کا مانع ہی پر

جو کہ آیا ایک نئی تعمیر کی
خود گیا اور دوسرے کو سونپ دی

کی ہوس اُس بیخرد نے بھی وہی
پر کسی نے یہہ بنا آخر نہ کی

دوست مت رکھہ غیر ثابت آشنا
لایق یاری نہین وہ بے وفا

مرستے گا نیک و بد ہی جگہین جو
ساتھہ نیکی جسکے ہی ہی خوب دو

بھیج اپنی گور مین سامان عیش
جو تجھے وہان بھی ملے بستان عیش

پیچھے یہہ مشکل ہی پہلے بھیج تو
ڈھیل مت کر ایک پل ای نیک خو

عمر برف اور گرم ایسا آفتاب
کچھہ رہی ہی سو وہ جاتی ہی شتاب

اب بھی ہی خواجہ کو نخوت اور غرور
قابل تحسین ہی اُسکا شعور

عیش کا مایہ ہی انسان کا شکم
جاری ہو تدریج سے تو کیا ہی غم

بند ہو ایسا کہ پھر چھٹنے نہ پاے
تو ہی لایق زیست سے دلکو اٹھاے

اور چھٹے یون جو نہ پھر کر بند ہو
تو کہو جینے سے اپنے ہاتھ دھو

ہین مخالف طبع مین سرکش یہہ چار
پانچ دن ہوجاتے ہین آپسمین یار

ایک ہوا اُن چار سے غالب اگر
جان شیرین تن سے کر جاوے سفر

بالضرورت مرد کامل ذی شعور
زیست سے دنیا کی دل رکھتا ہی دور

مٹھیان خالی ہین دونون سربسر — توگیا بازار کس امید پر

خوف سے ہیگا دھڑکتا دل میرا — تو نہ لاویگا ومال اپنا پھرا

اپنی کھیتی جو کہ کچی کھا ئیگا — سیلا چننے اور جا گہہ جا ئیگا

پند سعدی جی سے سن اور کر عمل — راہ یہہ ہی مرد تو ہووسلے تو چل

اِن باتون مین تامل کر کے پھر یہہ صلاح دیکھی کہ گوشۂ تنہائی مین بیٹھون لوگونکی صحبت چھوڑ دون اور دفتر پریشان گفتاری کے دھو ڈالون بلکہ پھر کلام منتشر نہ کہون

بیت

جو گوشہ پکڑے کاٹ اپنی زبانکو اور بنے گونگا — ہووے حلم مین جسکی زبان اسسے ہی وہ اچھا

کہ ایک دوستونمین سے وہ دوست جو محنت کے کجاوے مین انیس تھا اور محبت کے حجرے مین جلیس موافق رسم قدیم کے آیا ہیترا اُسنے ہنسی ٹھٹھا کیا اور پیار جتایا جواب اُسکو مینے نہ دیا اور سرکو زانوے بندگی سے نہ اُٹھایا تب نگاہ رنجیدگی سے مجھکو دیکھکر کہا اُسنے

قطعہ

ہنسی خوشی سے ذرا آج بول لے بھائی — کہ ابتلک تجھے ہیگا کلام کا امکان

اجل کا پیک جو کل تیرے پاس پہنچیگا — تو بالضرور کریگا تو بند اپنی زبان

ایک میرے علاقےمند نے اسکو موافق حال کے آگاہ کیا کہ فلانے شخص نے قصد کیا ہے اور نیت استوار کی ہی کہ جتنے عمر کے دن باقی ہین اُنہین گوشہ نشین ہوکر بیٹھے اور خاموشی اختیار کرے تو بھی اگر قدرت رکھتا ہی تو چلا جا اور کنارہ کر کہا اُسنے قسم

ہی عزت خدائے عظیم کی اور صحبت قدیم کی کہ دم نہ مارونگا اور قدم نہ اٹھاؤنگا مگر اسوقت کہ کلام عادت مالوف پر اور طریقہ معروف کہا جائے اسواسطے کہ آزردہ کرنا دوستونکا جہل ہی اور کفارہ قسم کا سہل خلاف راہ راست کا ہی اور برعکس رائے صاحبان دانش کا کہ ذوالفقار علی علیہ السلام رہے میان ہین اور زبان سعدی کی خاموش دہن ہین

قطعہ

درِ خزانۂ اہل ہنر کی ہی کنجی	شعور مند کے کام و دہن کے بیچ زبان
کوئی نجانے اگر بند ہووے دروازہ	گہرفروش ہی ایسا گھر مین یا شیشہ گران
ادب اگرچہ خاموشی ہر مکانی ہی عقل کے آگے	یہ وقت مصلحت بہتر یہہ ہی سنے تو رہے چپکا
سبک انہوسے ہوتی ہی مقرر عقل انسانکی	سخن وقت خوشی بولنے کے وقت چپ رہنا

حاصل یہہ ہی ہین سنے اپنے طاقت نپائی کہ اُسے کلمہ وکلام نکروں اور اس بات سے منہہ پھیرلوں کہ مروت سے نہایت بعید ہی اسواسطے کہ وہ یار موافق اور محبت صادق تھا

بیت

اُس سے لڑجیتے ہو سکے چارہ	یا کہ ہو بھاگنے سے چھٹکارہ

بنا بر ضرورت کے باتیں اُس سے کین مین نے اور خوشی خوشی فصل ربیع مین کہ جاڑا اعتدال پر تھا اور وقت بہار کا پہنچا تھا اُسکے ساتھ سیر کو باہر گیا

شعر

نئے اور سبز تھے ایسے ہی پیراہن درختونکے	گلے مین عید کے جامے ہون جیسے نیکبختونکے
شروع ماہ اردی کو موسم گل حشمہ کا اول	کرے تھی چہچہے بلبل ہر یک پھولونکی ڈالی پر

رخ شاہد یہ ہوں غصے میں جوں قمر گیسے لیے | گل و غنچے کے ہیں رخسار پر یوں اوس کے گوہر

اتفاقاً باغ میں ایک دوست کے ساتھ رات کی رات رہے واقعی مقام پاکیزہ تھا مکان
اُس میں سہانے اور درخت گھنے تھے گویا ریزہ ریزہ آبگینہ ہو کر اُسکی زمین پر چھنکا تھا
اور گچھا ثریا کا اُسکے تاک میں لٹکا

شعر

ایک گلشن آب جسکی نہر کا شیریں وصاف | پیڑ پر وہاں بولتے ہیں طایران خوشنوا
وہ بھرا ہی سرسبز گلہائے رنگارنگ سے | یہہ بہت اقسام کے میووں سے سارا ہی لدا
چھاؤنیں وہانکے درختان نرم دفام کی | باد نے میگا بچھایا فرش رنگارنگ کا

وقت صبح کہ ارادہ پھر آنے کا بیٹھنے کے قصد پر غالب تھا کیا دیکھتا ہوں کہ دامن اُسنے
گل و ریحان سے بھرا ہی اور عازم شہر کا ہوا ہی کہا میں نے تو جانتا ہی کہ باغ کے پھولوں کو
بقا نہیں اور اُسکی بہار کو وفا نہیں تیسر حکیموں نے بھی کہا ہی جو چیز کہ دیرپا نہیں اُسسے تعلق
خاطر روا نہیں بولا وہ کہ طریقہ کیا ہی تب میں نے کہا دیکھنے والوں کی نزہت کے لئے اور
حاضروں کی واشد کے واسطے کتاب گلستان تصنیف کرسکتا ہوں کہ باد خزان اُسکے
ورق پر دست درازی کر سکے اور گردش زمانہ کی اُسکے عیش ربیع کو طیش خریف
سے بدل نہ سکے

مثنوی

کیا تیرے کام آئیگا گل کا طبق | لے گلستان کا میرے کوئی ورق
پھول کی ہی پانچ دن کی تازگی | یہہ گلستان نت رہینگی ڈہڈہی

جو میں یہہ بات میں نے کہی دامن سے پھول اُسنے پھینک دئیے اور میرا دامن پکڑ

کیا کہ الکریم اذا وعد وفا یعنی بزرگونکو وفا سے وعدہ نالازم ہی بس دو فصلین
معاشرت کے حسن مین اور محاورے کے آداب مین جسمین نہج سے کہ متکلمونکو
مفید تر ہین اور لکھنے والونکی بلاغت مین ترقی دین اُسی دن لکھین حاصل یہہ ہی کہ باغ
مین پھول کچھہ باقی تھے کہ گلستان تمام ہوی پر حقیقت مین اُسوقت تمام ہوگی جو بارگاہ
جہان پناہ کی کہ وہ سایہ کردگار کا اور لطف پروردگار کا توشہ زمانیکا مدد دکیا گیا آسمان
کا مقام امان کا بھگانے والا دشمنونکا قوت دینے والا دولت کا روشن کرنیوالا
ملت کا زیب انام کا فخر اسلام کا سعد ابن اتابک اعظم شہنشاہ معظم صاحب گردنونکا
سردار عرب و عجم کے بادشاہونکا سلطان خشکی اور تری کا وارث ملک سلیمان کا مظفر
الدین ابوبکر بن سعد زنگی ہی ہمیشہ رکھے حق تعالی دولت و اقبال انکا اور ہر ایک خیر کو
کر دیوے مآل انکا پسند کرے اور الطاف و مہربانی سے وہ مطالعہ فرماوے

شعر

وہ لطف سے جو توجہ کرے تو ہووے کہہ
نگار خانۂ چینی و نقش ارژنگی

امید ہی کہ نہ منہہ پھیرے اِس سخن سے وہ
کہ دلکشا ہی گلستان نہ جاوے دلتنگی

خصوص یہہ جو ہی دیباچہ مبارک و سعد
بنام سعد ابوبکر سعد بن زنگی

مراد نگارخانۂ چینی سے یہان اغلب وہ نگارخانہ ہی کہ اہل چین نے اسکندر رومی کے
دکھلانیکے واسطے بنایا تھا اور نقش ارژنگ علم خانہ مانی ہی چنانچہ وہ ایک تختہ تھا
یا ایک چادر تھی کہ اسپر قسم قسم کی تصویرین اُسنے بنائین تھین اور اُسے اپنا معجزہ
ٹھہرا کر دعوی نبوت کا کیا تھا

تعریف امیر کبیر فخر الدین ابی نصر کے بیٹے کی

اور میری فکر کی دلہن سبب بے جمالی سے باہر نہ آئے خجالت کی پشت پا سے آنکھیں یا۲ کی نہ اُٹھائیے اور صاحب جمالونکی گروہ مین بھی جلوہ گر نہ ہووے جبتک کہ زیور قبول سے اُسکو زینت نہ بخشے امیر کبیر عالم عادل مظفر کامل پشت و پناہ سلطنت مشیر بی نظیر تدبیر مملکت جائے پناہ فقرا و غربا مربی فضلا محب اتقیا فخر آل بار رسن بادشاہ خاص سلطان قوت بازوے شاہان فخر دولت و دین فریاد رس اسلام و مسلمین عمدۂ ملوک و سلاطین ابوبکر بن ابی نصر بڑہاوے باری تعالی عمر اُسکی اور زیادہ کرے مرتبہ اُسکا کہ وہ ممدوح بزرگان آفاق کا ہی اور مجمع کرم و اخلاق

بیت

اسکے سائے مین جو ہی شام و پگاہ — دشمن اسکا دوست اور طاعت گناہ

غرض ہر ایک بندے اور خدمتگار پر ایک خدمت مقرر ہی اگر اُسمین کاہلی اور سستی کرے تو البتہ پوچھا جاوے اور محل عتاب مین آئے مگر گروہ درویشونکا کہ شکر بزرگون کی نعمت کا واجب ہی اور ذکر اُنکی خوبیونکا اور دعاے خیر اُنکے حق مین لازم اور یہہ خدمت پس غیبت اولاتر ہی نہ حضور مین کیونکہ یہہ بناوٹ سے نزدیک ہی اور وہ تکلف سے دور

شعر

خرمی سے آسمان کی پشت خم سیدھی ہوئی — مادر ایام نے فرزند جب تجھسا جنا

ایک بندیکو مقرر مصلحت کو عام کی — محض حکمت ہی اگر کردیوے لطف کبریا

بعد اُسکے نام کو زندہ کریگا ذکر خیر — نت کی دولت پائی یہاں جو نیکنامی سے جیا

ہو تیرا مداح اہل فضل جلگمین یا نہ ہو
حاجت مشاطہ کب رکھتا ہی یہہ محبوب کا

عذر قصور خدمت کا اور سبب اختیار عزلت کا

قصور اور بیٹھہ رہنا یعنی حاضر نہونا ہمیشہ خدمت عالی مین کہ اس عاصی سے ہوتا ہی بنا بر اُسیکے ہی کہ ایک گروہ حکماء ہند کا بزرجمہر کی فضیلتون مین گفتگو کرتا تھا آخر عیب اُسکا کچھہ معلوم نہوا مگر یہہ کہ دیر مین بات کرتا ہی چاہیئے کہ سننے والا بہت سا منتظر رہے تو وہ تقریر سخن کی کرے بزرجمہر یہہ مذکور سنکر بولا سوچنا اسواسطے کہ کیا کہون بہتر ہی اُس پشیمانی سے کہ کیون کہا

مثنوی

بہت بڈھا سخن دانی مین یکتا
وہ پہلے سوچ لے تب لب کرے وا

کبھو تو بے تامل لب کو مت کھول
سخن شایستہ کہہ گو دیر مین بول

بغیر اندیشہ یک ذرہ نہ دم مار
تو بس کہنے کے پہلے بس کر ای یار

تو گویائی سے ہی حیوان سے بہتر
جو انسان پوچ گو ہووے تو ہی خر

پھر کیونکر روبرو ارکان حضور کے کہ مجموعہ صاحب دلونکا ہی اور جلسہ علما متبحر کا اگر سخن رانی مین دلیری کرون تو گستاخی ہی اور عزیز مصر کے روبرو متاع اندک کا لانا غرض پوت جوہریوں کی بازار عوض جو کے نہین بکتا چراغ آفتاب کے حضور نور نہین رکھتا اور منارہ بلند آگے کوہ الوند کے ہی نیچا

ف

کرے ہی کو جو سے اپنے بلند جو گردن
ہر ایک سمت سے اُسپر ہی دو ڑ مین دشمن

حقیر و عاجز آزاد جلگمین ہی سعدی
گرے سے لڑنیکو آتا نہین کبھو کوئی

بغیر سوچ کسی سے نہ بولیو زنہار | بنا لے نیو کتین پہلے پھر اُٹھا دیوار

باغبانی جانتا ہون لیکن نہ گلستان مین ایک محبوب خوب بیچتا ہون ولیکن نہ کنعان مین لقمان حکیم سے پوچھا کہ حکمت کس سے سیکھی کہا اُسنے اندھون سے کہ جب تلک جاگہہ عصا سے ٹٹول نہ لین پاؤن نہ رکھین

شعر

مقدم رکھہ برآمد کو درآمد پر | سب پہلے مردی آزما تب پیادہ کر
گرچہ ہی مرغ جنگ مین چالاک | پر وہ مارے نہ آگے باز کے پر
ہیگا چیتے کے آگے موش بلاو | حق مین چوہے کے لیک ہی وہ ببر

لیکن بزرگونکے اخلاق کی کثرت کے اعتماد پر کہ زیردستونکے عیبون سے آنکھین بند رکھتے اور چھوٹونکے گناہونکو افشا نہین کرتے چند کلمے بطریق اختصار کہ عجیب و غریب اشعار مین اور تحفہ حکایتین نقلین خصایل ملوک وغیرہ کی اس کتاب مین داخل کین اور عمر گرانمایہ قدرے اسمین خرچ کی غرض موجب گلستان کی تصنیف کا یہہ تھا

یہہ نظم و نثر رہیگی جہان مین برسون تک | ہماری خاک پری ہو گی آہ ہر یک جا
بس اتنا نقش ہمارا رہیگا دہر کے بیچ | کہ اپنی ہستی کی ہم دیکھتے نہین ہین بقا
مگر یہہ ہی کہ کسی روز کوئی صاحبدل | کرے فقیر کے حق مین یہہ سے اپنے دعا

ترکیب کتاب مین آراستگی ابواب مین اور اختصار سخن مین جب غور کی تو یہہ صلاح پڑی کہ یہہ باغ پربرگ و بار اور گلشن وسیع و دایم بہار آٹھہ بہشت کی مانند متضمن آٹھہ بابکا ہو اس سبب سے مختصر ہوا انجام اسکی سیر کا موجب ملال نہ ہو۔

پہلا باب بادشاہونکی سیرتمین — دوسرا باب درویشونکے اخلاق مین
تیسرا باب قناعت کی فضیلت مین — چوتھا باب خاموشی کے فایدہ مین
پانچوان باب عشق و جوانی مین — چھٹا باب ضعف و پیری مین
ساتوان باب تربیت کی تاثیر مین — آٹھوان باب صحبت کے آداب مین

شگفتہ دل تھے ہم جب مثل گلشن — سن ہجری تھے چھسو اور چھپن
نصیحت تھی فقط کرنی سو کی دو — گئے ہم اور تجھے سونپا خدا کو

پہلا باب بادشاہون کی سیرتمین — پہلی حکایت

مین نے سنا ہی کہ ایک بادشاہ نے کسی بیگناہ کے قتل کی چشم غضب سے اشارت کی بیچارہ سمجھا کہ حکم حاکم مرگ مفاجات ہی زندگانی سے مایوس ہوا اور جو زبان کہ اُسکی تھی اُسی مین بادشاہ کو بے تامل گالیان دینے لگا اور کلمے ناشایستہ حضور اعلی مین زبان پر لایا جیسا کہ کہتے مین

مثنوی

اپنے جینے سے ہاتھ دھووے جو — کہے جو کچھ کہ جی مین آوے سو
بھاگنے کا وقت نپاوے اگر — ہاتھ مین لے شوق سے تیغ و سپر
وقت مایوسی دراز السنا کی ہوتی ہی زبان — جیسے عاجز ہو کے گربہ سگ پہ ہو حملہ کنان

حضرت جہان پناہ نے پوچھا کہ کیا کہتا ہی وزیرو مین سے ایک وزیر نیک خصلت پاکیزہ طینت نے عرض کی کہ ای خداوند عالم یہہ کہتا ہی وے لوگ جو مارتے مین غصے کو اور بخشتے مین خطا آدمیونکی محبوب دونون جہانمین رکھی ہین اور اللہ تعالی چاہتا ہی

احسان کرنیوالونکو بادشاہ کو رحم آیا اور قتل سے اُسکے درگذرا دوسرا وزیر کہ مقابل اُس وال تدبیر کے تھا یون کہنے لگا کہ ای بھائی نہین لایق ہی کہ بادشاہونکی درگاہ مین ہم مین کوئی سوای سچ بات کے کچھ اور کہے اُسنے بادشاہ کی جناب مین بے ادبی کی ناشایستہ کہا تو نے خلاف اُسکی گفتگو کے عرض کیا بادشاہ کے چہرۂ مبارک پر آثار غصے کے ظاہر ہوئے اور فرمایا کہ جھوٹھ اُسکا پسند خاطر اقدس کی ہوا اُس سچ سے کہ تو نے کہا کہ حصول اُسکا اصلاح تھی اور اُسکی بنیاد بدی عقلمندون نے کہا ہی وہ جھوٹھ کہ جسمین آمیزش صلح کی ہو بہتر ہی اُس سچ سے کہ فساد برپا کرے

بیت

جسکے کہنے پر عمل کرتا ہو اکثر بادشاہ	حیف ہی گر کچھ کہے وہ نیک باتونکے سوا

اور یہہ لطیفہ شعر رفیع اوپر طاق ایوان فریدونکے لکھا تھا

مثنوی

جہان کسیکے کرتا ہی بھائی وفا	تو خالق سے بس اپنے دلکو لگا
جہان کی نہ رہنا تو امید پر	کہ مارے ہین تجھ سے بہت پال کر
نکلنے لگے تن سے جب جان پاک	تو مرنے کو یکسان ہی تخت و خاک

دوسری حکایت

خراسان کے ایک بادشاہ نے سلطان محمود سبکتگین کے بیٹے کو بعد اُسکی وفات کے جب سو برس گذرے تو خواب مین دیکھا کہ کوئی استخوان اُسکے جسم کا باقی نہین رہا بلکہ تمام بدن خاک ہو کر خاک مین مل گیا مگر انکھین اسکی کاسۂ چشم مین

پھرتی ہین اور نگاہ حسرت سے اِدھر اُدھر دیکھتیں ہین تمام حکیم اور سارے ندیم اُسکی تعبیر مین عاجز ہوے مگر ایک فقیر نے دریافت کیا اور کہا کہ چشم عبرت بین اُسکی یہہ ہی دیکھتی کہ غیر و نکے تصرف مین ہی مملکت اُسکی

نظم

بہتیرے نامور جو گڑے ہین زمین مین	ہستی سے اُنکی چلمین کہین یک نشان نہین
وہ کہنہ لاش خاک مین گاڑی ہوی جو تھی	کھایا ہی اُسکو خاک نے یک استخوان نہین
نوشیروانکا نام ہی دنیا مین عدل سے	گرچہ یک عمر گذری کہ نوشیروان نہین
کچھ نیک کام کرلے بہت کم ہی زندگی	یک دن کہینگے لوگ تجھے بھی وہ یہان نہین

تیسری حکایت

ایک بادشاہ زادیکو سنا ہی مین نے کہ کوتاہ قامت اور حقیر بے نہایت تھا بھائی اُسکے دراز قد اور خوبصورت بیحد تھے باپ اُس نیک سیرت کو چشم حقارت او نظر کراہت سے دیکھا کرتا تاکہ اُس لڑکے کی ذکی الطبع نے بینائی عقل اور رسائی ذہن سے اِس بات کو پایا اور شرط خدمت کی بجالا کر یہہ عرض کیا کہ ای پدر عالی قدر دانا پستہ قد بہتر ہی نادان دراز قد سے یہہ کیا لازم ہی جو چیز کہ قامت مین کلان ہو وہ قیمت مین بھی گران ہو چنانچہ گو ہر چند کہ جثے مین کلان ہی پر طوطی ساحقیقت مین کہان ہی بکری پاکیزہ و لطیف ہی ہاتھی دراز اور کثیف

بیت

چھوٹا اگرچہ سارے پہاڑ و نمین طور ہی	پر قدر مین بتر او ہی پیش غفور ہی

کیا سمع مبارک مین یہہ لطیفہ نہین پہنچا

قطعہ

یون کہا ایک دبلے دانا سے	کسی احمق جسیم سے ہنسکر
ہوے کتنا ہین ناتوان گھوڑا	پر قوی خر سے ہی کہین بہتر

پادشاہ ان باتونکو سنکر بہت ہنسا اور ارکان دولت سے نہایت پسند کیا لیکن بھائیون کا دل بکمال آزردہ ہوا

رباعی

انسان ہی جب تلگ عزیز وچپکا	جو عیب و ہنر اسمین ہی رہتا ہی چھپا
مت کر یہہ گمان کہ خالی ہر جنگل ہی	سوتا نہ کہین اسی مین ہو وے چیتا

رباعی

یہہ سچ ہی کہ چپکا ہی جب تک بشر	چھپا ہی ہر یک اسکا عیب و ہنر
ہر ابلق پہ مت کر گمان شکار	مبادا وہ چیتا ہو اے بے خبر

القصہ عنقریب اسی مذکور کے ایک دشمن قوی اُس شہریار غفلت شعار سے دوچار ہوا جسوقت دونو لشکر آپسمین مستعد لڑائی کے ہوے اور نعرہ مردانگی سے دلیران طرفین کرنے لگے سب سے پہلے اسی لڑکے نے گھوڑا چلایا اور یہہ کہا

قطعہ

یہہ ہیون ہین کہ دیکھو پیٹھ میری روز جنگ	وہ ہو نہین جو سب سے آگے رزم مین سر کو کٹائے
جو کوئی لڑتا ہی کھیلے ہی وہ اپنی جان پر	خون لشکر اسکی گردن پر جو پہلے بھاگ جائے

یہہ کہا اور سپاہ دشمن پر حملہ کیا الغرض کتنے بہادران جنگ آزمودہ کو تیغ بیدریغ سے خاک مذلت پر گرا کر روبرو باپکے آیا اور زمین ادب کو چوم کر یہہ عرض کیا

قطعہ

تجھکو ہر چند مین حقیر لگا	کندگی پر نجانیو تو ہنر
اسپ لاغر بھی جنگ مین جو ہو	بیل فربہ سے ہی کہین بہتر

کہتے ہین کہ سپاہ دشمن کی لا انتہا تھی اور فوج انکی تھوڑی کہ ایک جماعت نے مضطرب ہو کر قصد بھاگنے کا کیا شہزادے نے اس حال کو ملاحظہ کرکے نعرہ کیا اور کہا ای بہادرو وقت کوشش ہی لڑائی سے منہہ مت پھیرو یا وضع عورتونکی اختیار کرو سوارونکے دلپر سنتے ہی اس سخن کے ایک جوش دلیرانہ آگیا یکبارگی سبکے سب نے حملہ کیا اور اس لشکر شکست اثر کو تلوارونکے نیچے دھر لیا طرفۃ العین مین لڑائی مار لی اور دشمن کو شکست فاش دی بادشاہ نے اسکی بہادری اور جوانمردی اس مرتبہ جو دیکھی تفضلات سے ماتھے کو اسکے چوما اور گلے سے لگایا پھر تو بیشتر نظر توجہ کی اسی پر تھی تا کہ ایکدن ولی عہد اپنا کیا اور کار و بار سلطنت کا اسکو سونپا تب تو بھائیونکو اس بات سے حسد حد سے زیادہ ہوا اور ہر ایک نے ارادہ اسکے مارنیکا کیا غرض ایکدن مکر و فریب سے اسکی دعوت کی بلکہ عداوت کی کہ طعام زہر آلودہ اسکے رو برو رکھہ دیا بہن اس اقبالمند کی حرکات زبون ان کینہ ورونکی کھڑکی مین سے دیکھتی تھی چنانچہ شہزادے کو اسنے اشارت سے جتا دیا اور دریچہ بند کر لیا فی الفور شہزادے نے طیش کھا کر کھانے سے ہاتھ کھینچا اور یہہ کہا مشکل ہی کہ یون موت آئے ہنرمندونکو
اور انکی جاگہہ ملجائے بے ہنرونکو

بیت

گو ہما کا نام جگ سے اُٹھہ ہی جلے	بوم کے سائے تلے کوئی نہ آئے

القصہ یہہ احوال پر ملال حضرت کے سمع مبارک مین پہنچا وہین اُن ناعاقبت فہموںکو حضور مین بلاکر کماحقہ تنبیہ کی اور گوشمالی واجبی دی پھر ہر ایک کے واسطے حصے معین کرکے ملک کو تقسیم کر دیا تا اُسمین سے فتنہ و فساد تمام و کمال اُٹھہ جاوے اور نزع کسیطرح کی باقی نرہے کہتے ہین دس فقیر ایک کملی مین چین سے سوئین اور دو بادشاہ ایک اقلیم مین ہرگز نرہ سکین

قطعہ

ایک روٹی پاس رکھتا ہو اگر مرد خدا	آدھی اُسمین سے مقرر دے فقیرون کو تین
ساتون اقلیمونکا مالک گو کہ ہووے بادشاہ	ملک کی خواہش نہو پھر اُسکو یہہ ممکن نہین

چوتھی حکایت

عرب کے چورونمین سے ایک طایفہ پہاڑ کی بلندی پر بیٹھا تھا اور رستا کاروانکی آمد و رفت کا بلکہ سب مسافرونکے بھی آنے جانے کا مسدود کیا تھا شہر کی رعیت اور گاؤن گاؤن کے باشندے تاخت تاراج سے انکی تنگ آئے تھے اور لشکر بادشاہ کا بھی مکر و فریب سے اُنکے نہایت عاجز تھا اس سبب سے کہ پہاڑ کی چوٹی پر ایک جا اپنا انکے ہاتھہ آئی تھی اور اسی مین جا بود و باش بنائی تھی صاحب تدبیر اس ملک کے اور رئیس وہانکی سلطنت کے اکثر باہم مصلحت کرتے کہ اگر یہہ گروہ اسی وتیرہ پر ایک مدت رہا تو پھر تاب مقابلے کی اُنسے محال ہوگی

مثنوی

ہونے پاوے نہ گر درخت قوی	اُسکو یک شخص نے اکھاڑا بھی
چند سے اُسکو ہی گرچہ مہلت دے	پھر نہ اُکھڑے فلک کے زیلے سے
اے چشمہ چہانیکو جسکے	بیلچے سے لیکے بند کر دیجے
پھر جو پانی اُسی مین جاوے بھر	ہووے مشکل گذارہا تھی پر

آخر اس بات نے قرار پایا کہ ایک شخص چست وچالاک کو انکی جستجو کے لئے معین کیجئے تاکہ ہر وقت خبر کیے چنانچہ ایک جاسوس عیار کو مقرر کیا اور بھی فرصت وقت کی دیکھتے تھے اور اسی گہات مین تھے کہ یہہ جو رپیشہ واسطے تاراج کرنے ایک قوم کے گئے تھے اور جاگہہ انکی خالی تھی کہ چند اشخاص جنگ دیدہ اور کارآزمودہ کو بھیجے گھاٹ دیکھکر جابجا درونمین پہاڑ کے چھپ رہے تاکہ جو مبلغ بے حساب اور بہت سا اسباب لوٹ کر سفر سے رات کو پھر آئے تھے ہتھیار اپنے کمر سے کھولے اور مال لوٹ کا جمع کرکے ایک جاگہہ رکھدیا پہلا دشمن انکا خواب تہا کہ راہ چشم سے در آیا اور انکو غفلت مین ڈال دیا

بیت

ہوا روز آخر چھپا آفتاب	سیہ رات نے منہہ پہ ڈالا نقاب

غرض جو نہین پہر رات گئی کہ مردان بہادر اور دلیران دلاور گھات سے کود ے اور ہر ایک کی مشکین باندھلین وقت صبح بادشاہ کی درگاہ مین اُن سرکشونکو دست بستہ اور سرنگون حاضر کیا بادشاہ نے سب کے قتل کی

بسرعت اشارت کی اتفاقاً اُس جماعت مین ایک جوان تھا کہ ثمر نخل جوانیکا اُسکی ہنوز تر و تازہ تھا اور سبزۂ گلستان رخسار کا اُسکے نو دمیدہ اور تدبّر و دانش مین یکتا وزیرون مین سے ایک وزیر نے بادشاہ کے پایۂ تخت کو چوما اور عجز سے پیشانی اپنی زمین پر رکھکر کلمات شفاعت آمیز اُسکے واسطے حضور معلّیٰ مین عرض کرنے لگا کہ اِس لڑکے نے ہنوز باغ زندگانی سے پھل نہین کھایا اور ریحان جوانی سے گل امید نہین پایا امید وار فضل و کرم ہی کہ اسکی جان بخشی کی منت او پر خانہ زاد کے رکھین اور اِسکی تقصیرات عفو فرماوین بادشاہ اِس بات کو سنکر چین بجبین ہوے اور اُسکی طرف سے منہہ پھیر لیا اسواسطے کہ سخن پست اُسکا سلطانکی رائے بلند کو پسند نہ آیا اور کہا

بیت

خو نہ لے نیکو نکی ہو وے جسکی طینت میں بُری	گُنبد گنبد پر ہی تو نہ جوان تربیت نا اہل کی

اور یون فرمایا کہ اُنکے فساد کی نسل کاٹنی اور بیخ و بنیاد اُکھاڑنی مناسب ہی آگ کو بجھانا اور انگاریکو چھوڑ دینا یا سانپ کو مارنا اور سنپولے کو پالنا کام عقلمندونکا نہین

قطعہ

ابر برسا گرچہ آب حیات	بید کی شاخ پھل نہ لائیگی پر
کھو نہ اوقات اپنی سفلے سے	کہ نئے بوریا نہ دیگی شکر

وزیر نے اسبات کو جبراً و قہراً پسند کیا اور بادشاہ کی خوبی عقل پر آفرین کی اور کہا جو کچھ کہ جہان پناہ نے ارشاد کیا وہی حق ہی اور عین صواب لیکن

اگر صحبت نیکان ان بدونکی تربیت ہوتا البتہ خو بو انکی ہی پکرتا غلام کو امید ہی کہ اگر خدمت
مین اچھونکی اور صحبت مین نیکونکی تربیت پاوے تو خو انکی ہی اختیار کرے اسواسطے کہ انہون
لرکاہی ساتہ حسد ونکی اور خصلت بدونکی دلمین اسکے نہین سمائی اور حدیث شریف
مین آیا ہی کہ نہین کوئی لرکا مگر تحقیق پیدا کیا گیا ہی اوپر طریق اسلام کے لیکن باپ اسکے
یہودی کردین اسے یا نصرانی یا مجوسی

قطعہ

بدطینتون مین بیٹھکے بیٹے نے نوح کے — یون اپنا خاندان نبوت ڈبو دیا
اورچند روز ہی سگ اصحاب کہف نے — خدمت جو کی بزرگونکی پس آدمی ہوا

قطعہ

اہلیہ نے لوط کی بدطینتونکا ساتھہ دے — کھو دیا اپنی بزرگی کا ہزار افسوس گھر
اور اطاعت کرکے نیکونکی سگ اصحاب کہف — ہوگیا تھوڑے دنونکے بیچ مانند بشر

یہہ کہا اور ایک گروہ بادشاہ کے ندیمون سے اسکی شفاعت کے واسطے اپنے ساتھ
متفق کرلیا الغرض بادشاہ اسکے قتل سے دست بردار ہوا اور یہہ کہا جان بخشی
مین نے اگرچہ مصلحت ندیکھی

رباعی

توجانے ہی جو زال نے رستم سے کہا — دشمن کو حقیر جسنے سمجھا جوکا
پانی جو زیادہ چھوٹے چشمے مین ہوا — اونٹونکو دیا بوجھہ سمیت اسنے بہا

قصہ کوتاہ اس لرکے کو شغلہ بخشکو وہ وزیر ناقص تدبیر پرورش کرنے لگا اور ایک
استاد معقول اسکی تربیت کے واسطے مقرر کیا چندروز مین مخاطب ہونیکا۔

طریق پسندیدہ اور رد کرنا جواب کا بائین شایستہ بلکہ تمام آداب بادشاہونکی
خدمت کے اُس ناہموار کو بحسب ظاہر سکھادیے بہتونکا مقبول خاطر اور اکثرونکا منظور
نظر ہوا بار ایکدن وہ وزیر سے بجو وقت پایا کچھہ حسن واخلاق کہ بظاہر اُس بدباطن
نے حاصل کئے تھے حضور سلاطین اظہار کرنے لگا کہ داناونکی تربیت نے اور
نیکونکی صحبت نے فضل رب العزت سے اور اقبال خداوند نعمت سے اُسکی طبیعت میں
جیسا کہ چاہیئے ویسا ہی اثر کیا اور جہل قدیم اسکی طینت پر کدورت سے ایک لخت
گیا حضرت اِن باتونکو سنکر مسکرائے اور یہہ فرمایا　　**بیت**

آدمی کے ساتھہ ہووے گو بڑا　|　بھیڑیئے کا بچہ ہوگا بھیڑیا

برس دو ایک گذرے تھے کہ کتنے اوباش اور بدمعاش محلے کے اُس سے ملے
اور رفیق ہوئے بلکہ یہہ عہد کیا کہ رفاقت اسکی کسی وقت ترک نکرینگے اور ہر حال میں
شریک اسکے رہیں غرض فرصت وقت پاکر وزیر کو دونون بیٹون سمیت مارا اور دولت بے نہایت
ہمراہ لیکر چورونکے غار میں گیا اور بدستور مقام پر باپ کے قایم ہوا جو نہین خبر
اِس سانحے کی حضرت کے سمع شریف میں پہنچی بے اختیار دست مبارک کو حسرت
سے کاٹا اور یہہ کہا

قطعہ

آہن بد سے بنے کس طرح سے شمشیر خوب　|　تربیت سے اہل ہووین کہین بھی ناکسان
مینہہ کی طینت وہی ہے پاک و پاکیزہ ولے　|　گھاس جنگل مین اُگے اور گل چمن کے درمیان

قطعہ

کب ہو سنبل زمین شور کے بیچ	اس مین تخم امید کیون بوئے
نیکی کرنی بدون سے ہے ایسی	جیسی نیکون سے کی بدی تو نے

پانچوین حکایت

ایک کوتوال کے بیٹے کو بادشاہ اغلمش کے در دولت پر دیکھا مین نے کہ فہم و عقل زیادہ وصف سے رکھتا تھا اور لڑکائی مین آثار بزرگی کے پیشانی سے اسکی ظاہر تھے

بیت

پیشانی نازنین پہ اسکی :: چمکے تھا ستارہ بلندی

حاصل کلام یہہ ہے کہ بادشاہ کا منظور نظر ہوا کہ حسن صورت اور خوبی سیرت رکھتا تھا چنانچہ خردمندون نے کہا ہے کہ تونگری ہنر سے ہے نہ بسبب مال کے اور بزرگی عقل سے ہے نہ بسبب سن و سال کے ہم چشمونکو اسکی یہ حالات دیکھکر نہایت حسد ہوا اور اسپہ ایک خیانت کی تہمت کرکے سعی بیجا اور کوشش بیفایدہ اسکے قتل پر کی س دشمن سے کچھہ ہو سکے جو مہربان ہو دوست

بادشاہ نے پوچھا کہ موجب خصومت کا اور سبب عداوت کا انکی تیرے حق مین کیا ہے آداب بجا لاکر اسنے عرض کیا کہ اس در دولت پر غلامون نے سبکو راضی کیا مگر حاسد راضی نہین ہوتے الا زوال نعمت سے

مصرع

مین ہون اور دولت و اقبال شہنشاہی ہو

قطعہ

نظم

کسیکے دلکو نہ دون رنج چاہتا ہون یہی
یہ کیا کرون کہ حسود آپ سے ہی دکھ مین سدا

حسود مرکہ خلاصی ہو رنج سے گا یہہ
مشقت اسکی سے جز مرگ تو نہین چھٹتا

آرزو مین جلتے ہین یہ بدبخت
مقبلونکا زوال نعمت و جاہ

شپرہ چشم دنکو دیکھے نہ جو
اسمین کیا آفتاب کا ہی گناہ

سچ تو یون ہی کہ آنکھین ایسی ہزار
رہین اندھے پہ ہو نہ مہر سیاہ

چھٹی حکایت

عجم کے ایک بادشاہ کی نقل کرتے ہین کہ ہاتھ ظلم کا اُسنے رعیت کے مال پر دراز کیا تھا اور جور و ستم حد سے زیادہ روا رکھا تھا یہان تک کہ ایک عالم اُسکے ظلم کی تعب سے ہلاک ہوا تھا اور ایک انبوہ خلایق کا اُسکے جور کی سختی سے وطن چھوڑکر نکل گیا تھا جب رعیت کم ہوئی اور مملکت کی تحصیل مین نقصان آیا اور خزانہ بھی خالی ہو گیا تب دشمن چہار طرف سے اُسپر فوج کشی کر کے چڑھ آئے

قطعہ

دادرس چاہے مصیبت کے دنونمین جو شخص
اُسکو لازم ہی کہ ثروت مین کرے جود سے بھلا

قہر مت کر کہ نہین رہنے کا یک عبد مطیع
شفقتین کر کہ جو بیگانہ ہی ہوگا اپنا

اک دن اسکی مجلس مین اشخاص چند شاہنامہ پڑھتے تھے اور وہ مقام کہ جسمین احوال زوال دولت ضحاک کا تھا اور آنا عہد فریدون کا کہ ایک وزیر دولتخواہ نے بادشاہ سے سوال کیا کہ کیونکر جانا چاہئے کہ فریدون مال و حشم نرکھتا تھا

ہم کسطرح سے ملک اُسکے قبضے مین آیا اور بادشاہ ہوا بادشاہ نے کہا جیسا کہ سنا ہی تو نے کہ ایک انبوہ خلق کا حلقۂ اطاعت مین اُسکے در آیا اور مددگار اُسکا ہوا اِس سبب سے سلطنت اُسکے ہاتھ آئی وزیر نے عرض کی کہ ای خداوند ہر گاہ کہ جمع ہونا خلایق کا موجب سلطنت کا ہی پس کسواسطے آپ خلایق کتین پریشان کرتے ہین مگر خیال سلطنت کا حضرت کو نہین ہی

مثنوی

نکھو فوج کو بات ہی یہہ بری	کہ سلطان کو لشکر سے ہی سروری
دل و جان سے لشکر کتین اپنے پال	کہ ہی فوج سے شہ کو جاہ و جلال

بادشاہ نے فرمایا کہ باعث جمع ہونیکا رعیت کے کیا ہی وزیر نے عرض کی کہ بادشاہ کو کرم چاہیئے تو خلق اُسسے گرویدہ ہو اور رحم درکار ہی تا پناہ دولت مین اُسکی چین سے اوقات بسر کرے اور جہان پناہ کے مزاج مین یہہ دونون نہین **مثنوی**

سلطنت رہتی ہی کب ظالم کے ہاتھہ	بھیڑیا کیا جانے چرواہے کی گھات
ظلم جس شاہ نے کیا ایجاد	ملک کی اپنے توڑی خود بنیاد

وزیر ناصح کی نصیحت جو موافق بادشاہ کی طبیعت کے نہ تھی اسواسطے پسند نہ آئی سنکر اِس بات کو شکل غصے کی بنائی اور وزیر کو قیدخانے مین بھیجدیا بہت دن نہ گذرے تھے کہ چچا کے بیٹون نے اُسکے واسطے پرخاش کے مستعد ہو کر فوج کو آراستہ کیا اور اپنے باپ کا ملک اُسسے چاہا و لوگ کہ ظلم سے اُسکے تنگ آکر پراگندہ تھے متفق ہو کر اُنکے مددگار ہوئے آخرالامر ملک بادشاہ کے

تصرف سے نکل گیا اور اُنکے تحت مین آگیا

قطعہ

زیر دستونکو حکومت مین ستاے جو شاہ | روز بد دوست جو تھا اُسکا وہ ہو دشمن تر
صلح کر اپنی رعیت سے نہ ڈر دشمن سے | شاہ عادل کی رعیت ہی فقط ہی لشکر

ساتوین حکایت

ایک بادشاہ سوار تھا کشتی مین اور ایک غلام عجمی بھی حضور مین حاضر تھا لیکن غلام نے کبھی حالت دریا کی نہ دیکھی تھی اور صعوبتین کشتی کی نہ اُٹھائی تھین بے اختیار رونے لگا اور مارے ڈر کے کانپنے ہر چند لوگ تسلی کرتے تھے مطلق چپ نہ ہوتا تھا بادشاہ کا مزاج عیش سے نہایت منغص ہوا اور اس بات کا چارہ کچھ نہو سکا اتفاقاً ایک حکیم بھی اسی کشتی مین تھا اُسنے بادشاہ کی جناب مین عرض کیا کہ اگر ارشاد ہو تو مین اس غلام کو ایک وضع سے ابھی چپ کرواؤن بادشاہ نے فرمایا کہ یہہ امر نہایت ہماری خشنودی اور رضامندی کا ہی اور موجب زیادتی الطاف کا واسطے تمھارے بھی ہوگا یہہ سنتے ہی حکیم نے کہا کہ ہان اس غلام کو جلد دریا مین ڈالدین بموجب اُسکے حکم کے لوگون نے اُسکو دریا مین گرا کر دو تین غوطے دئیے بعد اُسکے موئے سر پکڑ کر کشان کشان ناؤ کے پاس لے آئے غلام نے ہاتھ سے سکان کشتی کو پکڑا اور ایک کونے مین آکر چپکا بیٹھ گیا بادشاہ کو یہہ احوال دیکھکر نہایت تعجب آیا کہ اسمین کیا حکمت تھی حکیم نے عرض کی کہ غلام نے پہلے مصیبت ڈوبنے کی نہ کھینچی تھی اور قدر سلامتی کشتی کی نجانتا تھا سچ ہی کہ قدر عافیت کی وہ شخص معلوم کرتا

ہی کہ جو مصیبت مین پڑتا ہی

قطعہ

بھانیکی تیرے تئین نہین ای پسر نان جو — خواہش ہی جسکی مجھکو وہ اگے ہی تیرے زشت
جو جنتی ہین سمجھین ہین اعراف کو جحیم — اور دوزخی یہہ سمجھین کہ اعراف ہی بہشت

بیت

ظاہر ہی فرق بر بین ہو انسان کے نگار — اُستے کہ ورسے لگ رہی ہو چشم انتظار

آٹھوین حکایت

شاہزادہ ہرمز سے بعضے شخصون نے سوال کیا کہ اپنے باپکے وزیرون سے کیا خطا دیکھی تھی کہ قید کیا جواب دیا کہ ایسی کوئی خطا اُنکی مجھپر ثابت نہین ہوی کہ سبب قید کا ہوتی لیکن جب یقین ہوا مجھے کہ میری ہیبت اُنکے دلون مین نہایت ہی اور میرے قول وقسم پر اعتماد تمام نہین رکھتے ڈراین کہ اپنی اذیت کے خوف سے قصد میرے مارنے کا کرین تب حکیمون کے قول پر عمل کیا مین نے کہ کہہ گئے ہین

نظم

ڈر حکیم اُس سے جو خائف تجھہ سے ہو — گو کہ ویسے سو سے کر سکتا ہی جنگ
یا نون یون کاٹتے ہی جرولے سانپ کا — شاید اُسکا سر وہ کچلے لیکے سنگ
مضطرب ہووے جو بلی لے نکال — اپنے چنگل سے وہین چشم پلنگ

نوین حکایت

ملک عرب کا ایک بادشاہ حالت پیری مین بیمار تھا اور رشتہ زیست کی آس

کا قطع کر کے موت کا امیدوار اتفاقاً اُسی حالت مین ایک سوار یکایک دروازے
مین نظر آیا اور یہہ خبر فرحت اثر لایا کہ فلانے قلعے کو فضل ایزد متعال سے
اور حضرت کے اقبال سے فتح کر کر دشمنون کو قید کر لیا اور سپاہ
و رعیت جتنی وہان کی تھی سب مطیع و فرمان بردار حضرت کی ہوئی
بادشاہ نے اِس نوید کو سنکر ایک نفس سرد کھینچا اور فرمایا کہ
اِس مژدے کی خشنودی مجھے نہین بلکہ میرے دشمنونکو ہے یعنے ملک کے وارثونکو

نظم

اسی امید مین آخر ہوی دریغ یہہ عمر
کہ دلمین ہے مرے جو کچھہ وہ دور سے ہو وے پدید
امید بستہ تو بر آئی ایک فایدہ کیا
کہ عمر گذری نہ آویگی پھر نہین یہہ امید
بجے ہے کوچ کا نقارہ موت آ پہنچی
وداع سر کتین تم کرو ای دیدۂ تر
ای دست ساعد بازو و گردن و بر و دوش
سفر کا وقت ہے رخصت ہو چلد یکدیگر
لبون پہ جان ہے علاو کر چکا ہی کام تمام
خدا کے واسطے ای یار و آؤ اِتو ادھر
بسر ہوی مری اوقات آہ غفلت میں
گیا نہ ہاتھ سے حذر گو یہ کہ جو تم تو حذر

دسوین حکایت

دمشق کی جامع مسجد مین سرہانے تربت یحیی پیغمبر علیہ السلام کے معتکف تھا کہ عرب کے
بادشاہون مین سے ایک بادشاہ کہ بے انصافی مین مشہور تھا اور سراپا اُسکا
ظلم اور ستم سے معمور اتفاقاً زیارت کو آیا اور نماز اُسنے پڑھی پھر دعا کی بعد اُسکے حاجت چاہی۔

بیت

اے خاکِ درپہ گھستے ہین پیشانیان سبھی ۔ محتاج ہین زیادہ جو ہینگے بہت غنی

پھر مجھسے یہہ کہا کہ عطا درویشونکی اور دعا سینہ ریشونکی اعلی اور بذیرائی توقع کہ مجھپر توجہ کرو کہ ایک دشمن قوی ہے ڈرتا ہون اور اسی کے سوچ مین اکثر رہا کرتا ہون کہا مین نے کہ ضعیفان رعیت پر اور غریبان مملکت پر ترحم کر کہ ہرگز دشمن قوی سے رنج نہ دیکھیگا

نظم

بازو قوی وسخت سے پرزور ہاتھ سے ۔ پینجے کو ناتوان کے ہی توڑنا خطا
گرتے ہوؤنکو جسنے نہ تھانبا لیقین ہے ۔ جسدن گرے وہ ہاتھ نہ پکڑے کوئی ذرا
تخم بدی کو بو کے بھلائی کی رکھے آس ۔ کچھ بھی ٹھکانا اسکے ہی بیہودہ فہم کا
غفلت کو چھوڑ داد خلایق کی جلد دے ۔ گر تو نہ دیگا کوئی تو یک روز دیویگا

مثنوی

ہر ایک کا ہی جون عضو ہر ایک بشر ۔ کہ بنیاد انکی ہی از یک گہر
اذیت جو دے ایک کو روزگار ۔ کسی شخص کو پھر نہووے قرار
کسیکے جو دکھہ سے نہین تجھکو کام ۔ تو کیون آدمی اپنا رکھا ہی نام

گیارھوین حکایت

ایک درویش کہ قبول ہوتی تھین جسکی دعائین سدا بغداد مین وارد ہوا حجاج بن یوسف نے یہہ مژدہ جونہین سنا درویش کو باشتیاق تمام بلوا بھیجا اور یہہ

التماس کیا کہ امیدوار دعا کا ہون درویش نے کہا ای خداے داور اسکی روح جلد قبض کر حجاج نے کہا کہ از برای خدا یہہ کونسی ہی دعا فقیر بے پروا بولا یہی دعا خیر ہی تیرے حق مین بلکہ جمیع مسلمانونکے

رباعی

ای زبردست چھوڑ یہہ اطوار	زیردستون کیتین تدے آزار
آخر الامر سرد ہو ویگا	گرم کب تک رہیگا یہہ بازار

قطعہ

تیرے کس کام کی جہانداری	خلق کو تجھ سے ہیگی بیزاری
تجھکو موت آسے جلد تجھسے تو	نہین چھٹتی ہی مردم آزاری

بارھوین حکایت

ایک بادشاہ بے انصاف نے ایک اہل دل سے پوچھا کہ عبادتو نمین میرے واسطے کونسی مناسب اور بہتر ہی کہا اُسنے کہ سونا دوپہر تک تجھکو ہر طرح اولی ہی اور سب طاعتون سے اعلی اسواسطے کہ خلق خدا ایک ذرا آسایش پاوے

قطعہ

دوپہر تک سوتے ظالم کو دیکھا مین نے جو	یون کہا فتنا ہی بہتر ہی اسے جتنا ہو خواب
جاگنے سے جسکا سونا ہو وے اور وہ ستم	ایسے تو بد زیست کا اچھا ہی مرجانا شتاب

تیرھوین حکایت

سنا گیا ہی کہ بادشاہو نمین سے کسی بادشاہ نے ایک راتکو عیش و عشرت مین روز کیا تھا اور انتہا کی مستی مین یہہ شعر پڑھتا تھا

بیت

مجھکو سے ہم ساجہان مین کوئی خوشتر دم ہین	نیک و بد کی کچھ نہین ہی فکر مطلق غم نہین

ایک فقیر ننگا جاڑے مین سوتا تھا وہ بھی یہہ بیت پڑھنے لگا **بیت**

ای کہ اقبال و حشم مین مثل تیرا جم نہین	غم نہین گو تجھکو لیکن کیا مرا بھی غم نہین

بادشاہ کو یہہ سخن اُسکا بہت بھایا اور نہایت پسند آیا فی الفور ہزار دینار کھڑکی مین سے بخشنے لگا اور یہہ فرمایا کہ دامن پھیلا فقیر نے عرض کی کہ دامن کہان سے لاؤن کہ قبائے عریانی پہنے ہون شہریار کو اُسکی خستہ حالی و بے پروبالی پر زیادہ ترحم آیا ایک خلعت بھی اُس نقد پر افزود کیا اور اُسکے پاس بھیجدیا فقیر اُس مبلغ کثیر کو ایک مدت قلیل مین خرچ کرکے پھر آیا **قطعہ**

کف آزاد پر رہے کب مال	صرف کر دیوے اُسکو یہہ فی الحال
صبر یک آن و آب یک لمحہ	دل عاشق نہ رکھے سنے غربال

جس حالت مین کہ بادشاہ کو پرواہ اُسکی نہتھی لوگون نے احوال کو اُس مسرف کے پھر عرض کیا حضرت نے بے نہایت طیش کھایا اور منہہ غصے کا بنایا یہین سے ہی جو صاحب دانش اور اہل فراست نے کہا ہی کہ طبیعت سے بادشاہونکی حذر کیا چاہیئے کہ اکثر خاطر انکی امور مملکت مین متعلق رہتی ہی اسیواسطے ہر گھڑی توجہ احوال عوام پر نہین کرتے **مثنوی**

شہ سے جو چاہے عز و نعمت و جاہ	وقت فرصت پہ اسکے رکھے نگاہ
جب تو دیکھے نہین سخن کی مجال	قدر مت کھو زیادہ کر کے مقال

آخر الامر بادشاہ نے غصے سے فرمایا کہ نکال دو اِس فقیر بے حیا مسخر کو تین کہ اِنے بہت سی نعمت کو تھوڑی سی مدت مین برباد کر دیا اور خزانہ بیت المال کا لقمہ مسکینون کا نہ طعام اخوان شیاطین کا

بیت

دیکھنا یکدن تو شبکو اُسکا بے روغن چراغ	جو کہ احمق دنکو روشن شمع کافوری کرے

ایک وزیر والا تدبیر باادب ہو کر عرض کرنے لگا ای خداوند مصلحت یہہ ہی کہ ایسے سخاص کو خرچ روز مرہ بتدریج دیا چاہئے تو نفقے مین اسراف نکرین اور جو کچھ کہ لعنت و ذلت حضور اعلی سے ہوی وہ سراسر واسطے تربیت کے ہی لیکن گتنے ناقص اسکے حمل اور بخل کے کرینگے اور صاحبان ہمت کو مناسب نہین ایک شخص کو لطف سے امیدوار کرین اور پھر ناامیدی سے مایوس

بیت

اور کھولدے تو بند نکرنا کبھو ذرا	مت کھول آگے اہل طمع کے در عطا

قطعہ

وہان جمع ہو وین آن کے جس جا ہو آب شور	ممکن نہین ہی یہہ کہ مسافر حجاز کے
اکثر وہین کھڑے رہین انسان مرغ مور	میٹھا ہو جس مقام مین چشمہ یقین ہی

چودھوین حکایت

اگلے بادشاہون مین سے ایک بادشاہ رعیت مملکت مین سستی کرتا اور لشکر کو بیچ سختی کے رکھتا جون ایک دشمن اُسکے مقابل ہوا لشکر تمام بھاگ گیا

مثنوی

تو کب اُسکے دشمن پہ کھینچے وہ تیغ	سپاہی سے زر کا کرے جو دریغ

دلیری لڑائی مین وہ کیا کرے	جو نت دست خالی کو دیکھا کرے

اُنمین سے کہ جنھون نے یہہ عذر اور مکر کیا تھا ایک شخص مجھہ سے بھی دوستی رکھتا تھا ملامت کی مینے اُسکو اور یہہ کہا کمینہ اور سفلہ ناشکرا اور حق ناشناس وہ شخص ہی کہ تھوڑے سے تغیر حال مین اپنے مخدوم قدیم سے پھر جاوے اور برسون کی نعمتون کے حقوق کھو دیوے کہا اُس شخص نے کہ اگر معذور رکھے تو تو مجھہ مین بھی کہون لایق ہی کہ میرے گھوڑیکو جو سیر نہو وین اور نمدے میرے زین کا بھی گرو ہولین جو بادشاہ کہ زر کا بخل سپاہی سے کرے ایسکے ساتھہ کون دے اور کیون جوکھون اُٹھائیے اور کسواسطے مرے **مثنوی**

زر سپاہی کو جو تو دیگا تو وہ دیویگا سر	گر نہ زر دیگا تو وہ جائیگا جاہیگا جدھر
سیر ہو تو ہو غضب سے شیر پر حملہ کنان	اور جو بھوکھا ہو تو بھاگے لومڑی سے پہلوان

پندرھوین حکایت

وزیرون مین سے ایک وزیر منصب وزارت سے تغیر ہو کر درویشونکے زمرہ مین داخل ہوا اُنکی صحبت کی برکت نے اسکے دلمین اثر کیا اور استغنا اسکو بخوبی حاصل ہوا بادشاہ نے اسکے احوال پر پھر نوازش فرمائی اور چاہا کہ خدمت وزارت کی بدستور سابق عطا کرے وزیر نے قبول نکی بلکہ یون عرض کی کہ یہہ عزلت بہتر ہی مجھکو خدمت سے **رباعی**

گوشے مین جو اشخاص کہ بیٹھے تنہا	منہہ ہر کس و ناکس کا اُنھون نے باندھا
کاغذ کتئین پھاڑ قلم کو توڑا	اب خوف سخن گیرون کا اُنکو نرہا

بادشاہ نے پھر فرمایا کہ اسوقت میرے تئین ایک عقلمند دانا چاہیئے کہ تدبیر مملکت

کی لیاقت رکھتا ہو وزیر نے التماس کیا کہ نشان دانشمند کامل کا یہہ ہے کہ ایسے کامون کے نزدیک نہ آوے

بیت

دُکھہ ایک جانور کو ندے کھائے استخوان	پھر کیون نہ ہو ہما کو شرف طایر و نمیز یہان

سولھوین حکایت

سیاہ گوش سے پوچھا کہ تونے صحبت شیر کی کیون اختیار کی کہا اُسنے کہ بچا ہوا اُسکے شکار مین سے کھالیتا ہون اور دشمنونکے شر سے اُسکی پناہ مین زندگانی کرتا ہون کسی نے کہا کہ اب تو سایۂ حمایت مین اُسکے آیا تو اور شکر نعمت پر اُسکی اقرار کیا تو نے کس واسطے نزدیک اُسکے نہین جاتا کہ تجکو اپنے مخصوصونمین داخل کرے اور اپنے مخلصونمین گنے کہا اُسنے کہ اس مرتبہ اُسکے غضب سے نذر نہین ہون جو اتنی جرات کرون **بیت**

برسون مین پوجے گبر اگر آگ کے تئین	جو نہین گرے وہ اُسمین تو جل جا بس وہی

ہوتا ہے ہمنشین بادشاہ کے مال و متاع سے منتفع ہوتے ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ گردن مارے جاتے ہین چنانچہ حکیمون نے کہا ہے کہ بادشاہونکی طبیعت کے تلون سے ڈرا چاہیئے کہ کبھی سلام کرنے سے آزردہ ہوتے ہین اور کبھی عوض گالی کے خلعت دیتے ہین اور کہتے ہین کہ کثرت ظرافتکی اور زیادتی خوش طبعی کی ہنر ندیمونکا ہے اور عیب حکیمونکا **بیت**

مت چھوڑ قرینہ دجو رہے قدر مدام	بازی و ظرافت ہے ندیمون کا کام

سترھوین حکایت

رفیقون مین سے ایک شخص گلہ روزگار ناہنجار کا آگے میرے کرنے لگا کہ آمدنی کھا

ہون تھوڑی اور عیال بہت طاقت فاقہ کشی کی بھی مجھ مین نہین اکثر اوقات یہہ جی مین آتا ہی کہ چلا جاؤن کہین خواہ وہان سُکھ سے گذرے یا دُکھ سے غرض کسیطرح سے ایام زندگانی فانی کے کٹ جائین اور اِس ملک کے باشندے میرے نیک و بد سے خبر نپائین

رباعی

بیکس کوئی سو گیا جو بھوکھا — جانا نہ کسی نے کہ کون ہیگا
جان لب پہ کسی کے آگئی آہ — لیکن کوئی ایک ذرا نہ رویا

پر شماتت اعدا سے اندیشہ کرتا ہون کہ میرے پیچھے طعنے دیکر ہنسین اور میری گور کو میرے عیال کے حق مین اوپر بے مروتی کے حمل کرین اور کہین

قطعہ

اُس بیحیا کو دیکھہ کہ ہرگز جہان مین — نیکی کا منہہ کبھی وہ ندیکھیگا یکنظر
اوقات اپنی کاٹتے وہ آسودگی کے ساتھہ — فرزند و زن کی سختی مین لیتے نہ تک خبر

علم حساب مین تھوڑی سی مہارت اور فن سیاق مین اندکے قدرت رکھتا ہون اگر کسی کی سعی سے میرا مدِ خرچ معین ہو جاے تو موجب جمعیت خاطر کا ہوگا اور بقیہ عمر مین اُسکے شکر کے عہدے سے نکل نہ سکونگا کہا ہے کہ ای برادر عمل بادشاہونکا دو طرف رکھتا ہی امید نان کی اور دہشت جان کی خلاف رائے عقلمندونکا ہی کہ اُس امید مین اور اِس بیم مین اپنے تئین ڈالے

قطعہ

کوئی آتا نہین حاکم کی طرف سے ہرگز — حاصل باغ و زمین مانگنے درویش کے گھر
یا غم و غصہ و تشویش سے راضی ہو تو — یا جگر بند کو رکھہ زاغ کے آگے ہ

پھر کہا اُسنے کہ یہہ سخن موافق میرے حال کے کہا تو نے اور جواب میرے سوال کا ندیا ہے نہ سنا ہی تو نے کہ کہہ گئے ہین جو کوئی خیانت کرے ہاتھہ اسکا حساب دیتے ہوے کانپنے لگے

بیت

کجی کو چھوڑ دے ہی راستی خوشنودی مولا	٠	کہ سیدھی راہ مین ہوتے کسیکو گم نہین دیکھا

۷ اور حکیمون نے کہا ہی چار شخص چار آدمیون سے جان سے رنجیدہ ہین جھوٹ دینے والا سلطان سے اور چور پاسبان سے فاسق چغل خور سے اور فاحشہ محتسب سے اور جسکا کہ حساب پاک ہی اُسکو محاسبے سے کیا باک ہی

قطعہ

جو وقت خدمت و رفعت حد سے گذرے تو		تو پھر حساب کے دن ہو عدو تجھہ کو نباک
اگر نہین تجھے آلودگی تو چین سے رہ		کہ دھوبی سنگ پہ پچھانٹین ہین جامہ ناپاک

کہا مین نے کہ نقل اُس لومڑی کی مناسب تیرے حال کے ہی جو بھاگتی تھی اور گرتی تھی اور اٹھتی تھی کسی نے پوچھا اُسکی ایسی کونسی آفت ہی جو موجب اتنی دہشت کا ہوئی کہا اُسنے سنا ہی مین نے کہ اونٹونکو بیگار پکڑتے ہین جانورون نے کہا ای گدھی اونٹ کیتین تجھہ سے کیا مناسبت اور تیرے تئین اُسسے کیا مشابہت بولی وہ چپ رہ کہ اگر دشمن واسطے غرض کے کہدین کہ یہہ بھی بچہ شتر ہی اور پکڑی جاؤن تو کسکو اندیشہ میرے چھڑانے کا ہوگا اور تجسس احوال کا میرے کون کریگا جب تلک تریاق عراق سے آوے سانپ کا کاٹا ہوا مرجاوے فی الحقیقت تجھے ایسی ہی فضیلت و امانت ہی اور تقوی و دیانت لیکن دشمن بیچ گھات کے ہین اور مدعی سخت بدذات جو کچھہ کہ حسن سیرت تیری ہی اگر خلاف اسکے

تقریر کرین تو البتہ بادشاہ کے محل عتاب اور معرض عقاب مین آوے تو پھر اُس
حالت مین کسکو مجال متعالی ہو پس مصلحت یہہ دیکھتا ہون کہ ملک قناعت کو اختیار
کرے تو اور ترک ریاست کہ کہتے ہین

بیت

دریا مین فایدے بہت ہین بلکہ بے شمار	چاہے سلامتی تو کنارہ کر اختیار

اُس سخن کو سنکر نہایت غصے ہوا منہہ مین نقل سے پھیر لیا اور باتین بخشش آمیز کرنے
لگا کہ یہہ کیا عقل ہی اور کیسا یہہ شعور قول حکیمونکا راست ہوا جو کہہ گئے ہین کہ دوست
زندان مین کام آتے ہین اور دشمن بھی دسترخوان پر دوست نظر آتے ہین

قطعہ

دیکھنا زنہار اُسکو آشنا مت جاننا	وقت نعمت جو کرے اظہار اپنی دوستی
دوست اپنا جانیو بے شبہہ تو اُس شخص کو	ہووے روز بد مین جس سے دستگیری غمخوری

جب دیکھا مین نے کہ آزردہ ہوتا ہی اور نصیحت بغرض سنتا ہی مجبور ہو کر دیوان کے پاس گیا اور
اور بسبب سابقہ اتحاد کے کہ مجھہ مین اور اسمین تھا صورت حال اُسکو کہ اندیشی کی ہی اور لیاقت
و استحقاق اُسکا کما ینبغی ظاہر کیا غرض ایک چھوٹا سا کام اُسکے واسطے معین ہو گیا کتنے دن
اوپر اُسکے گذرے تھے کہ رسائی اُسکی طبیعت کی دیکھی اُسکی تدبیر کی خوبی پسند کی غرض
اُس کام سے اسکا مرتبہ گذر گیا تب ایک امر عمدہ اور اُسکے واسطے مقرر ہوا اسیطرح
ستارہ اُسکی دولت کا اور اختر اُسکی حشمت کا ترقی مین تھا نہایت اوج دولت کو پہنچا
اور مقرب حضرت سلطان کا اور معتمد ہوا ترقی اور خوشحالی اُسکی دیکھکر خرم و شادان
ہوا مین اور یہہ کہا مین نے

بیت

ترش رو گردش ایام سے اتنا مت ہو　　صبر کر تو وا تو ہی پر پھل وہ رکھے ہی شیرین

بیت

شکستہ دل نہ ہو ہرگز تو کار بستہ سے　　کہ تیرگی ہی نیت وہاں جہاں ہی آب الحیات

بیت

غمگین اسقدر نہو ای مورد بلا　　بہتیرے لطف رکھے ہی پوشیدہ کبریا

اتفاقاً قریب اسی وقت کے کتنے آشناؤنکے ساتھ سفر حجاز کا کیا مین نے حرم کعبے کی زیارت کر کے پھر آیا مین دو منزل میرے استقبال کے واسطے آیا وہ ظاہر احوال اُسکا دیکھا پر نہایت پریشان تھا اور بمرتبہ حیران عقلیہ جاتا مین نے کہ معزول ہی جو اتنا معقول ہی غرض دوست دیوانی کتین آشناؤنکی ملاقات کی فرصت اُسوقت ہوتی ہی جب خدمت سے تغیر ہوتا ہی

قطعہ

خدمت و جاہ و حشم ثروت کیبیچ　　آشناؤن سے نہ کچھہ مطلب نہ کام
ہووے جب بیکار گی تب درد دل　　دوستون ہی سے کہین آکر مدام

القصہ پوچھا مین نے کہ یہہ کیا حال ہی کہا اُسنے جیسا کہ تو نے کہا تھا کتنے اشخاص کو میرا حسد ہوا بلکہ ایک خیانت سے مجھے متہم کیا اور اس بات کے تحقیق کرنے پر بادشاہ کا مزاج نہ آیا تاسف یہہ ہی کہ ایک بھی آشنا کلمۂ حق نہ بولا اور مدتونکی صحبت کو سبنے بھلا دیا

قطعہ

جو ہو صاحب جاہ تو کرکے وصف　　وہ دھرتے ہاتھہ سر پر ہر یک دمبدم

گرا دیوے جو اسکے تئین روزگار — تو رکھین سبھی اُسکے سر پر قدم

حاصل کلام یہہ ہے کہ انواع عقوبت مین گرفتار تھا اور سر کو میرے زانوے غم سے سر
تھا کہ اِس ہفتے مین حاجیونکے آنے کا مژدہ پہنچا بارے اُس قید شدید سے مجھکو رہا کیا او
نمک قدیم ہی میری یعنے قناعت مجھپر معین کی کہا مینے کہ اُسوقت میری نصیحت نمانی تو
چنانچہ مین کہتا تھا کہ عمل بادشاہونکا مانند سفر دریا کی ہے فایدہ مند اور خوفناک
یا گنج پاویگا تو یا رنج مین مرجاویگا

بیت

یا موج اُسکا مردہ کنارے پہ پھینک دے — ہاتھون یا تو اپنے وہ موتی بہت سے
لے

اسسے زیادہ مصلحت ندیکھی مینے کہ زخم نہانی کو اُسکے ناخن سرزنش سے چھیلون اور
نمک ملامت چھڑکون اِن دو بیتون پر اکتفا کیا

قطعہ

مصیبت قید وبند اب دیکھتا ہے — نصیحت ناصحون کی کیون نہ مانی
اُٹھا سکتا نہین گزنیش کا دُکھ — تو گھر مین کیون رکھی بچھو کے انگلی

اٹھارھوین حکایت

چند اشخاص میری صحبت مین تھے کہ صلاح سے آراستہ اُنکا ظاہر حال تھا اور باطن بھی
تقویٰ و طہارت سے مالامال سردارونمین ایک عمدہ اُنسے کمال رسوخ رکھتا تھا چنانچہ
اُسنے انکی معیشت کے واسطے کچھ روزمقرر کیا کہ اُنمین سے ایک شخص نے وہ حرکت کی کہ
مناسب حال فقرا کے اور موافق طور صلحا کے نہ تھی یقین مین اُس شخص کے خلل آیا اور رتبہ
انکی عظمت کا کم ہوگیا چاہا مینے کہ کسی طور سے یارونکے روزینے کو پھر جاری کروا اون

اسواسطے اُس عہدہ کے در دولت پہ گیا ہین لیکن دربان سے مجھکو چھوڑا اور باریاب نہونے دیا بلکہ کچھہ لایعنی او ناشایستہ کہا مین نے اسکی برداشت کی بلکہ بہت سی معذرت اسواسطے دانا کہہ گئے ہین

قطعہ

بیوسیلے نہ جھانکنا ہرگز	در میر و وزیر و سلطان کو
سگ و دربان غریب دیکھین اگر	کھینچین یک جیب ایک دامان کو

اتنے مین مقربان درگاہ اُس بزرگ سے میرے احوال سے آگاہ ہوئے اعزاز و اکرام سے مجھے لے آئے اور ایک مقام بلند میرے واسطے مقرر کیا لیکن عجز و انکسار سے مین نہایت نیچے بیٹھا اور یہہ شعر پڑھا

بیت

بندۂ ادنیٰ ہون اے صاحب مرے	ادہر ہو تو بیٹھون بندون مین ترے

کہا اُسنے ایسی باتونکی یہہ جاگہہ نہین اللہ اللہ

بیت

گر مری آنکھون پہ تو بیٹھے یہین	ناز اٹھاؤن مین ترا اے نازنین

القصہ بیٹھکر مجلس و مقام سے مذکور کہنے لگا یہان تلک کہ یارونکی ذلت کی باتین بھی درمیان آئین تب کہا مین نے

قطعہ

گناہ کونسا دیکھا ہی اُسنے منعم نے	کہ اپنے بندے کو نظرون مین خوار رکھتا ہے
بزرگواری و الطاف ہی خدا کو فقط	جو رزق عاصیون کا برقرار رکھتا ہے

حاکم نے جو یہہ باتین سنی نہایت پسند کی اور وجہہ معاش یارونکی بدستور سابق معین کر دی اور چڑھتے ہوئے وظیفے بھی انکے دلوا دیے اِس نعمت کا شکر کیا مین نے اور زمین

خدمت کی جو می غرض گستاخی و دلیری کی معذرت حد سے زیادہ کی اور وقت روانگی و رخصت کے یہہ کہا

قطعہ

جو کعبہ قبلۂ حاجت ہوا تو دور سے لوگ
طواف کرنے کو جاتین مجتمع ہو کر
تجھے تحمل اہل غرض مناسب ہی
کہ مارتا نہین کوئی سنگ نخل بے بر پر

انیسوین حکایت

ایک شہزادے نے بہت سامال باپ کے ورثے کا پایا اور ہاتھ بخشش کا کھول دیا داد و دہش بہت سی کی اور سخاوت کی داد دی غرض سپاہ کو نعمت بلا کد اور رعیت کو مال و دولت بے حد بخشی

قطعہ

دماغ و دل کو کیا کوئی اگر پاس
رکھہ آتش پر جو دیکھو بوے عنبر
سخاوت کر جو چاہے ہی بڑائی
نہ بن بوئے اُگے دانا زمین پر

ایک ہمنشین تنگ دل یون نصیحت کرنے لگا کہ اگلے بادشاہون نے اس نعمت کو بہت کوشش سے جمع کیا ہی اور واسطے ایکدن کے رکھا ہی بخشش تک سوچ کر کیجیے اور سخاوت سے تا ک ہاتھہ کھینچ لیجیے کہ ابھی بہت سی گھاٹیان آگے ہین اور دشمن پیچھے ایسا نہو کہ وقت حاجت ہاتھہ تنگ ہو جاوے اور چرخ بوقلمون جلوہ کچھہ اور رنگ دکھائے

قطعہ

گنج اگر بخشش سے تیرے لین عوام
صاحب ہر خانہ پاوے یک بر نج
گر تو لے یک جو بھی ہر یک سے لے
جمع ہو تیرے کئی ہر روز گنج

بادشاہزادہ اُس پست ہمت کے کلام سے برہم ہوا کہ موافق اُسکے طبع عالی کے نتھا
اور اُسپر غصہ کیا کہ خدا تعالی نے اپنے فضل سے مجھکو مالک اس مملکت کا اور سلطان
اس سلطنت کا کیا ہی چاہیئے کہ ہر طرح کی لذتین اٹھاؤن مین اور ہر ایک محتاج کو تونگر
بناؤن مین نہ پاسبان ہون کہ اُسکی محافظت کیا کرون

بیت

چالیس گنج رکھتا تھا قارون موا گیا	چھوڑا جو نام نیک نہ نوشیروان موا

بیسوین حکایت

کہتے ہین کہ نوشیروان عادل کسی شکارگاہ مین ایک شکار کو کباب کرتا تھا اتفاقاً لون نتھا
کہ ایک غلام کو بستی کے پاس بھیجا تاکہ لون لاوے اور اُسے یون فرمایا کہ لون زور شورسے نہ لیجو
بلکہ قیمت دیجو ایسا ہو گا و نہین خرابی اور خواری ہوا اور یہہ رسم ہمیشہ جاری ہو نفر و جان
نے التماس کیا کہ اسقدر لون کیا قدر رکھتا ہی کہ موجب شور شر و برہمی اور باعث خرابی و
خستگی کا ہو گا بادشاہ نے ارشاد فرمایا کہ بنا ظلم کی پہلے جہان مین تھوڑی تھی جو کوئی
آیا اُسنے کچھ اُسپر افزایش کی تا اس نہایت کو پہنچی

قطعہ

جو شاہ باغ رعیت سے کھائے ایک بھی سیب	غلام اُسکے اُکھاڑین درخت میوہ دار
جو نیم بیضے کی مقدار ظلم شہ سے ہو	پروے سیخ مین اُسکی سپاہ مرغ ہزار

اکیسوین حکایت

سنا ہی مین نے کہ ایک وزیر غافل بلکہ جاہل رعیت کے گھر خراب کرتا اسواسطے کہ خزانہ
بادشاہ کا زیادہ کرے بےخبر تھا قول حکما سے کہ کہہ گئے ہین جو شخص کہ اپنے خالق کو

رنج دیوے اِس لئے کہ ایک مخلوق کے دلکو راضی کرے قادر کریم اُسی مخلوق کو اُسکی سرزنش کے واسطے متعین کرے تاکہ اپنے کئے کی سزا اُسکے ہاتھ سے پاوے **بیت**

آفت جان گُل ہی بہر سپند	قہر ہی بر دود دل دردمند

چنانچہ سب حیوانونکا سردار شیر ہی اور جانورونمین کمتر گدھا لیکن عقلمندونکے نزدیک گدھا بوجھ کا اُٹھانے والا بہتر ہی شیر درندہ سے **مثنوی**

ہی خر مسکین اگرچہ بے تمیز	بوجھ لے چلتا ہی اِسسے ہی عزیز
گاؤ خر جو بوجھ اُٹھاوین ہمنشین	آدمی موذی سے ہین بہتر کہین

پھر آیا ہین داستان پر وزیر غافل کی تھوڑے سے اخلاق زبون اُسکے بادشاہ کو معلوم ہوئے فی الفور اُسکو شکنجے مین کھینچا اور طرح بطرح کے عذابون سے مارا **قطعہ**

نہ حاصل ہو تجھکو رضاے ملک	رکھے تا نہ تو خاطر بندگان
اگر چاہتا ہی عطاے خدا	تو کر خلق سے اُسکی تو نیکیان

اور یون کہتے ہین کہ ایک ستم رسیدہ ونمین سے اُسطرف وارد ہوا اور اُسکے حال تباہ کو دیکھا اُسنے اور یون کہا **قطعہ**

زور و قوت جسکو ہو لازم نہین آ سکتین	سلطنت مین کھائیے تہمت سے وہ مال مردمان
ناف کے اندر جو کیوے چاک ہو جاوے شکم	لیک ہی ممکن کہ نگلے حلق سے وہ استخوان

بیت

نہ رہیگا ستمگر و غدار	اُسپہ لعنت رہیگی لیل و نہار

بائیسوین حکایت

ایک مردم آزار کی نقل کرتے ہین کہ کسی پرہیزگار کے سر پر اُسنے پتھر مارا درویش کو قدرت بدلا لینے کی نہ تھی پر اُس پتھر کو اپنے پاس رکھتا تھا کہ ایک وقت بادشاہ اوپر اُسکے غصے ہوا اور ایک کوئے مین اُسکو قید کیا درویش وہان آیا اور اُسی پتھر کو اُسکے سر پر مارا کہا اُسنے تو کون ہی اور میرے تئین کس واسطے پتھر مارا کہا اُسنے کہ مین وہی شخص ہون اور یہہ وہی پتھر ہی کہ فلانی تاریخ میرے سر پر مارا تھا تونے بولا وہ کہ اتنی مدت کہان تھا تو کہا اُسنے کہ تیری جاہ سے اندیشہ کرتا تھا اب تجھے چاہ مین دیکھا غنیمت جانا کہ عقلمندون نے کہا ہی

مثنوی

دیکھے نالایق کو جب تو بختیار	عاقلون کی طرح کر صبر اختیار
تیز تر ناخون جو رکھتا نہین	تو بدون کے ساتھ بس لڑنا نہین
جو کوئی شہ زور سے پنجہ ملائے	ناتوان پنجے سے اپنے ہاتھ اُٹھائے
جب کہ اُسکے ہاتھ باندھے آسمان	تب نکال اُسکا تو مغز استخوان

تیئیسوین حکایت

ایک بادشاہ کو مرض ایسا گدھب تھا کہ جسکا ذکر نکرنا بہتر ہی کتنے حکیم یونان کے متفق ہوئے کہ اس درد کی کچھہ دوا نہین مگر پتا آدمی کا کہ کتنی صفتین اُسمین ہوئین بادشاہ نے فرمایا جلد پیدا کرین ایک زمیندار کے لڑکے کو انہین صفتا سے کہ حکیمون نے کہین تھین پایا اور ماباپ کو اُسکے بہت سامال دیکر راضی کیا اور قاضی نے بھی

اسکے قتل کا فتوی دیا کہ خون ایک شخص کا رعیت مین سے بادشاہ کی سلامتی کے واسطے جایز ہی جلاد نے اسکے مارنے کا قصد کیا لڑکے نے آسمان کی طرف دیکھا اور مسکرا کر کچھ ہونٹون مین کہنے لگا بادشاہ نے پوچھا کہ اس حالت مین ہنسنے کا کیا موقع ہی لڑکے نے کہا کہ لاڈ فرزند کا ماباپ پر ہوتا ہی دعوی آگے قاضی کے لیجاتے ہین اور داد بادشاہ سے چاہتے ہین جب کہ ماباپ واسطے حاصل ہونے دنیا کے میرے خون پر بخوشی راضی ہوئے اور قاضی نے میرے قتل کا فتوی دیا اور بادشاہ نے بھی اچھا ہونا اپنا میرے ہلاک ہونے مین دیکھا اب سوا حافظ حقیقی کے پناہ نہین رکھتا ہین

بیت

آگے کرون کس کے جا کے تیری فریاد		مانگون مین تیرے ظلم کی تجھ سے ہی داد

یہہ باتین سنکر بادشاہ کا دل بھر آیا اور رو دیا بعد اسکے فرمایا کہ مرنا میرا بہتر ہی ایسے بیگناہ کے خون کرنے سے یہہ کہکر پیشانی اس لڑکے کی چومی اور گود مین لے لیا غرض عوض اسکا معاف کیا اور مال و زر بہت سا دیا کہتے ہین کہ بادشاہ نے اسی ہفتے مین شفا پائی

قطعہ

غرق ہونگا فکر مین اس بیت کی مین تابکے		ایک مہاوت جو کھڑا پڑھتا تھا رود نیل مین
جو کہ ہی حال چیونٹی کا تیرے زیر قدم		فیل کے پاون تلے حال اتنے ہی تیرا بتر

چوبیسوین حکایت

عمر لیث کے ملازمون مین سے ایک غلام بھاگ گیا تھا لوگ اسکے پیچھے واسطے تلاش کے گئے اور لے آئے وزیر کو ساتھ اسکے لاگ تھی اسواسطے قتل کی اسکے اشارت کی تو اور غلام ایسی حرکت نکرین بندہ مسکین نے عجز سے عمر لیث آگے اپنا سر زمین پر رکھدیا اور کہا

کچھ ہی مجھپر ہو جو اچھا تو کہے تو ہی روا	بندہ کیا دعوی کرے ہی حکم صاحب کا بجا

لیکن بسبب اسکے کہ نمک پروردہ اِس خاندان کا ہون نہین چاہتا کہ فردا قیامت آپ میرے خون کے مظلمے مین گرفتار ہووین اور جو یونہین مرضی مبارک ہی تو مجھے ساتھ ایک حیلۂ شرعی کے قتل کیجئے بادشاہ نے فرمایا کہ حیلۂ شرعی کیونکر کرون غلام نے عرض کی کہ حکم ہوتا ہین وزیر کو مار ڈالون پھر مجھکو اُسکے قصاص مین قتل کروائیے تا کہ خون ناحق تمسے نہو بادشاہ ان باتونکو سنکر بے اختیار ہنسے اور وزیر سے کہا اب کیا مصلحت دیکھتا ہی تو وزیر نے عرض کی کہ ای خداوند عالم واسطے خدا کے اِس شوخ چشم عیار کو اپنے باپ کی قبر کے صدقے سے آزاد کرو نہین تو مجھکو کسی بلا مین گرفتار کریگا گناہ میرا ہی کہ حکیمونکے قول پر عمل نکیا مین سنے کہ کہہ گئے ہین

قطعہ

کیون تو سنگ انداز سے جا کر لڑا	اپنی نادانی سے پھوڑا اپنا سر
روے دشمن پر جو پھینکا تو نے تیر	اُسکا اب تو ہی نشانہ کر حذر

پچیسوین حکایت

ملک زوزن کے ملازمونمین ایک سردار نیک سیرت خوش خصلت تھا سب جلیسون سے روبرو اُنکے بعزت پیش آتا اور پس غیبت اُنکو بخوبی یاد کرتا اتفاقاً اُسسے ایک حرکت ایسی ہوئی کہ بادشاہ کو بری لگی تاوان لیا اور عذاب شدید اُسپر کیا بادشاہ کے سرہنگ جو اُسکی پہلی نعمتونکے متوا و رشاکر تھے اسواسطے مدت متعینہ مین اپنی عطوفت اور ملایمت کرتے رہے اور سرزنش و ملامت کو روا نہ رکھا

قطعہ

صلح دشمن سے جو خواہش ہی تو حسن و خلق سے	پیچھے وہ کہے تو آگے کر اسکی تحسین
منہہ سے دشمن کے نکلتا ہی سخن آخر کو	تلخ بات اُسکی نہ بھاوے تو دہن کر شیرین

الغرض جو کچھ کہ مضمون اعتراضات بادشاہ کا تھا بعضے کا جواب ہوا اور بقیہ کی جہت سے
قید ہین ہم کہتے ہین کہ بادشاہون مین سے جو قریب اُس نواح کے تھے ایک بادشاہ نے مخفی پیغام
اُسکو بطریق نوشتے کے بھیجا کہ سلاطین اُسطرف کے قدر ایسے بزرگوار کی نجانتے تھے
جو ایسی بے عزتی کی نہایت یہہ بات ہم پر ناگوار ہوی اگر طبیعت تمھاری ہماری طرف
ملتفت ہووے تو ادھر آنا عین صلاح ہی ہر طرح سے تمھارے حق مین رعایت و سعی کی جاویگی
اور سردار بھی اِس مملکت کے تمھارے دیدار کے مشتاق و مفتخر ہین اور اسکے جواب کے منتظر
القصہ خواجہ اُسکے مضمون سے مطلع ہوا اور خوف و خطر سے اندیشہ کرکے فی الحال
ایک جواب مختصر لکھا اور روانہ کیا کہ اگر احیاناً خط پکڑا جاوے تو موجب فتنہ و فساد کا
نہو اتفاقاً بادشاہ کے ملازمون سے ایک شخص اِس حال سے آگاہ تھا حضور اعلیٰ مین اُسنے
عرض کیا کہ فلانے شخص کو کہ حضرت نے قید کیا ہی اِس نواح کے بادشاہون سے نامہ و پیغام رکھتا ہی
بادشاہ اِس کلام کو سنکر غصے ہوئے اور اِس خبر کو کھولدیا آخرالامر حسب الارشاد قاصد
کو پکڑا اور مکتوب کو پڑھا لکھا تھا اُسمین کہ حسن ظن بزرگونکا زیادہ بندگی فضیلت سے
ہی اور واسطے آنیکے اُس دیار مین کہ اِس عاصی کو لکھا ہی اجابت کا اُسکی مقدور نہین
رکھتا بلکہ اِس امر کے پالا ہوا نعمت اِس خاندان کا ہی اتنی بات کے واسطے ولی نعمت قدیم
اپنے سے بیوفائی نہین کر سکتا **بیت**

دیکھیے جسکا سدا احوال پر اپنے کرم | بد نہ لیجائیے اگر اُس سے کبھی ہو یک ستم

بادشاہ کو یہ سخن حق شناس اُسکی نہایت خوش آئی خلعت و نعمت دیکر عذر چاہا کہ خطا کی مین نے جو تجھے ایذا دی کہا اُسنے ای خداوند اس امر مین آپکی کچھہ خطا نہین بلکہ تقدیر مین یہی تھا کہ اِس بندیکو کسیطرح رنج پہنچے پس حضرت کے ہاتھہ سے اولی ہے اسواسطے کہ آپکی اگلے نعمتونکے حقوق اِس فدوی پر ہین اور بہت سے احسان

مثنوی

جو رنج خلق سے پہنچے تو مت لے اُسکا نام	کہ خلق دے نہین سکتی کسیکو رنج آرام
عدو و دوست مین جو ہی خلاف حق سے جان	کہ دل پہ دونون کے حاکم وہی ہے کہنا مان
گذار تیر کا ہے تو سہی کمان کے سبب	یہ جانتے ہین کماندار ہی کو دانا سب

چھبیسوین حکایت

بادشاہون مین سے عرب کے ایک شاہ کو سنا ہی مین نے کہ اپنے مقربون سے کہتا تھا کہ فلانے شخص کی جتنی رسومین معین ہین اُنسے دوچند کردو کہ ملازم سرکار رہتا اور فرمانبردار سوا اُسکے جو خدمتگار ہین لہو و لعب مین چست ہین اور ادای خدمت مین سست اِس کلام کو ایک اہل دل نے سُنکر فریاد و فغان کیا لوگون نے پوچھا کہ کیا دیکھا تو نے کہا کہ درجے اعلی بندونکے بھی حق تعالی کی درگاہ مین ایسی ہی مثال رکھتے ہین

رباعی

کرے جو آنکے دو روز کوئی خدمت شاہ	تو اُسپہ تیسرے دن پڑتی ہے عنایت کی نگاہ
امید ہے جو پرستش کرین ہین دل سے اُسے	اُنہین نہ پھیریگا مایوس اپنے در سے اللہ

مثنوی

قبول حکم مین سرداری اور بڑائی ہی — دلیل یا مین ہی ترک اُسکا اور بڑائی ہی
یقین جان جو رکھتا ہی راستونکی جبین — وہ آستان پہ رکھتا ہی نت ہی سر کتین

ستائیسوین حکایت

ایک ظالم کی نقل کرتے ہین کہ لکڑیان فقیرونکے زبردستی سے لیتا تھا اور دولتمندون کو مفت دیتا ایک صاحبدل نے اُسکے پاس آکر یون کہا **بیت**

سانپ ہی تو جسکو دیکھے اُسکو وہین کاٹ کھائے — یا ہی اُلّو جس جگہہ بیٹھے وہانکی خاک اُڑھائے

قطعہ

کب خداوند قوی سے زور تیرا چل سکے — ہان مگر عہدہ برا تجھہ سے نہو ہم ناتوان
زور مت اہل زمین پر اسقدر کر ایعزیز — شاید اُنکی بھی دعا کی ہو پہنچ تا آسمان

کہتے ہین کہ ظالم نے اُسکے کہنے سے رنجیدہ ہوکر منہہ غصے کا بنا لیا اُسکی طرف متوجہ نہوا مناسب حال اُسکے حاصل معانی اِس آیہ کا ہی یعنے حمیت نے اُسکی بچھوڑا اُسکو اور گناہ پر قایم رکھا کہ ایک رات باورچی خانے کی آگ اُسکے لکڑیونکے انبار مین گر کر لگی اور تمام املاک کو اُسکی جلا دیا اور اُسکو نرم بچھونے سے اُٹھا کر گرم راکھہ پر بٹھلا دیا اتفاقاً وہی شخص اُسکے پاس سے گذرا دیکھا اسکو کہ اپنے یارون سے کہتا تھا نہین جانتا ہون کہ یہہ آگ میرے گھر مین کہان سے لگی کہا اُسنے کہ اُنھین درویشونکے دلکے دہوئین سے **قطعہ**

کر حذر دود دل مجروح سے یہہ بات مان — زخم پنہان اسکا آخر سر کو خون مین تر کرے
رنج مت دینا کسیکے دل کو تین مقدور بھر — آہ اُنکی وہ ہی جو یک خلق کو ابتر کرے

مشہور ہی کہ تاج کیخسرو پر لکھا تھا

قطعہ

یک عمر بلکہ قیامت تلک زمین پر کیا	نہو گا خلق کے پاؤنکا سپر اپنے گذر
یہہ ملک آیا ہی مجھہ پاس جیسے دست بدست	نکل جائیگا یونہین بدستہاے دگر

اٹھائیسوین حکایت

ایک شخص کشتی لڑنے کی صنعت مین طاق ہوا تھا اور شہرۂ آفاق تین سو ساٹھہ داؤ عجیب و غریب ایک مشت اُسکی مٹھی مین تھے اور چالاکیونکے طور سبکے سب اُسکے ہاتھ مین ہر روز ایک نئی وضع سے کشتی لڑتا اور ناظرونکو کمند حیرت مین پکڑتا مگر طبیعت اُسکی ایک شاگرد خوش شمایل پر مائل تھی چنانچہ تین سو ساٹھہ داؤ اُسکو سکھائے الا ایک داؤ کے سکھانے مین تامل اور تساہل کرتا تھا قصہ مختصر وہی لڑکا چند روز مین قوی ہیکل اور صنعت کشتی مین بے بدل ہوا کسی پہلوان کو اُس زمانے مین اُسسے تاب مقابلے کی اور مجال مجادلے کی نہ تھی یہانتلک غرور مین آیا کہ بادشاہ عصر کے حضور کہنے لگا کہ استاد کو فضیلت مجھپر بسبب بزرگی اور حق تربیت کے ہی ورنہ قوت و صنعت مین اُسسے مین بھی کمتر نہین بلکہ برابر ہون شہریار کی مزاج پر سخن اُسنا ہموار کا نہایت ناگوار ہوا کہ چھوٹا منہہ اور بڑی بات اِسیکو کہتے ہین فی الفور ارشاد کیا کہ آپس مین کشتی لڑین اور ایک مکان بلند کو اُس عالی مقام نے مناسب اُس امر کے درست کروا دیا الغرض ارکان دولت اور مقربان حضرت بلکہ زور آوران جہان تمام مجتمع ہوئے جسوقت جاگہہ لڑائی کی آراستہ ہوی لڑکا مانند مست ہاتھی کی اس زور و شور سے

آیا کہ اگر پہاڑ از دہات کا وہان ہوتا تو جا گہہ سے اُسکو اکھارتا اور اسفندیار روئین تن بھی سامھنے آتا تو اپنی آمد کے دبدبہ ہی سے پچھارتا اُستاد نے دیکھا کہ شاگرد قوت مین مجھ سے قوی تر ہے وہی داؤ کیا جو اُس سے مخفی تھا لڑکے کو طریقہ دفع کا اُسکے نہ آتا تھا بے بس ہو گیا آخر الامر اُستاد نے اُسکو اکھاڑا اور زمین پر مارا خلایق مین ایک شور پڑ گیا اور غوغا بلند ہوا حضرت اعلیٰ نے استاد کو خلعت جہربانی مع نعمت جاودانی عنایت فرمایا اور اُس لڑکے کو نہایت ملامت کی کہ اپنے پالنے والے سے ناحق بیوفائی کی تو اپنے اور دعویٰ مقاومت کا تمام نکیا لڑکے نے عرض کی کہ جو کچھ حضور سے ارشاد ہوا فی الواقع یون ہی ہے لیکن استاد کو زور مین مجھ پر غلبہ نہتھا بلکہ ایک نکتہ فن کشتی کا مجھسے مخفی کیا تھا اُسکے سبب آج کے دن غالب ہوا استاد نے کہا اِسی دن کے واسطے چھپایا تھا کہ کہہ گئے ہین دوست کو اِتنی قوت نہ دے کہ احیاناً اگر دشمنی کا قصد کرے تو کر سکے

بیت

جو خورد بے ادب کہ بزرگ اپنے سے لڑے	ہرگز وہ پھر نہ اُٹھ سکے ایسا ہی گر پڑے

نہین سنا ہے تو نے کہ کیا کہا ہے اُس شخص نے کہ جسنے اپنے پالے ہوے سے جفا دیکھی تھی رباعیہ

یا وفا موجود عالم مین نہ تھی اے دوستو	یا کسی نے کی نہ اِس دنیا مین مجھسے ہی وفا
مین نے علم تیر سکھلایا بدل جسکو ندان	تیر کا اپنے نشانہ اُسنے مجکو ہی کیا

انتیسوین حکایت

ایک درویش اکیلا کسی جنگل کے کونے مین بیٹھا تھا ایک بادشاہ اسکی طرف سے گذرا فقیر کو ازبسکہ فراغت ملک قناعت سے تھی اسکی طرف کچھ التفات نکی اور بادشاہ

کو بمرتبہ غرور سلطنت کا تھا رنجیدہ ہوا اور کہا کہ یہہ طایفہ خرقہ پوشونکا مانند حیوانون کی ہی اہلیت اور آدمیت نہین رکھتا وزیر نے یہہ بات سنکر درویش سے کہا ای مرد عزیز بادشاہ روے زمین کا تیرے پاس آیا کیسواسطے خدمت اُسکی نہ کی تو نے اور شرطین آداب کی بجا نہ لایا جواب دیا اُسنے کہ بادشاہ کو کہو کہ متوقع خدمت کا اُس شخص سے ہو کہ توقع نعمت کی تجھسے رکھے اور دوسرے یہہ ہی کہ بادشاہ رعیت کی نگہبانی کے واسطے ہین نہ رعیت بادشاہونکی بندگی کے واسطے

قطعہ

گرچہ دولت سے اُسکی نعمت ہی ۔ پر ہی شہ پاسبان فقیرون کا
بھیڑ چوپان کی خادمی کو نہین ۔ بلکہ مامور وہ ہی خدمت کا

نظم

ایک خورسند و کامران ہی آج ۔ غم کی ہی دلمین دوسرے کے سنان
اہل پندار کے بھی سر کو خاک ۔ کھائیگی صبر کر تو چندے یہان
جب قضائے نوشتہ آپہنچی ۔ فرق شاہی و بندگی مین کہان
گر تو کھولیگا قبر دونون کی ۔ شاہ و درویش پائیگا یکسان

بادشاہ کے دلمین درویش کی گفتگو نے ایسا اثر کیا کہ نقش کالحجر ہو گئی تب کہا اُسے کہ مجھسے کسی امر کی درخواست کر درویش نے کہا یہہ چاہتا ہون کہ پھر مجھے تکلیف نہ دے تو بادشاہ نے متنبہ ہو کر پھر کہا کہ ای صاحبدل کچھ مجھے نصیحت کر فقیر نے یہہ شعر پڑھا **بیت**

حکومت مین کر غور بیچارگان ۔ کہ ملک و نعم جا ہی یہان سے وہان

تیسوین حکایت

وزیرونمین سے ایک وزیر ذوالنون مصری کے پاس گیا اور اُس سے مدد چاہی کہ دن رات بادشاہ کی خدمتمین مشغول ہون لیکن اُسکی امیدوار اور عقوبت سے پر اضطراب ہون ذوالنون نے ان باتونکو سنکر رو دیا اور یہہ کہا کہ اگر مین بادشاہ حقیقی سے ایسا ڈرتا کہ جیسا تو بادشاہ مجازی سے توصد یقون مین سے ایک مین بھی ہوتا

قطعہ

ساتھ دکھ کے گر نہو سکھ کی امید ۔۔۔ پاؤن درویشون کے ہوئین بر فلک
جسقدر خایف ملک سے ہی وزیر ۔۔۔ حق سے گر ہوتا تو ہوجاتا ملک

اکتیسوین حکایت

ایک بادشاہ نے کسی بیگناہ کے مارنے کا حکم کیا عرض کی اُسنے کہ ای بادشاہ بسبب اس غضب کے جو آپکو ویر اس عاصی کے ہی اپنا آزار نچاہیے کہ یہہ عذاب ایکدم مین مجھپر سے گذر جائیگا اور گناہ اُسکا ہمیشہ ہمیشہ آپکے ذمے رہیگا

دوران بقا باد کی مانند گیا ۔۔۔ تلخی و خوشی و زشت و زیبا بگذشت
کیا غم جو کیا مجھپہ ستمگر نے ستم ۔۔۔ مجھپر سے گیا اور اُسکی گردن پہ رہا

بادشاہ کو نصیحت نے اُسکی اثر کیا اور اُسکے خون سے درگذرا

بتیسوین حکایت

نوشیروان کے وزیر بیچ ایک مہم کے واسطے مصلحت مملکت کے اندیشہ کرتے تھے اور عقل لگاتے تھے بادشاہ بھی انھین کی طرح سے متفکر اُسی تدبیر مین تھا کہ بوزرجمہر نے بادشاہ کی رایکو ترجیح دی وزیرون نے مخفی اُس سے کہا کہ بادشاہ کی رای مین کیا زیادتی دیکھی تونے جو تونے حکیمون کی رای پر اختیار

کی بوذرجمہر نے کہا اسواسطے کہ انجام کار معلوم نہین اور عقل سبکی تابع قضا و قدر کے ہی کیا جانئے کہ صواب پر کون ہی اور خطا پر کون پس موافقت کرنی بادشاہ کی راے سے اولیٰ تر ہی کہ اگر خلاف صواب کے ظاہر ہو تو بہ سبب اُسکی متابعت کے عتاب سے نڈر رہین ہم

مثنوی

خلاف اے شہ جسنے کہی بات	تو اپنے جی سے دھوئے ہاتھ ہیہات
اگر شب روز کو کہنے لگے شاہ	تو کہہ جلدی کہ یہہ پروین ہی وہ ماہ

تیئیسوین حکایت

ایک مکار نے زلفین اپنی گوندھین کہ مین علوی ہون اور حجاز قافلے کے ساتھ شہر مین آیا اور یون جتایا کہ حج کرکے آیا ہون اور ایک قصیدہ بادشاہ کے روبرو لایا کہ مین نے کہا ہی بادشاہ نے نعمت عظیم اُسکو بخشی تعظیم کی اور بہت سے نوازش فرمائی اتنے مین ایک ندیم بادشاہ کا اُسی سال مین سفر دریا سے آیا تھا بول اُٹھا کہ مین نے اُسکے تئین عید قربان کے دن بصرے مین دیکھا ہی حاجی کیونکر ہوا دوسرا یہ کہ اُسکو پہچانتا ہون کہ باپ اُسکا نصرانی تھا ملاطیہ مین پھر کیونکر علوی ہوا اور شعر اُسکے دیوان انوری مین پائے بادشاہ نے حکم کیا کہ مارین اُسکو اور منع کرین کہ اتنے جھوٹ ملا کر کیون کہے عرض کی اُسنے کہ اے خداوند روز زمین اس عاصی کو ایک سخن اور باقی ہی جو حکم ہو تو کہہ لیوے اگر سچ نہو گا تو جو عقوبت فرمائیگا سزاوار اُسیکا ہو بادشاہ نے فرمایا وہ کیا ہی کہا اُسنے

قطعہ

وہی لاوے آگے ترے گر غریب	تو دو پیالے پانی ہی یک چمچہ دوغ
نرنجیدہ ہو سنکے بندے سے لغو	جہاندیدہ کہتا ہی اکثر دروغ

بادشاہ کو بہت ہنسی آئی اور کہنے لگا کہ اسسے زیادہ سچ اتنی عمر مین نہ کہا ہوگا تو نے

پس فرمایا کہ جو کچھہ مال اُسکا ہی اُسنے کوئی مزاحم ہنو قصہ کوتاہ خوشی اور خرمی سے وہ گیا

چوتیسوین حکایت

وزیروں مین سے ایک وزیر زیر دستون پر ترحم کرتا اور سبھونکی اصلاح امور کو واسطے خیر کا جانتا اتفاقا بادشاہ کے عذاب مین گرفتار ہوا سبھونے اُسکی نجات کے واسطے سعی کی اور چوکیدارونے ملایمت اور بزرگون نے خوشن باطنی اُسکی اکثر بیان کی یہان تک کہ بادشاہ اُسکے گناہ سے درگذرا ایک صاحبدل نے اوپر اس حال کے اطلاع پاکر کہا

قطعہ

دوست راضی رہین تو باغ پدر	بیچ بہتر ہی مان کہنا یہہ
کر تو نیکی برے سے کہتے مین	دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ

پینتیسوین حکایت

ہارون رشید کا ایک بیٹا باپ کے پاس آیا نہایت غضبناک کہ فلانے ہراول کے بیتے نے مجھے گالیا دین ہارون رشید ارکان دولت سے پوچھا کہ ایسے شخص کو کیا سزا دیجیے ایک نے اُسکے قتل کی اشارت کی دوسرے نے زبان کاٹنے کی تیسرے نے تاوان اور منع ہجر کی ہارون نے کہا کہ ای بیٹے کرم یہہ ہی کہ درگذر اور بخشدے کہ دین و دنیا مین اُسکا اجر ملیگا اور جو نہین ہوسکتا تو توبھی گالیان دے لے ایسا بدلا برا ہی جو حد سے گذر جاوے اور ظلم تیری طرف ثابت ہو اور دعوی جانب دشمن کے

قطعہ

نہین ذی عقل کے نزدیک وہ مرد	کہ جو پیل دمان سے ہو مقابل
وہی ہی مرد الحق جو غضب مین	نبولے بات کچھہ بیہودہ باطل

نظم

کسیکو دی جو یک بدخو نے گالی | کہا اُسنے کہ سن ای ذات عالی
ہون بدتر اُسسے جو تو نے ہی سوچا | غلط سمجھا ہی تو جو کچھ ہی سمجھا
مین اپنے عیب سے جیسا ہون اتنا آگاہ | تو ہی آگہہ نہ مانونگا یہہ واللہ

چھتیسوین حکایت

کتنے ایک بزرگونکے ساتھ کشتی مین بیٹھا تھا مین کہ ایک ناؤ پیچھے ہمارے ڈوبی الغرض دو بھائی ایک بھنور مین جا پڑے بزرگونمین سے ایک بزرگ نے ملاح سے کہا نکال ان دونونکو کہ ہر ایک کے عوض سو سو دینار تجکو دونگا ملاح پیر کر ایک شخص کو نکال لایا اور دوسرا ڈوب گیا کہا مین نے عمر اسکی باقی نرہی تھی اسسے اُسکے نکالنے مین تاخیر کی تو نے ملاح نے ہنسکر یون کہا کہ یہہ بات سچ ہی لیکن خواہش اپنی اس شخص کے نکالنے پر زیادہ تھی کہ ایک وقت کسی جنگل مین تھک گیا تھا مین اسنے مجھے اونٹ پر چڑھا لیا تھا اور اس دوسرے نے لڑکائی مین مجکو ایک کوڑا مارا تھا کہا مین نے راست کہا ہی اللہ تعالی نے جس شخص نے عمل نیک کیا ہی نفع اُسکا واسطے اُسیکے نفس کے ہی اور جس کسی نے کہ عمل بد کیا ضرر اُسکا اوپر اُسیکے نفس کے ہی قطعہ

دل کسیکا چھیل مت مقدور بھر | ہی بھرا کانٹون سے یہہ رستا تمام
کام مین مت دیر کر محتاج کے | تجھکو بھی درپیش ہین بہتیرے کام

سیتیسوین حکایت

دو بھائی تھے ایک خدمت بادشاہ کی کرتا اور دوسرا بازو کی کوشش سے روٹی کھاتا

ایکدن دولتمند بھائی نے برادر درویش سے کہا کیون نہین خدمت کرتا تجھکو مزدوری
کی مشقت سے نجات تجکو ملے کہا اسنے تو کسواسطے وہ پیشہ نہین اختیار کرتا تا کہ خدمت کی ذلت
سے رہائی پاوے کہ عقلمندون نے کہا ہی اپنی روٹی کھانی اور بیٹھے رہنا بہتر ہی کہ زریکا پٹکا
باندھنا اور خدمت کے لئے کھڑے رہنا

بیت

گرم چونا ہاتھ سے کرنا خمیر	ہاتھ پر مت باندھنا پیش امیر

قطعہ

ہوگئی یہہ عمر ساری صرف اس سوچ مین آہ	جاڑونمین کیا پہنونگا اور گرمیونمین کھاونگا کیا
حرص مت کر ای شکم بس ایک روٹی ہی بہت	تا نہون شاہونکے آگے سر جھکا کر مین کھڑا

اٹھتیسوین حکایت

ایک شخص نوشیروانکے پاس یہہ خوشی کی خبر لایا کہ تیرے فلانے دشمن کو حق تعالی
نے فانی کیا فرمایا اسنے یہہ بھی سنا ہی تو نے کہ میری حیات کو جاودانی کیا

بیت

جو دشمن مرے شادمانی نہین	کہ نت اپنی بھی زندگانی نہین

انتالیسوین حکایت

کسرا کے حضور کتنے حکما مصلحت کرتے تھے اور ہر ایک کچھ کچھ موافق اپنی رای کے بولتا تھا
ابوزرجمہر کہ سردار انکا تھا خاموش تھا پوچھا اسنے کسواسطے تو انکی بحث مین گفتگو نہین
کرتا کہا اسنے کہ وزیر مانند طبیبونکی ہین اور طبیب دوا نہین دیتا مگر بیمار کو پس دیکھتا ہون مین
کہ رای تمھاری صواب ہی پھر مجکو اس امر مین سخن کہنا خطا ہی

مثنوی

بغیر از سے کہے بات آوے جو بن	تو ہی بولنا اُس مین جا سخن
جو دیکھون کہ آگے ہی اندھیکے چاہ	جتاؤن نہ اسکو تو ہی یہہ گناہ

چالیسوین حکایت

ملک مصر کا جب ہارون رشید کے تصرف مین آیا تب کہا اُسنے بخلاف اُس گمراہ جو غرور ملک مصر کے دعوا خدائی کا کرتا تھا بخشونگا اس ملک کو مگر ایک بندۂ کمترین کو چنانچہ کہتے ہین کہ ایک غلام سیہ فام حبشی مزاج کو کہ نام اُسکا خصیب اور نہایت کم عقل تھا اُسکو بخشدیا مشہور ہے کہ عقل و دانائی اُسکی اس مرتبے تھی جو ایک قوم کسانونکی اُسکے پاس بطور فریاد کے یہہ کہتی آئی کہ کپاس بوئی تھی ہمنے کنارے دریاے نیل کے مینہہ وقت برسا اور وہ سبکی سب ضایع ہوئی کہا اُسنے کہ پشم بوئی تھی تا وہ خراب نہوتی ایک حکیم نے اس بات کو سنکر یون کہا **مثنوی**

کشود رزق جو موقوف ہوتا دانش پر	تو بیوقوف سدا بھیکھہ مانگتا در در
عطا کرے ہی وہ نادانکو اسطرح روزی	کہ عقل رہتی ہی حیران اُسمین دانا کی

مثنوی

بخت و حشم کا باعث مت جان کاردانی	انکا سبب فقط ہی تائید آسمانی
اہل ہنر ہزارون صاحب کمال اکثر	پھرتے ہین مارے مارے بے قدر جگت کے اندر
کیمیا گر موا وہ کھینچ سے رنج	پایا احمق نے ایک اُجاڑ مین گنج 8

اکتالیسوین حکایت

سلاطین عرب سے ایک سلطان کو کسی شخص نے ایک کنیزک ملک ختن کی نذر گذرانی چاشت

مستی مین چاہا اُسنے کہ اُس سے جماع کرے کنیزک نازنین نے ناز کیا اور نمانا بادشاہ ازبسکہ نشے مین تھا اُس حرکت پر غصے ہوکر وہ گل چہرہ سیمین بر ایک ایسے زنگی سیاہ آہنی پیکر کو بخشی کہ ہونٹھ اوپر کا اُسکے ناک کی نوک سے گذر گیا تھا اور نیچے کا ہونٹھ تھوڑی کے تلے لٹک پڑا تھا صحرا چینی وہ دیو سفید کہ انگوٹھی حضرت سلیمان کی لیگیا تھا اُسکی صورت سے بھاگ گیا اور چشمہ گندک کا بغل بو سے اُسکی بدبو ہوتا کوئی شخص اس مرتبہ دنیا مین بدصورت نہین اُسکی زشتی کی خبر دیجیے جو اُسپر کر قیاس ہی غضب لغلو نہین ہے وہ لو بدیار بینا ہو دھوپ سے بھادونکی مردے مین بھی یہہ ہووے نہ باس

بیت

خوب رو یوسف سا اُس سا زشت رو
کوئی دیکھیگا نہ محشر تک کبھو

زنگی پر شہوت اُن دنون مباشرت کا طالب تھا اور اشتیاق اسیر غالب تھا اُس سے رشک مہر کی بے اختیار ہوکر مہر کو اُسکی توڑا اور اپنا منہہ کالا کیا صبح کو بادشاہ نے کنیزک کو ڈھونڈھا اور نپایا تب لوگون نے یہہ ماجرا جون کا تون عرض کیا بادشاہ کا چہرہ اس ذکر کو سنکر سرخ ہوگیا اور نہایت غضب سے فرمایا کہ اُس روسیاہ کو مع کنیزک باندھین اور ایک بام بلند سے خندق مین ڈالدین کہ ایک وزیر نے واسطے شفاعت کے اپنی جبین زمین پر رکھدی اور یون التماس کیا کہ اقبال و دولت اور جاہ و سلطنت خداوند کی قایم دایم رہے غلام زنگی کی اس امر مین کچھ تقصیر نہین ہے کہ تمام بندے اور خادم آقا کے انعام سے عادت رکھتے ہین بادشاہ نے کہا کہ البتہ لیکن کچھ دور نہ تھا جو ایک رات اُس سے نزدیکی نکرتا وزیر نے کہا الہی خداوند جو کچھ کہ حضور سے ارشاد ہوا یہہ نہین ہے لیکن کیا سمع شریف مین نہین پہنچا ہے کہ کہہ گئے ہین

قطعہ

پہنچے جو تشنۂ دل سوختہ پر آب حیات	اُسکو مطلق نہ خطر پیں دمان کا ہووے
خالی گھر خوان سے پر بھو کھے مین ملجہ جو پاوے	کچھہ نہ اندیشہ اُسے پھر نقصان کا ہووے

بادشاہ منصف مزاج کو یہہ لطیفہ نہایت خوش آیا فی الفور ارشاد کیا کہ زنگی کو بیری جاگہ سے بخشا مین نے لیکن کنیزک کو کیا کرون وزیر نے پھر عرض کیا کہ اُسکو اُس زنگی کتین بخشئے اسواسطے کہ جھوتا جسکا ہی اُسیکے لایق ہی **نظم**

تشنہ لب ہووے نہ وہ آب زلال	جسکو گندیدہ دہان تنک منہہ لگائے
دوستی اُسکی نہ کر ہرگز پسند	کوچۂ بدنام مین جو کوئی جائے
گر پڑے جسوقت سرگین مین ترنج	شاہ کا پھر ہاتھہ اسکو کب اُٹھائے

بیالیسوین حکایت

اسکندر رومی کتئین پوچھا کہ مشرق او مغرب کے دیار پر کیونکر قبضہ لیا تو نے کہ اگلے بادشاہ خزانہ و لشکر او ملک و عمر تجھہ سے کہین زیادہ رکھتے تھے لیکن کسیکو ایسی فتح میسر نہوئی کہا اُسنے کہ مددگار حقیقی کی مدد سے جس مملکت کو کہ لیا مین نے وہانکی رعیت کو آزار دیا او نام بادشاہونکا بھی بے وقری سے نلیا **بیت**

ہرگز بزرگ نہ جانے اُسے ہووے جو دانا	لے نام بری طرح سے جو کوئی بڑونکا

قطعہ

سب ہیچ ہے نہ بھول کہ رہنے کا نت ہے نہیں	تخت و بخت و امر و نہی او گیر و دار
اگلونکے نام نیک کو تو رایگان نکر	تا نام نیک تیرا بھی رہ جاوے یادگار

دوسرا باب اخلاق مین درویشونکے

پہلی حکایت

ایک بزرگ نے کسی پرہیزگار سے پوچھا کہ فلانے عابد کے حقمین آپ کیا کہتے ہین کہ اکثر اشخاص اسکے حقمین طعنہ آمیز باتین کہتے ہین کہا اُسنے کہ بظاہر اسمین کچھہ عیب نہین دیکھتا اور باطن سے آگاہ اللہ ہی

قطعہ

جسکو ظاہر مین متقی دیکھے | اُسکے تقوے کا تو نکر انکار
کھوج مت کر کسی کے باطن کا | محتسب را درون خانہ چہ کار

دوسری حکایت

ایک فقیر کو مین نے دیکھا کہ کعبے کے استانے پر سر کو رکھہ کر اپنا منہہ زمین سے ملتا تھا اور عجز و نیاز سے کہتا تھا کہ یا غفور یا رحیم تو جانتا ہی کہ ظالم سے کیا صادر ہووے اور جاہل سے کیا ظاہر کہ یہہ تجکو ہی لایق ہی

قطعہ

عذر تقصیرات خدمت ہی فقط لایا ہون مین | طاعتون سے مطلق رکھتا نہین تاب و توان
عارف استغفار کرتے ہین عبادت سے مدام | توبہ کرتے ہین گناہون سے ہمیشہ عاصیان

جزا بندگی چاہتے ہین عابد خواہ اگر او قیمت جنس کی تاجر یہہ بندہ امیدوار امید لایا ہی نہ طاعت اور گدائی کرنے آیا ہی نہ تجارت وہ سلوک ہم سے کر کہ جسکے تو لایق ہی نہ وہ امر جو ہمارے حال کے موافق ہی

بیت

قتل کر یا بخش اب تو در پہ تیرے سر رکھا | حکم کیا بندیکا جو فرمائے تو لاوے بجا

قطعہ

در پہ کعبہ کے ایک سایل یون
کہے تہا عجز سے یہہ رو رو کر
طاعتین مت قبول کر لیکن
قلم عفو کھینچ عصیان پر

تیسری حکایت

عبدالقادر گیلانی کو اس عاصی نے دیکھا کہ حرم کعبہ مین ماتھے کو سنگریزون پر دھر کے یون کہتا تھا کہ یا الہی بخش مجکو اور اگر ایسا ہی عذاب کے لایق ہون تو خواہش یہہ ہے کہ قیامت کے دن اندھا اٹھون تا نیکون کے منہہ سے شرمندہ نہون

قطعہ

خاک پر منہہ رکہہ کے کہتا ہون بعجز
ہر سحر ایدھر جو آتی یاد ہے
ایکہ تجکو مین نہین تک بھولتا
حال میرا بھی تجھے کچھہ یاد ہے

چوتھی حکایت

ایک چور کسی متقی کے گھر مین گیا ہر چند وہان ڈھونڈھا پر کچھہ نپایا تب تو نہایت دل تنگ و پشیمان ہوا زاہد نے جو یہہ ماجرا دیکھا ایک کملی بساط مین تھی کہ جسپر سوتا تھا چور کی رہگذر مین اسکو ڈالدیا واسطے کہ محروم نہ جاوے اور یہان کے آنے سے کچھہ فایدہ اٹھاوے

قطعہ

یہہ سچ ہے کہ مردان راہ خدا
نہین کرتے دشمن کے دلکو بھی تنگ
تجھے کب میسر ہوا یہہ مقام
کہ رکھتا ہے تو تو محبوبون سے جنگ

محبت صاحبان صفا کی ڈھونڈو اور بس غیبت ایسی ہے نہ ان لوگون کی مانند کہ پیچھے تیرے گناہ کی بولیان بولین اور آگے زبان تعریف کی کھولین

بیت

روبرو بھیڑ کی طرح ہین غریب	بیٹھ پیچھے ہین گرگ سے موذی

بیت

جو کرے اظہار آگے تیرے عیب مردمان	عیب تیرے بھی کریگا ہر کہین جا کر بیان

پانچوین حکایت

اشخاص چند متفق مسافرت کے تھے اور شریک رنج و راحت چاہا مین نے کہ رفاقت کرون ان انھون نے موافقت نکی تب مین نے التماس کیا کہ اخلاق سے ایسے بزرگون کے بعید و غریب ہی کہ مسکینونکی مصاحبت سے منھ پھیرین اور فایدہ کو انسے دریغ رکھین کہ مین تو اپنے نفس مین قوت اور جسم مین قدرت پاتا ہون کہ خدمت مین مردونکی اور صحبت مین صاحبدلونکی حاضر رہون یار شاطر ہون نہ بار خاطر

بیت

پیادہ پا ہون اگرچہ نہین کسی پہ سوار	ولیک ہونگا تمھارا مین غاشیہ بردار

تب انمین سے ایک شخص نے کہا کہ یہہ باتین سنکر اسقدر آزردہ اور اپنا افسردہ دل مت ہو ان دنون مین ایک چور نے اپنے تئین فقیرونکی صورت بنایا اور ہماری صحبت مین در آیا

بیت

ہر یک شخص کیا جانے جامے مین کیا ہی	جو لکھے سو جانے کہ نامے مین کیا ہی

ازبسکہ سلامت روی مزاج درویشونکے ہی گمان نکر کا اسکی طرف نکیا اور اپنے ساتھ ملا لیا

مثنوی

دلق بس کافی ہی یہان بہر تمیز عارفان	ورنہ سب ہینگے لباس اور خلق کے ہین درمیان
جو کہ تو چاہیے پہن پر کارہا نیک کر	خواہ سر پر تاج رکھ خواہی علم کو دوش پر
ٹاٹ کے جامے کے پہننے سے نہین ہی احدی	زاہد ہمین پاک رہ اطلس پہن لے تو ابھی

چھوڑ دے حرص و ہوس دنیا کو تجھ رکھ دین کا پاس | پارسائی بس یہی ہی یہی نے فقط ترک لباس
مرد کو چلتہ پہنا واقعی ہیگا بیجا | ہیجڑے کو یہی سلاح جنگ سے کیا فایدہ

اتفاقا ایکدن چلتے چلتے آفتاب ڈوب گیا اور وقت شام ہوا بشدت سبکے سب ماندے ہو گئے تب ایک قلعے کے نیچے بیخبر سو گئے اُس چور بذات بخبث باطن نے چھاگل ایک رفیق کی ہاتھ مین اٹھالی کہ طہارت کے لئے جاتا ہون یہہ کہا اور واسطے غارت کے گیا **بیت**

خرقہ پہنا متقی سے نے دیکھنا | جھول خر کی جامۂ کعبہ کیا

جب درویشونکی آنکھون سے اوجھل ہوا کسی برج مین گیا اور ایک درج چرالیا غرض جبتلک کہ سورج نکلے اور دن چڑھے وہ سیاہ دل بہت دور نکل گیا بیچارے رفیق بیگناہ غافل سوتے تھے کہ فجر کے وقت بہت سے لوگ چڑھ آئے اور ان سبکو قلعے مین لیجاکر قید کیا اُسی تاریخ سے غیرونکی صحبت چھوڑ دی اور تنہائی اختیار کی کثرت مین آفت ہی اور تنہائی مین راحت **قطعہ**

حماقت قوم مین گر ایک سے ہو | تو رتبے جائین سب خرد و کلان کے
جو جاوے کھیت مین یک گاؤ نکا بیل | تو آلودہ کرے سب بیل وہان کے

سنکر کہا مین نے کہ شکر صد ہزار اور حمد بیشمار جناب الہی مین ہی کہ درویشون کے فیض سے فایدہ مند ہوا مین اگرچہ صحبت سے انکی الگ رہا غرض یہہ حکایت پر کیفیت نصیحت ہی ہمین اور ہمارے ہمنشینونکو تمام عمر کفایت کریگی **مثنوی**

تمام بزم مین کج فہم گرچہ ایک بھی ہو | تو رنج دلکو بہت سے وہ ہوشمندونکو
اگرچہ حوض کے اندر بھرا ہو عطر و گلاب | پڑا سمین سگ جو گرے ہووے بدتر از پیشاب

چھٹی حکایت

ایک زاہد کسی بادشاہ کا مہمان تھا جب دسترخوان پر بیٹھے تو اسنے کھانے مین بہت سی کمی کی اور جسوقت نماز کو اُٹھے تو اپنی عادت سے زیادہ پڑھی اسواسطے گمان صلاح کا اسکی طرف کو زیادہ کرین اور سر ارادت اُسکے آگے بخوبی دھرین

بیت

کعبے اعرابی نہ پہنچیگا یہہ مجھکو ہے خطر	جا رہی ہے جس راہ تو وہ راہ ترکستان ہے

جبکہ فارغ ہوا اپنے گھر آیا اور کھانا مانگا ایک بیٹا اُسکا نہایت شعور مند تھا فی الفور اُسنے عرض کی کہ ضیافت مین بادشاہ کی مگر پیر و مرشد نے کچھ نوش نہین فرمایا کہا اُسنے کہ روبرو اسلئے نہین کھایا کہ کام آویگا اُس سعادتمند نے ہاتھ باندھکر پھر التماس کیا کہ نماز کی بھی کیجے کہ مطلقًا ادا نہین ہوئی اصلا کام آویگی

قطعہ

ای کہ رکھتا ہے ہتھیلی پر ہنر	عیب ہین تیری بغل مین بے شمار
کھوٹ جس روپے مین ہوگی روز بد	کام آنیکا نہین وہ زینہار

ساتوین حکایت

یاد ہے کہ لڑکپنے مین مجھکو عبادت کا ذوق تھا اور شب بیداری کا شوق اتفاقًا ایک رات باپ کی خدمت مین قرآن بغل مین لئے حاضر تھا مین سونے کا تو کیا ذکر ہے تا سحر پلک سے پلک نہ لگائی تھی اور ایک طایفہ بے خبر اُسی جگہ ہمارے پاس سوتا تھا حال اُنکا دیکھکر قبلہ گاہی سے مین نے التماس کیا کہ اِن مین سے کوئی سر نہین اُٹھاتا اور بندگی معبود کی بجا نہین لاتا ایسے سوتے ہین گویا مر گئے ہین یہہ سنکر انھوں نے ارشاد کیا کہ خوب ہوتا تو بھی سو جاتا کہ عیب کسیکا تیری زبان پر نہ آتا **قطعہ**

مدعی سے اپنے بن سن دیکھے کچھ	اُسکے آگے ہی پردۂ پندار
چشم حق بین اُسکو دیوین اگر	آپ ساکوئی پھر نہ دیکھے خوار

آٹھوین حکایت

ایک بزرگ کتئین کسی مجلس مین اکثر شخص سراہتے تھے اور اُسکے وصفونکی خوبی مین مبالغہ نہایت کرتے تھے اُسنے سر اُٹھایا اور فرمایا کہ ای عزیزان مین جیسا ہون اپنے تئین پہچانتا ہون بیت

دیکھ ظاہر مدح کی اُسمین تمھارا نقص کیا	حال باطن کا مرے مطلق نہین تمپر کھلا

قطعہ

ظاہر لگے ہی خوب میرا جسم خلق کو	باطن والے کجن جو ہی اُسسے ہون منفعل
نقش و نگار مور کے سب ہین سراہتے	زشتی سے اپنے پاؤنکی لیکن وہ ہی خجل

نوین حکایت

ایک صالح ساکن لبنان کہ رتبے اُسکی معرفت کے ملک عرب مین جا بجا مذکور تھے اور کرامتین اُسکی کوچہ بکوچہ مشہور ایکدن دمشق کی مسجد مین وارد ہوا اور حوض کے کنارے پر وضو کرنے لگا کہ پاؤن اُسکا ثابت قدم راہ طہارت کا ایسا ڈگمگایا کہ پانی مین گر پڑا غرض وہ پیرا دریا حقیقت کا اور غوطہ خور بحر طریقت کا نہایت جد و کد سے اُس آبگیر سے نکلا بعد ادا کرنے نماز کے ایک نیازمند نے بہ نیاز التماس کیا کہ میری ایک مشکل ہی اُسے آسان کیجے فرمایا اُسنے کہ وہ کیا ہی تب بولا وہ یاد ہی مجھکو کہ فلانے وقت دریا مغرب پر قدم بقدم چلے جاتے تھے تم اور پشت پا تمھاری تر نہوئی تھی اُس گھری قد آدم پانی مین یہ حالت

آپکی تباہ بھی عنقریب تھا کہ غریق رحمت ہوا اسمین کیا حکمت ہی شیخ نے گردن نیچی کی
اور بہت تامل کے بعد کہا ہمنے سنا ہی تو لے کہ سید عالم نے زبان گہر فشان سے ارشاد کیا ہی کہ
مجھکو ایک وقت خاص ساتھ پروردگار کے ہی کہ اسمین بار نہین کسی فرشتہ مقرب کو اور کسی
رسول مکرم کو غرض جناب رسالت نے لفظ ہمیشگی کا نہین فرمایا کسی وقت حضرت جبرئیل و میکائیل
سے احتیاج نرکھتے تھے اور ایک وقت حفصہ و زینب کا دامن جانہ آنکی تھین سازش کرتے تھے
عارفونکے آگے کبھی جلوہ ہی کبھی پردہ گاہے باخود ہین کبھی بیخود

قطعہ

کرنے لگے ہو خود بخود دیرہ سبز	ہمکو دکھلا کے آپ ہی دیدار
آگ بھڑکاتے ہو میرے دل کی	گرم کرتے ہو اپنا تم بازار

قطعہ

ہو وسیلہ دیکھتا ہون اپنے مین جو مکو	حالت اسدم اور کچھ ہی مین نے رستہ گم کیا
آگ کو بھڑکا کے قطرہ سے بجھا دیتا ہی پھر	اسلئے تو دیکھتا ہی مجھکو ڈوبا او جلا

دسوین حکایت

کسی نے پیر کنعان سے یہہ پوچھا	کہ ای عالی گہر گوہر سے اعلی
وہ بوے پیرہن یہان مصر سے آئی	پسر کو چاہ کنعان مین نہ تو پا سے
یہہ تیرا طور بس حیرت فزا ہی	سبب اسکا بتا دے جلد کیا ہی
یہہ سن اسنے کہا ہم برق سان ہین	نمایان ہین کبھی گاہے نہان ہین
کبھو پاؤن تلے لین سما کو	کبھی دیکھین نہ اپنے پشت پا کو

اگر عارف کا رہتا ایک سا طور	اٹھاتا ہاتھ دو جگ سے وہ فی الفور

گیارہوین حکایت

ایک جماعت افسردہ دل مردہ عالم صورت ہی سے آگاہ بھولی ہوئی ملک معانی کی راہ شہر بعلبک کی مسجد مین میری مجلس تھی کتنے کلمے بطور وعظ کے مین نے کہی لیکن اس گروہ نے گوش دل سے نہ سنے جب مین نے دیکھا کہ نصیحت رائگان جاتی ہے اور میری گرم آگ انکی گیلی لکڑیون کو نہین سلگاتی تب تو دریغ آیا مجھے کہ تربیت خرونکی اور آئینہ داری بصرونکی کرنی بری مثل مشہور ہے کہ اندھے کے آگے روئے اپنی آنکھین کھوئے ولیکن دروازہ معنی کا کھلا تھا اور سلسلہ سخن کا بڑھا تھا بیان مین اس آیت کے کہ معنے اسکے یہہ ہین نزدیکتر ہے علم میرا اُس سے بہ نسبت اسکی رگ گردن کی الغرض بات کو اس حد پر پہنچا دیا تھا مین نے کہ کہتا تھا

قطعہ

میری نسبت دوست ہے مجھ سے کہین نزدیکتر	یہہ تعجب ہے کہ ساتھ اس قرب کے مین دور ہون
کیا کرون کسے کہون ای اہل بینش لطف ہے	وہ میری آغوش مین ہے اور مین مہجور ہون

مین شراب اس سخن کی پیئے اور ہاتھ مین جو تھا پیالے کا لیئے عجب نہین تھا کہ ایک چلنے والے نے کنارے سے مجلس کے گذر کیا اور دور آخری نے اسکے دلمین اثر کیا ایک نعرہ ایسا مارا کہ اکثر اشخاص ساتھ اسکے خروش مین آئے اور خام طبع مجلس کے بھی جوش مین آئے کہا مین نے سبحان اللہ باخبر کتنے ہی دور رہون حضور مین اور بے بصر کتنے نزدیک ہون دور ہین قطعہ

زور طبع متکلم کیتئی ڈھونڈے موت	تاکہ فہمید تو سامع کی نہ اعلی دیکھے

تیری خواہش کے جو میدان مین پاوے وسعت ‏ ‏ تو سخندان ابھی گوے سخن سے کھیلے

بارہوین حکایت

صحرا مکہ مین ایک رات بہت جاگنے کے باعث میرے پاؤن چلنے سے رہے تب کہین رہگذر پر مین نے سر رکھدیا اور شتربان سے کہا کہ مجھ سے ہاتھہ اٹھا

قطعہ

پیادہ پاکب تلک چلے انسان ‏ ‏ بوجھہ اٹھانے سے جب اونٹ تھکا

دکھہ سے دبلا ہو جب تلک فربہ ‏ ‏ آہ مرجاوے تب تلک دبلا

یہہ سنکر کہا اسنے ای برادر حرم خدا آگے ہی اور حرامی پیچھے اگر گیا تو توجان لیگیا اور جو سویا تو موا

بیت

نکلے ببول کے رستے کے بیچ کوچ کی رات ‏ ‏ ہی خواب خوب و لے جان سے اٹھانا ہات

تیرہوین حکایت

مین نے ایک زاہد کو دریا کے کنارے دیکھا کہ چیتے کے چنگل سے ایک زخم رکھتا تھا اور کوئی دوا اسکو فایدہ نکرتی تھی چنانچہ مدت سے اسکے باعث بیمار تھا اور شکر الہی اسکی زبان پر ہر بار تھا اکثر یون کہا کرتا کہ الحمد للہ گرفتار مصیبت ہون اور آزاد معصیت

قطعہ

قتل کروائے مجھے شوق سے وہ یار عزیز ‏ ‏ زندگانی کا مجھے تب بھی نہوویگا الم

لیک یہہ آئیگا دل مین کہ خطا کیسی ہوی ‏ ‏ جو وہ آزردہ ہوا اسکے سبب ہوئیگا غم

چودھوین حکایت

کسی فقیہ کو ایک ضرورت پیش آئی اسنے ایک آشنا کے گھر سے کملی چرائی حاکم نے

اُسکے ہاتھونکے کاٹنے کا حکم کیا تب مالک نے شفاعت کی کہ وہ کملی ہین نے اُسیکو بخشی حاکم نے جواب دیا کہ تیری شفاعت سے متابعت شرع شریف کی نہ چھوڑونگا مین اور سلسلہ تعزیر کا نہ توڑونگا مالک نے پھر کہا یہہ بات حق ہے لیکن جو کوئی مال وقف سے کچھ چراوے تو ہاتھہ کاٹنے اُسکے کا حق نہین اسواسطے کہ ملک نہین فقیر کی کوئی شے اور نہ اُسکا کوئی مالک ہے جو کچھ درویشونکا ہے وقف ہی تھا جونکا حاکم نے ہاتھہ کاٹنے سے اسکے ہاتھہ کھینچا اور کہا کہ جہان تجھپر تنگ تھا کہ کہین چوری نکی تو نے مگر ایسے یار کے یہان عرض کی اُسنے کہ ای خداوند نہین سنا ہے آپنے کہ کہہ گئے ہین جھاڑ گھر دوستونکا اور مت کوٹ دروازہ دشمنونکا **بیت**

مفلسی سے گر تو عاجز ہو تو مت رکھہ سر بعجز   دشمنونکی کھال کھینچ اور چھین یارونکا لباس

پندرھوین حکایت

ایک بادشاہ نے کسی متقی کو دیکھا اور کہا کہ کبھی ہمین بھی یاد کرتا ہے بولا وہ کہ جسوقت خداکو بھولتا ہون

بیت

ہر سو وہ پھرے جسکو در اپنے سے اُٹھاوے   اور جسکو بلاوے نہ کہین اُسکو پھراوے

سولھوین حکایت

ایک صالح نے کسی بادشاہ کو بہشت کے بیچ خواب مین دیکھا اور کسی زاہد کو دوزخ مین پوچھا کہ سبب اُسکے ثواب کا اور باعث اسکے عذاب کا کیا ہے کہ گمان میرا برعکس تھا آواز آئی کہ بادشاہ گدائونکی محبت کے سبب جنت کی بہار مین ہے اور درویش بادشاہ کی نزدیکی کے باعث دوزخ کی نار مین **قطعہ**

خرقہ و تسبیح تیرے کام آنیکی نہین   پاک رہ اعمال بد سے کار ہا نیک کر

تیرے تن پر ہرگز کلاہِ فقر کی حاجت نہین	دل سے ہو درویش اور تاج تتاری سر پہ رکھ

سترہوین حکایت

ایک پیادہ سر و پا برہنہ حجاز کے کاروان کے ساتھ کوفے سے چلا اور ہمراہ ہمارے ہو خرامان خرامان جاتا تھا اور یہہ پڑھتا تھا ۵ نہ دھرے ہون سر پہ کچھ نہ مین اونٹ پر چڑھا ہون

نہ رئیس ملک کا ہون نہ غلام بادشہ ہون **بیت**

موجود کا نہ غم ہے نہ معدوم کا الم	کاٹون ہون عمر لیتا ہون آسودگی سے دم

کہ ایک شتر سوار نے کہا اُسکو کدھر جاتا ہے پھر جا والا نہ سختی راہ کے باعث مرجائیگا نہ سنا اور اُنے قدم بیابان مین ندھڑک رکھا اور چلا جب نخلہ محمود مین پہنچے یکایک دست تقدیر نے اُس شتر سوار کو طمانچہ اجل کا لگایا درویش اُسکے سرہانے آیا اور یہہ کہنے لگا ہم پیادہ چلنے کے دکھہ سے نہ مر گئے تم اونٹ پر سوار ہوکے سفر کر گئے

قطعہ

بیمار کی بالین پہ جو رات بھر روتا رہا	ہوتے ہی دن وہ مرگیا بیمار جیتا بچ گیا
جلد کتنے اسپ تھک کر رہ گئے	راہ کو طے کر گیا لنگڑا گدھا
گر گئے مٹی مین اکثر تندرست	زخم خوردہ مدتون جیتا رہا

اٹھارہوین حکایت

ایک بادشاہ نے کسی عابد کو بلا بھیجا کہ قدم رنجہ فرمائیے اور یہانتک تشریف لائیے آنا آپکا موجب برکت کا ہے اور باعث ہماری فرحت کا اُس عقل کے اندھے کو یہہ بات سوجھی کہ ایسی دوا کھاؤن جو نہایت ضعیف ہو جاؤن تا اعتقاد اسکا میرے حق مین زیادہ ہو اور اُسکے باعث تمام شہر مین شہرہ ہو غرض ایک دوائے قاتل منگا کر کھائی اور جان مفت مین گنوائی **قطعہ**

جنکو پستے کی طرح تو مغز ہی سمجھا تھا بس	پوست نہے تار بار وے شخص مانند پیاز
متقی جو دل سے ہین سوے خلایق ملتفت	پشت قبلہ کی طرف کر کے وہ کرتے ہین نماز بیت
جو دھیان اپنے خالق سے بندہ لگائے	بجانے کسیکو پھر اسکے سواے

انیسوین حکایت

یونان کی سرزمین مین رہزنون نے ایک کاروان کو تاراج کیا اور مال و دولت سارا لوٹ لیا سوداگرون نے گریہ زاری کی اور خدا و رسول کی دہائی بار ہا دی کچھ فایدہ نہوا بیت

ہر چند کاروان کی گریان ہو چشم نم	پر فتحیاب دزد کو ذرہ نہووے غم

لقمان حکیم بھی شریک حال اُنھین بیچارونکا تھا غرض ایک شخص ظلم رسیدہ نے اُسے التماس کیا کہ چند کلمے حکمت اور نصیحت کے تو بھی اُنسے کہہ شاید قدر قلیل مال پھیر دیوین اور سبکا نیست نابود یہ برباد ہونا اِس نعمت کثیر کا نہایت دلگیر کرتا ہی لقمان نے کہا کہ مال تو کیا ہی اگر جان تلک جاوے تو بھی خواموش رہون اور کلمے حکمت کے ایسون سے نکہون قطعہ

مورچا کھا جاوے جس لوہے کو تین	اُسکا صیقل سے نہین جائیگا زنگ
سخت دلکو پند دینا ہی عبث	میخ لوہے کی گڑے ہی کب بسنگ قطعہ
معین فقیرونکا ہو اپنے وقت دولت مین	سرور خاطر محتاج تا لتا ہی بلا
جو مانگے منت و زاری سے دے تو سایل کو	نہین تو تجھسے زبر دست زور سے لیگا

بیسوین حکایت

شیخ بزرگ شمس الدین جوزی جتنا کہ مجھے راگ کی صحبتونکی حالت سے ڈر آتا اور خلوت تنہائی کی نصیحت

فرماتے تو لولہ میری جوانی کا غالب آتا اور اُنکی رای کے خلاف مین عمل مین لاتا چنانچہ اکثر اوقات راگ کی مجلسمین جاتا بہت سے حظ اُس محفل سے اُٹھاتا جب بندے شیخ موصوف کا دھیان چڑھتا تب لیکن یہہ بیت پڑھتا **بیت**

قاضی جو مجھہ پاس بیٹھے رقص ہی کرنے لگے	مست کے معذور رکھے محتسب گر می پئے

آخرکار محفل مین ایک قوم کی وارد ہوا مین اور اُنمین ایک گوئیکو دیکھا مین نے **بیت**

زخمہ ناساز اُسکا تھا رگ جان کا تتا	گریۂ ماتم کدلیسے اُسکی ناخوش تھی صدا

کبھی انگلیان یارونکی اُسکی آواز گریہ کے باعث کانونمین اور گاہے باشارۂ خاموشی لبون پر **بیت**

راگ کی آواز کھینچے دلکو جبتی ہو بلند	لیک تو ایسا گویا ہے کہ تیری چپ بھلی
خوشی ہوتے نہین ذرہ بھی سامع تیرے گانیکے	مگر خاموش رہ جاتا ہے تو جب وقت جانیکے

مثنوی

جون وہ بدآواز وہان گانے لگا	صاحب خانہ سے تب مین نے کہا
یارونیکو تو میرے کانون مین بھر	یا مجھے جانے دے جلدی کھولدر

ندان مین نے یارونکا ساتھہ دیا اور اُس رات کو وہین بیٹھہ کر روز کیا **قطعہ**

اذان دی موذن نے کیا غیر وقت	اُسے کیا خبر کتنی گذری ہے رات
درازی میری چشم سے اُسکی پوچھہ	نہ تھا خواب کا جسمین یک پل ثبات

صبح کو بطور تبرک دستار اُتار کر سر سے اور دینار کمر سے آگے مغنی کے رکھے اور آغوش مین لیکر شکرگزاری بہت سی کی یارون نے ارادت میری ساتھہ اُسکے خلاف عادت جو دیکھی سراسر بیوقوف مجھکو سمجھا اور چھپ کر آپسمین ہنسنے ایک شخص نے اُنمین سے ملامت آغاز کی اور زبان طعنونکی دراز یعنے یہہ حرکت نامناسب خردمندونکے حال کے نکی تو نے کہ خرقہ ایسے مشایخ کا ایسے مطرب کو دیا کہ ابتدا ہوش سے

آج کے دن تلک ایک درم بھی اُسکے ہاتھ مین نہین رہا ہی اور کبھی ریزہ سیم و زر کا اُسکے دفتر مین پڑا ہی **مثنوی**

جسکا یک جا نہو دوبارہ گذر	وہ گویا کبھو نہ آوے ادھر
منہہ سے باہر جو نکلی اُسکی صدا	رونگٹا ہو گیا ہر ایک کھڑا
مرغ ایوان اُسنے ڈرسکے اُڑا	میرا مغز اور اپنا پھاڑا گلا

یہہ سنکر مین نے کہا اپنی زبان طعن و گلہ کی کوتاہ کر اور اسقدر مجھے نام مدھر کہ بزرگی اسکی لسبکہ ہو مجھپر ظاہر اور اسکی حال سے مین ہو گیا ماہر اسلئے اپنے فعال بد سے نادم ہون پہر کہا اُسنے کہ یہ مین بھی کیفیت پر اُسکی اطلاع بخش تا ہم سب اعتقاد لاوین اور اسیطرح سے اُسنے پیش آوین اپنے مطابق استغفار کرین اور بسلسلہ ارادت اُسکے آگے دھرین آخر ناچار ہو کر کہا مین نے کہ شیخ مذکور راگ سننے کو بارہا مجھے منع کرتے تھے اسکے ترک کی فضیلتون سے میرے کان اکثر بھرتے تھے لاکن مین انکو سہل جانتا تھا اور کہنے کو اُس بزرگ کے مطلق نمانتا تھا اتفاقاً آج کی رات طالع بیدار اور بخت نیک اطوار میرا اسگھر مین مجھکو لائے کہ اس مطرب کے ہاتھ سے توبہ کی مین نے کہ بار دگر گرد راگ کی صحبت کے نہ پھرونگا اور ایسی مجلس مین قدم ہرگز ندھرونگا **قطعہ**

صدا اچھی ہی جسکی گوش دل کو	سہاویگی وہ گاوے یا نہ گاوے
سرا پا راگ مین ہی حسن لیکن	جو بد آواز گاوے تو نہ بھاوے

اکیسوین حکایت

لقمان حکیم سے پوچھا کہ ادب کسسے سیکھا تو نے کہا اُسنے بے ادبون سے یعنی جو فعل انکا ناپسند پڑا مین نے اُسسے پرہیز کیا **قطعہ**

سنے دانا جو بازیچے کی باتین	تو اُسسے بھی کرے حاصل نصیحت

نہ سمجھے بے خرد جز کھیل کا ذکر	پڑھو گر سیکڑوں قانون حکمت

بائیسوین حکایت

ایک عابد کی نقل کرتے ہین کہ ہر ایک رات دس من کھانے سے پیٹ بھرتا اور نمازین تا صبح ایک قرآن ختم کرتا کسی صاحبدل نے یہہ حال اُسکا سنکر کہا اگر آدمی روٹی کہاتا اور سوتا تو اُس سے کہین بہتر تہا **قطعہ**

کھا نہ اتنا شکم کو خالی رکھہ	دلمین تا دیکھے نور حق کی جھلک
معرفت تجھہ مین کسطرح سے سمائے	پیٹ تیرا بھرا ہے ناک تلک

تیئیسوین حکایت

کسی بھولے ہوے کو راہ گمراہی مین بخشایش الٰہی نے چراغ توفیق کا دکھایا کہ وہ حلقے مین صاحبان تحقیق کے در آیا درویشونکی صحبت کی برکت سے اور انکے نفس پاکیزہ کی صداقت سے اخلاق زبون اسکے اوصاف حمیدہ سے مبدل ہوئے دامن حرص و ہوا کا اُسنے اٹھایا اور جامہ قناعت کا اُسکے جسم مین نہایت ٹھیک آیا لیکن زبان طعنہ زنونکی اُسکے حق مین ویسی ہی دراز تھی اور چشم عیب بینونکی بدستور سابق تو باز کہ ابتلک چال ڈھال اُسکی اُسی طور پر ہے اور یہہ زہد و صلاح نہایت نامعتبر **بیت**

عذاب حق سے رہائی سبب سے توبہ کے ہو	زبان خلق سے لیکن نجات مشکل ہے

غرض زبان خلق سے تنگ ہو کر پیر طریقت کے حضور آیا اور گلہ کرنے لگا شیخ اس ماجرے کو سنکر آبدیدہ ہوا اور بولا شکر اس نعمت کا ترک مت کر کہ جیسا وے تجھے گمان کرتے ہین تو اُسسے ہے بہتر **نظم**

کب تلک غماز و حاسد کا گلہ	یہہ کہ تجھہ مسکین کے ہین سب عیب جو
قتل کرنے کو میرے اُٹھتے ہین گاہ	بیٹھہ کر کہتے ہین بد مجھکو کبھو

ای خوشا تو نیک ہو اور بد کہین ‌‌ ‌ وہ بُرا تو بد ہوا اور جا نین نکو

وا بے بر حالت ہے میری کہ حسن ظن سبھو نکا میرے حق مین بکمال ہے اور مین بزوال **شعر**

عمل کرتا جو سے اپنے قول اوپر ‌ ‌ تو ہوتا متقی مین بھی معتبر ر

ہمسائے کی مین چشم سے ہر چند ہون چھپا ‌ ‌ پر جانتا ہے ظاہر و باطن میرا خدا **قطعہ**

در تو نے کیا ہے اِسلئے بند ‌ ‌ تا دیکھے نہ تیرے ہر کوئی عیب

کیا فایدہ اُسے جانتا ہے ‌ ‌ پنہان و نہان کو عالم الغیب

چوبیسوین حکایت

ایک شیخ کے آگے مین نے گلہ کیا کہ فلانے شخص نے میرے حق مین یون گواہی دی ہے کہ یہہ نالایق ہے فرمایا اُسنے کہ اپنے صلاح و تقوے سے شرمندہ کر **قطعہ**

چلن خوب رکھہ تا برون کی زبان ‌ ‌ سے تجھے بد کہے یہہ نہ رکھے مجال

ملے خوب ہون گر طنبورے کے تار ‌ ‌ تو کیون دیوے مطرب اُسے گوشمال

پچیسوین حکایت

شہر شام کے ایک شیخ سے پوچھا کہ حقیقت تصوف کی کیا ہے کہا اُسنے کہ اگلے زمانے مین ایک گروہ تھا کہ ظاہر انکا زبون تھا اور باطن نہایت خوب اسوقت مین وہ قوم دکھا ئی دیتا ہے کہ بصورت نیک ہے اور بسیرت بد **قطعہ**

تصور ہر کسیکا دلمین گر آیا ہے تیرے ہر دم ‌ ‌ تو تنہائی تیری بفائدہ ہے نشان کثرت ہے

جو انبوہ خلایق مال و زر ہے تجھہ کنے ہووے ‌ ‌ خدا کے ساتھہ جو دل ہے تیرا تو بمین خلوت ہے

چھبیسوین حکایت

17

یاد ہے مجھے کہ ساتھ ایک کاروان کے تمام رات چلا تھا مین اور صبح کے وقت ایک جنگل کے کنارے پر سوتا تھا کہ ایک سودائی بھی اُس سفر مین ہمراہ ہمارے تھا ایکبار اُسنے نعرہ کیا اور رستہ بیابان کا لیا غرض ایکدم آرام سے کہین نتھا جب دن نکلا تب اُس سے مین نے کہا کہ یہہ کیا حالت تھی کہا اُسنے بلبلون کو دیکھا مین نے کہ نالان تھین گلزارون مین اور کبک پہارون مین مینڈک دریامین اور وحشی صحرا مین تب سوچا مین نے کہ مروت سے بعید ہے کہ سب تسبیح و طاعت مین ہون اور مین خواب غفلت مین **نظم**

کل سحر کو صداے مرغ سحر	لیگئی اپنے صبر و طاقت و ہوش
کان مین ایک دوست کے آخر	جون ہین پہنچی میری صداے خروش
بولا وہ دھیان مین نہ تھا کہ تجھے	کرے یون طیر کی صدا مدہوش
مین کہا جوش آگیا یہہ سن مجھے	کہ وہ ذاکر ہون اور مین خاموش

ستائیسوین حکایت

ایک وقت سفر حجاز مین کتنے ایک جوان صاحبدل میرے ہمدم تھے اور ہم قدم اکثر اوقات زمزمے کرتے اور کتنی بیتین محققانہ پڑھتے ایک عابد طریقۂ درویشون سے منکر تھا اور درد سینہ ریشون کی بے خبر کہ نخیل بنی ہلال مین پہنچے ہم اور ایک لڑکا سیاہ فام قوم عرب سے باہر آیا اور ایک ایسی آواز کی کہ طایر ہوا سے گر پڑا اور عابد کا اونٹ بھی ناچنے لگا نادان اُسنے عابد کو گرایا اور بیابان کی طرف قدم اٹھایا تب کہا مین نے کہ اے شیخ حیوان مین اِس صدا نے اثر کیا پر تیرا دل عجب پتھر ہے کہ نہ پگھلا **رباعی**

الہی تھی آہ یہہ مجھے یک بلبل سحر	انسان ہو کے تو ہی محبت سے بے خبر

شتر عرب سے اونٹ کی حالت ہوی تغیر | تجھکو ہوا نہ ذوق ذرا بھی عجب جانور

بیت

شتر کے بھی دل مین ہی شور وطرب | نہو جسکو خبر ہی وہ انسان ہی کب

قطعہ

جنبش درخت بان کو ڈالیون سمیت | گلشن مین تک بھی تند جو چلنے لگی ہوا
کتنے ہی زور شور سے گربار ہا چلے | لیکن نہ سنگ سخت جگہہ سے ہلے ذرا

مثنوی

ہی اسکی ذکر مین ہر شی ہر ایک آن | وہ دل سنسمجھے اُسے جس دل کے ہون کان
نہ بلبل ہی فقط تسبیح خوان ہے | ہر یک غنچے کی بھی ذاکر زبان ہی

اٹھائیسوین حکایت

ایک بادشاہ کا وقت آخر پہنچا اور قایم مقام اُسکا کوئی نہ تھا وصیت کی اُسنے کہ علی الصباح جو کوئی کہ پہلے شہر مین آوے تاج بادشاہی کا اُسکے سر پر دھرین اور مملکت حوالے اُسکے کرین اتفاقا اول وہ فقیر ملک مین وارد ہوا کہ رات دن ٹکڑے مانگتا اور پیوند پر پیوند لگاتا تھا ارکان دولت اور سرداران مملکت نے شہر یار کے کہنے پر عمل کیا یعنے ملک وخزانہ اُسکے تصرف مین دیا درویش نے ایک مدت بادشاہت کی اور بہت دنون ریاست کی آخر بعضے امیران دولت اُس سے باغی ہوئے اور کتنے ارکان سلطنت طاغی بسبب اُسکے بادشاہ ہر ایک دیار کے مستعد کارزار ہو کر فوجین اُسپر چڑھا لائے اور اُسکی سپاہ و رعیت بھی کتنے لوگ شورش میں آئے نہ غرض کچھہ ایک ملک اُسکے تصرف سے نکل گیا درویش صدمے سے اس سانحے کے اکثر دُکھہ اپنے دل پر سہتا تھا پر منہہ سے کچھہ نہ کہتا مثل مشہور ہی کہ قہر درویش بجان درویش کہ اتنے مین ایک دوست قدیم اور ہمنشین ندیم اُسکا حالت فقیری مین نزدیک اُسکے رہتا تھا سفر سے آیا اور اُسکو مرتبۂ سلطنت مین پایا تب بولا

شکر ہے بادشاہ دو جہان کا کہ تیرے بخت نے مدد کی اور اقبال نے یاوری غنچۂ دل تیرا خار کدورت سے
او خار صعوبت سے تیرا پاؤن نکلا اور اس درجے کو تو پہنچا **بیت**

شگوفہ خشک ہے ایک رت مین او ریک رت مین ہے پھولا
کبھی پوشش رکھے ہے پیر اور رہیگا کبھو ننگا

کہا اے شخص اے برادر میرا ماتم کر کہ جا تہنیت نہین جس وقت کہ تو دیکھتا تھا مجھے غم ایک نان کا تھا اور اب آج اندیشہ ہے ایک جہان کا **مثنوی**

دنیا اگر نہووے تو مین دردمند ہون
اور ہو تو اُسکی مہر سے پھر پابند ہون
اک آفت عظیم ہے دنیاے بے ثبات
یہہ ہووے یا نہووے پہ دکھ سے نہین نجات **نظم**

ہے قناعت گوارا دولت بس
جاہ و حشمت کتئین طلب مت کر
گر غنی زر سے پُر کرے دامن
کر نہ اُسکے ثواب پر تو نظر
کہ بزرگان دین سے اپنے
یہہ سخن ہمنے ہے سنا اکثر
اہل دولت کے خرچ و ہمت سے
صبر محتاج ہے کہین بہتر **شعر**

وہ ٹڈی کا ایک پاؤن چیونٹی نے جو
دیا تھا بہ عزت سلیمان کو
سبھی گور خر بھونے بہرام گو
پر اُسکے برابر وہ ہرگز نہو

انتیسوین حکایت

کسی شخص کا ایک دوست تھا کہ دیوانی کا کاروبار دن رات کرتا سوا معاملے کی گفتگو کے مطلقاً نہ بات کرتا اِس مشغلے مین گذرتی اسکی اوقات تھی اور آشناؤن سے ایک لخت ترک ملاقات تھی ایکدن اُس شخص سے کسی نے پوچھا کہ فلانہ دوست تیرا سنتے مین کہ مدت سے تیرے پاس نہین آیا اور دیدار اُسکو نہین دکھایا کہا اُسنے فی الواقع یون ہی ہے لیکن یہان بھی کسیکو اُسکی پرواہ نہین اور اسکی ملاقات کی چاہ نہین اتفاقاً

کوئی علاقہ مند اسکا وہان موجود تھا اسبات کو سنکر بول اٹھا کہ کس خطا پر وہ ایسا تعیہ دار ہوا جو امیر تہ تو اسسے بیزار ہوا کہا آپ کچھ نہین اہل حسد کو جبسو قت ... غیر پاوے تبھی اسکی ملاقات کو جاوے قطعہ

جب کہ ہووے خدمت و دولت انہین	شناؤن سے ذرا بیٹھین نہ مل
جس گھڑی مفلس ہون اور چھٹ جاوے کام	پھر نہین اسنسے ہی اگر درد دل

تیسوین حکایت

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ ہر روز خدمت مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آتے اور وہ حضرت انکو فرماتے اگر چاہتا ہے ازدیاد محبت تو ہر روز مت آ ایک صاحب سے لوگون نے پوچھا باوجود اس حسن و خوبی کے کہ آفتاب عالمتاب رکھتا ہے پر سننے مین نہین آیا کہ کسی نے اسکو چاہا ہو یا کوئی اسکے درد غم سے آہ ہو کہا اسنے اسواسطے کہ ایکدن مین اگر جاوے تو سو بار دیکھے مگر جاڑو نمین مرغوب ہے اسلئے کہ کچھ ایک محجوب ہے قطعہ

نہین ہے عیب ملنا مردمان سے	پر اتنا جس مین وہ جاوین نہ اکتا
نہین سننے کا لوگون کی ملامت	ملامت آپکو جو تو کریگا

اکتیسوین حکایت

ایک بزرگ کے پیٹ مین باد مخالف پیچ کھانے لگی ہر چند اسنے روکا پر نہ رکی آخر نکل گئی تب کہا اسنے ای دوستو مین مجھے ایسا اختیار تھا بلکہ نیت ہی چار باد کو بھی کسی نے نکالا ہے اور ہوا کو بھی کسی نے باندھا اگر گناہ بھی اسکا مجھپر نہ لگتا بلکہ آرام مجھے ہوا پس تم بھی اسپر ملامت نہ کرو اپنے کرم سے مجھے معذور رکھو نظم

ای عاقل ہے وہ اسکا قید خانہ	نہ رکھنا پیٹ مین تو باد زنہار
ٹھہرنے دیجو مت اسکو شکم مین	کہ رہنا تک بھی اسکا دلپہ ہے بار

ہمنشین ہو تیرا جو بدکردار — جانیے دروک مت اُسے زنہار

بتیسوین حکایت

یارِ دمشق کی صحبت سے ایک گونہ دلگیر ملال آیا تھا بابر اُسکے بیابان کو قدس مین گیا مین اور حیوانون سے انس پکڑا مین نے اُسوقت تلک کہ قید فرنگ مین پھنسا اور خندق طرابلس مین یہودون کے ساتھ مجھکو مٹی گاریکا کام سپرد کیا قضارا ایک رئیس حلب کا کہ سابقہ آشنائی کا مجھسے اُسمین تھا وہان وارد ہوا اور مجھکو پہچان کر کہا اُسنے کہ اے دوست کیا ماجرا ہے کیون تجھپر ایسا پڑا ہے مجھے دیکھکر میری اَبتر بسر تی ہے کہہ تیری کیونکر گذرتی ہے یہہ سنکر بولا مین **قطعہ**

طرف اجاڑ کی بھاگا تھا یون مین لوگون سے — کہ آس غیر کی مجھکو نہ تھی بجز داور
قیاس کر تو میرا حال ہوگا کیا اُسوقت — کہ غیر جنس کے ہون ساتھ بلکہ ایک ہے کمتر **بیت**
پاؤن مین بیڑی بھلی ہے روبرو دوستان — ساتھ بیگانون کے لیکن جو بُرا ہے بوستان

میرے احوال پر رحم کیا اُسنے عوض دس دینار دیکر قید فرنگ سے چھڑایا اور اپنے ساتھ مجھکو حلب مین لایا آخرکار اپنی بیٹی کا سو دینار مہر پر میرے ساتھ نکاح کر دیا اور سر کو بالین صعوبت سے اُٹھا کر زانو عشرت پر دھر دیا بعد ایک مدت کے عورت بدخو ناسازی و زبان درازی کرنے لگی کہ میرے عیش کو منغص کر دیا اور گرد کدورت سے شیشۂ دلکو بھر دیا **مثنوی**

زن بد ہو جو مرد نیک کے گھر — ہووے اُسکو یہین نصیب سقر
بدمزاجون سے دور رہ ہر آن — قرب انکا نہ چاہ مانگ امان
اور کہا کر بعجز رکھیو نگاہ — ہمکو دوزخ کی آگ سے اللہ

غرض عیب میرے اُگتنے لگی او زبان طعنون پر یون کھولدی کہ کیا تو وہ نہین کہ میرے باپنے
تجھکو قید فرنگ سے دس دینار دیکر مول لیا اور زنجیر کو تیرے پاؤن سے کھولدیا کہا مینے سچ ہے دس
دینار دیکر وہان سے چھڑ آیا او سو دینار پر تیرے ہاتھ مین پھر پھنسا یا **مثنوی**

بھیڑ کو یک بزرگ نے ہی سنا	دست و دندان سے بھیڑ ئے کے چھڑا
شب کو رکھہ دی گلے پہ اُسکے چھری	تب یہہ فریاد گو سفند نے کی
میرے تئین بھیڑ ئے سکے پنجے سے	ایک دم مین چھڑا لیا تو نے
پھر یہہ انجام کار مجھہ پہ کھلا	کہ میرے حق کا گرگ تو ہی تھا

تیتیسوین حکایت

کسی بادشاہ نے ایک عابد پوچھا کہ آوقات شریف آپکی کیونکر کٹتی ہے کہا اسنے کہ تمام رات
مناجات مین اور صبح دعاے حاجات مین اور دن فکر اخراجات مین بادشاہ نے فرمایا کہ خرچ روزمرہ اسکا
مقرر کردین تا عیال کا بوجھہ اِسکے دل سے اٹھہ جاے اور اِس امر کا اندیشہ اسکو ہرگز نہ آوے **مثنوی**

قید و بند عیال مین پھنس کر	پھر تو آزادگی پہ دھیان نہ دھر
غم اولاد و فکر جامہ و قوت	تجھہ سے کھو دینگے سیرت ملکوت **شعر**
دن کو دلبر یہی ہون ٹھہرا تا	شبکو طاعت ہی مین گذارونگا
نیت اُسوقت پہ یہہ ہون کرتا	میرے فرزند صبح کھا بیٹگے کیا

چونتیسوین حکایت

ایک عابد رہنے والا شام کا جنگلو نمین برسون عبادت کرتا اور درختونکے پتے کھاتا بادشا

اُس طرف کمال اسکی زیارت کے واسطے گیا اور بعد اسکے کہا اُسنے کہ اگر صلاح اپنی دیکھو تم تو فرماؤ کہ ایک مکان واسطے تمہاری بود و باش کے شہر مین ہم اسوقت سے درست کروا دین کہ فراغ خاطر کا تمکو یہانسے بہتر میسر ہو اور لوگ بھی تمہارے انفاس پاکیزہ کی برکت سے فایدہ مند ہوں یعنی اعمال نیک کی تمہارے پیروی کرین اور افعال بد سے باز رہین زاہد نے اس بات سے انکار کیا تب ارکان دولت نے اُسسے کہا کہ مصلحت یہہ ہے کہ برای پاس خاطر بادشاہ چند شہر مین رہے تو اگر وقت عزیز تیرا ضایع ہونے لگے اور آئینہ دلکی صفا غبار صحبت اغیار کھونے لگے تو اختیار باقی ہے القصہ بعد اسکے شہر مین آیا اور ایک خانہ باغ خاص مین بادشاہ نے اُسے رہنے کو فرمایا وہ مکان نہایت دلکشا پر فضا تھا **مثنوی**

رخ خوبان سا لال وہان کا گل	لالہ رویون کی زلف سا سنبل
ہے وہ ہر یک ہنوز جیسا تھا	اپنی صورت پہ اور تر و تازا
ٹک بھی چلنے کے جاڑے کا صدما	ایک کو انمین سے نہین پہنچا
اور نزاکت کو کیا بیان کیجے	شیر ناخوردہ طفل ہو جیسے

بعضونکے نزدیک معانی بیت ثانی کے یہہ ہین **شعر**

نہ چلنے کے جاڑے کا انہین صدما	فی الحقیقت کچھہ ایک ہے پہنچا
پر نزاکت کہون ہر ایک کی کیا	شیر ناخوردہ طفل ہو جیسا **بیت**
نمایان ٹہنیون پر اسطرح گلنار ہین ہر جا	درخت سبز پر جسطرح انگار لٹکتے ہین

بادشاہ نے اُسی وقت ایک کنیزک خوبرو اور سیمتن کہ نزاکت اُسکے بدن کی نازکی سے ٹپکتی تھی اور کمر اس نازنین کی مانند چیتے کی صید دل پر لپکتی تھی حسن مین یکتا تھی اور ادا بھری **قطعہ**

چاند کا ٹکڑا یہہ ہی کہئے جسے عابد فریب | رشک حوران بہشتی اور سب پریزادونکا زیب
اسنے ہی جاتا ہی بعد از اُسکے یک نظارہ کیے | پارسایونکے دلون سے دفعتاً صبر و شکیب

اور اسیطرح سے بعد اُسکے ایک غلام بھی خوب صورت و خوش سیرت اُسکی خدمت کے لئے بھیجا غرض اُسکے حسن و ادا کا بیان محال ہی اور زبان اہل بیان اُسکے وصف مین لال

مثنوی

آدمی گرد اُسکے سب پیاسے موئے | بہرہ مند ایک گھونٹ سے بھی نہ ہوئے
ساقی وہ ایسا ہی پیالے کے تئین | نت دیکھاتا ہی پلاتا پر نہین

بیت

دیدار سے نہوے اُسکے چشم سیر | مستسقی جیسے آب سے بحر فرات کے

عابد نے لقمہ لذیذ اور میوہ لطیف کھانے اور لباس پر تکلف و ملایم پہننے عطر ہر قسم پاکیزہ تر ملنے لگا شروع کئے اور جمال کنیزک و غلام کا مدام بپای آنکھ سے دیکھنا اختیار کیا عقلمندون نے کہا ہی کہ زنجیر پای عقل عاقلان بغیر زلف گل اندام اور دل دادگان نہین ہی

دل و دین اپنے تجھ سے کر سر و کار | کھو دئے دونون ہین لعل تمام
مرغ دانا تو واقعی مین ہون | لیک ای دلربا ہی تو بھی دام

حاصل کلام یہہ ہی کہ اُسکے کمال کو زوال آیا جیساکہ کہہ گئے ہین **قطعہ**

شیخ و پیر و مرید اور فقیہ | جتنے صاحب زبان ہین پاک نفس
جب کہ دنیا ملی تو اُسمین ہی | پھنس رہین جیسے شہد بیچ مگس

ایکدن بادشاہ کو اُسکے دیکھنے کی خواہش ہوی گیا عابد کو دیکھا پہلی ہیئت سے پھر ہوئے رنگ اُسکا بحال چہرہ لال تازہ و توانا دیبا کا تکیہ لگائے بیٹھا ہی اور غلام گل اندام مورچھل طاوس کا لئے اُسکے پیچھے کھڑا ہی یہہ حال دیکھکر حضرت جہان پناہ کو بشاشت و فرحت نہایت ہوی القصہ ہر ایک مقام کا ذکر درمیان لاکر

آخر یون فرمایا کہ عالمون اور زاہدون کے ساتھہ اپنے تئین دوستی دلی ہی وزیر فیلسوف بھی حاضر تھا کہنے لگا حضرت شرط دوستی کی یہہ ہی کہ مناسب دونون گروہ کے آپ سلوک کرین عالمونکو روپی دیجئے تا اور زیادہ پڑھین اور زاہدونکو ز رند یجئے تو وہ اپنے زہد ہی مین رہین **بیت**

دام درہم کیا کریگا زاہد پاکیزہ خو
جو ہی با سر حق او نیک باطن وہی زاہد ہی
جو انگلی ہووے نازک کا نکا زما ہو خوبصورت
پاک باطن ہو گدا یہہ چاہئے ہی گو نکھاے
گونہ آرایش کرے گہنا نہ پہنے ہی روا
گانٹھہ مین ہووے تو ہووے طالب اگر یون مالکا

اور جو وہ لیوے تو زاہد اور کوئی ڈھونڈھہ لو **قطعہ**
نکھاوے وقف کی روٹی نلے گو بھیکھہ کا ٹکڑا
درو خادم نہووے گو کہ اُسمین لیک ہی زیبا **قطعہ**
نان لنگر کی وہ اور لقمہ گدائی کا کبھو
فی الحقیقت جو کہ ہووے خوبصورت خوبرو **بیت**
گر مجھے زاہد نجانین لوگ تو ہیگا بجا

پینتیسوین حکایت

مطابق اسی بات کے سنا گیا ہی کہ کسی بادشاہ کو ایک مہم درپیش ہوئی کہا اُسنے کہ اگر انجام اسکا میرے حسب دلخواہ ہو تو کتنے ایک درم زاہدونکو دون مین جب حاجت اُسکی بر آئی وفا نذر کی اُسکو بموجب شرط کے لازم ہوئی تب ایک بندۂ خاص کو اپنے کیسہ درم کا دیا کہ زاہدونکو تقسیم کر دے کہتے ہین کہ غلام نہایت ہشیار او عیار تھا تمام دن پھرین گنوایا اور رات کے وقت خدمت مین بادشاہ کی پھر آیا درمونکو چوم کر حضور معلی مین رکھدیا اور عرض کی کہ ایک زاہد بھی فدوی نے نپایا حضرت نے ارشاد کیا کہ یہہ کیا گفتگو ہی موافق میری الست کبھی اس شہر مین چار سو زاہد مین عرض کی اُسنے ای خداوند جہان وہ کوئی زاہد ہی نہین لیتا ہی اور جو کہ لیتا وہ زاہد نہیز

بادشاہ ہنسے اور ہم مولسنے مخاطب ہوکے کہ مجھے جسقدر اس طائفہ خدا پرست سے ارادت واقرار ہے اس شوخ چشم کو اسی قدر عداوت وانکار لیکن حق بجانب اسکی ہے

چھتیسوین حکایت

ایک عالم قائم مزاج سے پوچھا کہ حق مین نان وقف کے تم کیا کہتے ہو کہا اسنے اگر واسطے جمعیت خاطر اور فراغ عبادت کے لیوے تو حلال ہے اور جو دلجمعی روٹی سے کرکے بیٹھ رہے حرام **بیت**

اہل دل کنج عبادت کے لئے لیتے مین نان ز
گوشہ طاعت نہین لیتے مین روٹی کیلئے

سینتیسوین حکایت

ایک درویش اس مقام مین پہنچا کہ صاحب اس جاگہہ کا کریم تھا کتنے ایک اشخاص گروہ صاحبان فضل و بلاغت سے اسکی صحبت مین جیسا کہ قاعدہ ظریفونکا ہے بولتے تھے فقیر راہ جنگل کی بہت سی چل چکا تھا ماندہ و بھوکھا تھا کہ انمین سے ایک شخص نے بطریق خوش طبعی کے کہا کہ تجھے بھی کچھ اسی قبیل سے کہنا لازم ہے فقیر نے جواب دیا کہ مجھکو فضل و کمال اور ونکا سا نہیں اور کچھ پڑھا بھی نہیں مگر ایک بیت پڑھوں مجھے قناعت کرو سبھون نے رغبت اور ارادت سے کہا بہت اچھا تب پڑھی اسنے **بیت**

رو برو کھانا ہے اور مین گرسنہ حال یون
در پہ حمام زنان کے یک مجرد ہو جون

سب اشخاص نے پسند کیا اور دسترخوان اسکے آگے بچھا دیا صاحب طعام نے کہا کہ ای یار توقف کر کہ خدمتگار میرے کوفتے پکاتے ہین درویش نے سر اٹھایا اور یہہ شعر پڑھا **بیت**

گو نہو وین کوفتے اب میرے دستر خوان پر
کوفتے کو بھوک ہے نان خالی کوفتہ

اٹھتیسوین حکایت

ایک مرید نے اپنے پیر سے کہا کہ ہجوم خلق سے رنج مین ہون لوگ بکثرت میری ملاقات کو آتے مین

بسبب اسکے تردد و تشویش ہوتی ہی اور وقت عزیز میرے رایگان جاتے ہین کیا فکر کرون اُسنے
کہا کہ تونگرون سے کچھہ چاہیے بلکہ لے اور محتاجونکو قرض دے کہ دوسری بار گردنہ آوین بیت

جو گدا ہووے ہر اول لشکر اسلام کا	کافر اسکے مانگنے کے در سے بھاگے چین تک

انتالیسون حکایت

ایک فقیہ نے اپنے باپ سے کہا کہ متکلمون کے سخن سراسر دلچسپ و باکیفیت مین پر ایک بھی میرے
دلمین اثر نہین کرتا اس سبب سے کہ چلن انکا موافق سخن کے نہین دیکھتا مثنوی

ترک دنیا کا سب کو حکم کرین	مال او رغلہ سے اپنے گھر مین بھرین
صرف باتین بنا سے عالم جو	بات مین اُسکی پھر اثر کب ہو
نہو جس سے بدی ہی عالم وہ	نہ کہ مانع فقط ہو لوگون کو بیت
جو کہ عالم چاہیے اپنا مطلب تن پروری	آپہی وہ بھولا پھرے ہی کیا کریگا رہبری

باپ نے کہا بیٹا فقط اس خیال باطل پر ناصحونکی تربیت سے منہہ پھیرنا اور راہ کجی کو اختیار کرنا لایق نہین الغرض عالم معصوم کی خواہش
مین علم کے فایدون سے محروم رہنا اُس اندہے کی ہی کہ ایک رات کیچڑ مین پڑا تھا اور کہتا تھا ای مسلمانو ایک چراغ میری راہ پر رکھو ایک
عورت ٹھٹھول نے سنکر کہا ہر گاہ کہ تو چراغ کو نہین دیکھتا تو چراغ سے کیا دیکھیگا جیسے کہ مجلس وعظ کی
بزازونکی دوکان کی مانند ہی جب تلک یہان نقد نہ دیگا پونجی نہ پاویگا اور وہان جب
تلک اعتقاد سے رجوع نکریگا سعادت سے بہرہ نہ اٹھاویگا نظم

جی سے عالم کی بات سن گرچہ	نہو اس وضع پہ چلن اُسکا
جھوٹھہ ہی مدعی جو کہتا ہی	سوتے کو کیا جگاویگا سوتا

مثنوی

مرد وہ ہی کہ دل پہ نقش کرے ۔ پند دیوار پر بھی ہو جو لکھا
چھوڑ کر اپنی خانقاہ کے تئین ۔ مدرسے مین یک اہل دل آیا
نج ہی دی عابدون کی ہمراہی ۔ انگی صحبت سے کے عہد کو توڑا
تب کہا مین سنے عابد و عالم ۔ فرق رکھتے تھے کس قدر بتلا
جب وہ بولا کہ سچ کہون تجھ سے ۔ مجھپہ ہریک کا حال جو ہی کھلا
کھینچ لے کملی اپنی موج سے وہ ۔ پکڑتے ڈوبے کو ہی یہہ قصد انکا

چالیسوین حکایت

ایک شخص کسی راہ پر مست سوتا تھا بیہوشی کی دارو اُسنے پی تھی اور باگ اختیار کی ہاتھ سے دی تھی ایک عابد نے اُسکے آکر حالت پر کراہت اُسکی دیکھنے لگا جوان نے سر اُٹھا کر ایک آیت کو پڑھا کہ حاصل معانی اُسکا یہہ ہی اور جسوقت کہ وارد ہو تم اُس جا کہ جہان سخن بیہودہ سنو یا فعل ناشایستہ دیکھو پس لازم یہہ ہی کہ ملتفت نہو یعنے سنا ان سنا کر اور دیکھا ان دیکھا

رباعی

دیکھے کسی بشر کو جبدم گناہ گار ۔ مخفی کر اُسکو خلق سے اور ہو تو بردبار
ای وہ کہ دیکھتا ہی میرے عیب لغو کو ۔ شیوہ کرم کا کیون نہین کرتا تو اختیار

قطعہ

نہ منہہ پھیر غصے سے ای متقی ۔ نظر عفو کی کر گنہگار پر
مین نامرد ہون گرچہ فعلو نہین لیک ۔ تو مردونکی مانند یہان کر گذر

اکتالیسوین حکایت

کہتے ہین ایک رند منکر فقیر کے ایک درویش پر غضبناک ہو کر نکلے اور کلمے پوچ و لغو اُسکے

حق مین کہنے لگے غرض نہایت اُسکو رنج دیا اور بہت سا آزردہ کیا فقیر نے پیر طریقت کے حضور جا کر گلہ کیا کہ یہہ کچہہ حادثہ مجہپر گذرا کہا اُسنے ای فرزند خرقہ فقیرونکا جامہ رضا کا ہے جو کوئی کہ اِس لباس مین تحمل نکرے وہ ہات سے نکریگا شر یری نہ فقیر

بیت

بڑا دریا پتھر سے ہو گدلا
جو عارف ہے خفا وہ ہے تنک آب

قطعہ

دکھہ جو پہنچے تو صبر کر ہو گا
باعث عفو تو گناہ سے پاک

ای برادر جو خاک ہی آخر
خاک ہونے سے پہلے ہو تو خاک

بیالیسوین حکایت

سن یہہ قصہ کشور بغداد کا
یون نشان و پردے مین جھگڑا پڑا

گرد راہ کا دُکھہ سفر کا رنج سب
پردے سے کہنے لگا یون ہو غضب

مین بھی اور تو بھی غرض دونون غلام
شہ کی درگہہ کے مین بندے لا کلام

چین سے واقف نہین مین عمر بھر
وقت او بیوقت نت ہیگا سفر

قلعہ کا دکھہ تو نے ٹک دیکھا نہین
رنج جنگل سے کبھو کھینچا نہین

نے سموم دشت ہی تجھکو لگی
خاک رستے کی نہ ٹک تجھپر پڑی

ہی بہت کوشش مین میرا ہی قدم
کس لئے پھر تو ہی اتنا محترم

پاس تیرے چہرومہ سے ہین غلام
اور کنیزین خوب صورت بھی مدام

ہاتھہ مین مین پاجیونکے ہون پڑا
اور سفر کے بیچ سرگردان سدا

گفتگو جھنڈیکی وہ جب سن چکا
تب تو پردہ اُسکے یون کہنے لگا

ہی ہمیشہ سر میرا اور آستان	سے نے تیری مانند سر بر آسمان
گردن اونچی جو کہ بیہودہ کرے	اپنی گردن کے وہ بل آپہی گرے

تینتالیسوین حکایت

ایک صاحبدل نے کسی زور آور کو غصے مین اور کف منہہ مین بھرے ہوے دیکھا کہا اُنے کہ اس شخص کی کیا حالت ہی کوئی بول اُٹھا فلانے شخص نے اُسے گالیان دی ہین عارف نے اُسے یون کہا کہ یہہ کمینہ ہزار من کا پتھر اُٹھاتا ہی اور ایک بات کے بوجھہ کی تاب نہین لاتا **قطعہ**

مردیکا چھوڑ دعوی و قوت کی شیخی از	عورت ہی یا تو مرد یہ عاجز ہی نفس کا
مردی یہہ ہی کہ منہہ کرے میٹھا کسیکا تو	کہ منہہ پر ایک کا تکے سے دُبجا **قطعہ**
اگر ڈالے ملتھے کو ہاتھی سے چیر	نہو اہلیت تو نہین مرد وو
ہی فرزند آدم کی بنیاد خاک	نہین آدمی جو کہ خاکی نہ ہو

چوتالیسوین حکایت

ایک بزرگ سے نیک طینت صاحبان صفا کی پوچھی کہا اُسنے ادنی فعل انکا مقدم رکھنا ہی یارو دلکی مراد کو اپنے مقصدون پر اور حکیمون نے کہا ہی وہ بھائی کہ اپنی ہی بندوبست مین رہنے وہ بھائی ہی نہ اپنا **قطعہ**

جو کوئی تجھہ سے پہلے جلے چلا	ساتھی ہرگز نہین ہی وہ تیرا
جو کہ بند ہوا نہ ہو تیرا دل سے	چاہ مین اُسکی دلکو تو نہ پھنسا **بیت**
اگر نہ اپنے کو ہووے دیانت و تقوی	تو اُسنے ربط نکر بلکہ چھوڑ دے ملنا

مجھکو یاد ہی کہ اِس بیت مین مدعی نے اعتراض کی اسطرح سے کہ خدا جل جلالہ نے قطع رحم کو منع

کیا ہی اور اقربا کی دوستی کا حکم وہ مخالف اُسکے ہی جو کچھ کہ تو نے کہا بولا مین کہ غلط کہتا ہی تو موافق قرآن کے ہی کہ کہا ہی خدا تعالی نے چنانچہ حاصل اُسکا یہہ ہی اور اگر لڑین پدر و مادر تجھہ سے یعنے جبر کرین اوپر اسکے کہ شریک کرے تو میرا اُسکو جانتا نہو جسکو پس اطاعت اُنکی نکر **بیت**

ہزار اپنے جو بیگانے حق سے ہون وہ فدا — گر اُس یگانے پہ جو ہووے آشنائے خدا

پینتالیسون حکایت

ایک بڈھا لطیفہ گو یکتا — تھا وہ پاکیزہ خو ظریف بڑا
اُسنے بغداد بیچ کی یہہ بات — بیاہ بیٹی کی کفش دوز کے سات
ہو نتھہ اُس نازنین کا یہہ کاتا — سنگدل مردسے کہ خون ٹپکا
باپ نے اُسکو دیکھہ وقت سحر — پوچھا یون اپنے خویش سے جا کر
کاہی کیسے یہہ دانت کیسے کیا — سخت پھرا ہی یہہ بھی سلّو کا
نہ مین تجھکو ہنسی سے ہون کہتا — اُسکے لب کاتنے سے تو باز آ
مسخرا پن نہین ہی ایسا خوب — چھوڑ اُسکو یہہ ہی بہت معیوب
خوے بد دل مین سن بیٹھے پر جسکے — نہ سے چھٹتے غیر مرگ پھر اُسسے

چھیالیسون حکایت

ایک فقیر کی بیٹی تھی نہایت بدصورت اور کریہہ الطلعت باوجود جہیز اور دولت کے کسیکو رغبت اُسکے نکاح کی نہ تھی اور بڑی عورت ہو گئی تھی باجد

ہی لباس دبیقی و دیبا — پر تکلف لطیف اور اچھا
لیک دلہن جو ہووے بدصورت — تو نظر آئے وہ بھی نا زیبا

حاصل کلام یہہ ہی کہ واسطے ضرورت کے ایک اندھے سے بیاہ اسکا کر دیا کہتے ہین کہ اسی تاریخ ایک حکیم سرندیب سے آیا کہ اندھونکی آنکھین روشن کرتا تھا فقیہ کو لوگون نے کہا کہ اسواسطے تو علاج اماد کا نہین کرواتا کہا اسنے کہ ڈرتا ہون مین جو بینا ہووے اور میری بیٹی کو طلاق دیوے مصرع خصم بدشکل عورکا جو اندھا ہو تو بہتر ہی

سینتالیسوین حکایت

ایک بادشاہ چشم حقارت سے درویشونکی گروہ کو دیکھا کرتا ایک فقیر نے دانائی سے معلوم کیا اور کہا ای بادشاہ ہم دنیا مین تجھ سے لشکر مین کمتر ہین اور عیش مین برتر اور موت مین برابر اور قیامت مین بہتر **مثنوی**

اگر شاہ ہر چند ہو کامیاب — گدا کو ہو روٹی کے بن اضطراب
مرین گرچہ یو نہین یہ دونون کے تن — نہ لیجا سینگے کچھ بغیر از کفن **بیت**
اگر جہان سے کرنا ہی تجھکو جلد سفر — تو سلطنت سے فقیری کہین ہی اولیٰ تر

ظاہر فقیر کا چار ابرو کی صفائی و خرقہ کہنہ اور ماہیت اسکی دل زندہ اور نفس مردہ **قطعہ**

نہ یہہ کہ خلق مین بیٹھے وہ کرکے دعوا اوس — جو کوئی خلاف کرے تو اٹھے وہ لڑنے کو
لڑھے پہاڑ سے گر مثل آسیا پتھر — جو راہ سنگ سے اٹھے نہین ہی عارف وہ

طریق فقیرونکا ذکر و شکر ہی اور خدمت و طاعت اور ایثار و قناعت و رضا اور صفا و توحید و توکل و تسلیم اور تحمل جو کوئی کہ یہہ صفتین رکھتا ہی حقیقتاً درویش ہی گو کہ بظاہر قبا مین ہی لیکن ہرزہ گو اور بے نماز خواہش مند و بیہوش کہ دنون کو رات کرے قید شہوت مین اور راتونکو دن کرے خواب غفلت مین اور فراموشی آخرت مین کہاوے جو کچھ کہ پایا اور کہے جو کچھ کہ زبان پر آوے بالیقین اگرچہ عبا مین ہی **قطعہ**

خالی ہی زہد و تقوے سے باطن ترا تمام — ظاہر کے بیچ پہنے ہی تو جامۂ ریا

پر دیکھ یہہ بات رنگ کے دروازے پر چھوڑ تر ۔۔۔ رکھتا ہی اپنے گھر مین فقط تو تو بوریا

اٹھتالیسوین حکایت

کتنے یک دستے گلون کے دھڈسے ۔۔۔ ایک گنبد پر بندھے تھے گھاس سے

رنگ یہہ جو نہین نظر انکا پڑا ۔۔۔ صاف مین بھی بے تامل بول اُٹھا

لطف کیا رکھتا ہی جو ناچیز گھاس ۔۔۔ اسطرح بیٹھے گلونکی صف کے پاس

سنکے یہہ اُسنے کہا با چشم تر ۔۔۔ بول مت چپ رہ ادھر تک کان دھر

اپنے ہم صحبت کتین اہل کرم ۔۔۔ بھولتے ہینگے ہر یک حالت مین کم

گر نہین ہی مجھہ مین رنگت اور باس ۔۔۔ پر اُسیکے باغ کی آخر ہون گھاس

مین بھی بندہ اُس کریم خلق کا ۔۔۔ ہون نعیم جاودانی سے پلا

با ہنر ہون یا نہین رکھتا ہنر ۔۔۔ پر ہون اُسکے لطف کی امید پر

کچھہ نہین رکھتا عبادت کا نشان ۔۔۔ ہاتھہ مین خالی میرے پونجی کہان

نے رہے جبدم وسیلہ کوئی یہان ۔۔۔ ہو اُسی سے چارۂ بیچارگان

رسم ہی آزاد کرنے والے سب ۔۔۔ بندہ ہو جاے جو بوڑھا اُنکا تب

دیتے ہین آزادگی کا خط اُسے ۔۔۔ یعنے یہہ قابل نہین اب کام کے

تو بھی زینت دینے والے دہر کے ۔۔۔ اپنے بندے پیر کو اب بخش دے

سعدیا کیا راست ہی راہ رضا ۔۔۔ چل اُسی رستے پہ ای مرد خدا

شوم طالع خلق مین ہی وہ بشر ۔۔۔ جو کہ اُس درگہہ سے پھیرے اپنا سر

کیونکہ پھر ڈھونڈھیگا سارا جگ اگر | تد بھی پاویگا نہین کوئی اور در

انچاسوین حکایت

ایک حکیم سے پوچھا کہ شجاعت اور سخاوت مین کیا بہتر ہی کہا اُسنے کہ جسکو سخاوت ہی شجاعت کی حاجت نہین **بیت**

بہرام گور کی ہی یہی گور پر رقم | بہتر ہزار زور سے ہی بخشش و کرم **قطعہ**

رہا نہ حاتم طائی ولیک نیکی سے | جہان مین نام رہا اُسکا حشر تک مشہور

زکوٰۃ مال کی دے باغبان جو تاک کہتے ہین | قلم کرے ہی تو لگتے ہین پھر بہت انگور

تیسرا باب قناعت کی فضیلت مین

پہلی حکایت

ایک سائل رہنے والا مغرب کا حلب کے بزازونکی صف مین کہتا تھا کہ اگر تمکو انصاف ہوتا ای صاحبان نعمت اور ہمین قناعت تو رسم سوال کی جہان سے اٹھہ جاتی **قطعہ**

ای قناعت مجھے تونگر کر | کہ بجز تیرے کچھہ نہین نعمت

صبر لقمان نے اختیار کیا | صبر جسکو نہین نہین حکمت

دوسری حکایت

شہر مصر مین دو امیرزادے تھے ایک علم سیکھتا دوسرا مال جمع کرتا وہ علامہ عصر کا ہوا اور یہہ عزیز مصر کا پس یہہ تونگر حشم حقارت سے برادر فقیہ کو دیکھتا اور کہتا کہ مین تو مقام سلطنت کا مکین ہوا اور تو ویسا ہی مسکین رہا تب وہ یہہ جواب دیتا کہ ای بھائی شکر حق تعالےٰ کا مجھپر ہی کہ پیغمبرونکی میراث پائی مین نے یعنے علم اور تو نے میراث فرعون و ہامان کی یعنے ملک مصر **نظم**

قدم کے نیچے ملین مجھکو مین ہو وہ چیونٹی | نہ ڈنک رکھتا ہون مانند عقرب و زنبور
کہ پہنچے ہر کس و ناکس کو جسکے بار رنج | ہر ایک کرنے لگے نالہ و فغان و شور
کہان تلک مین کرون شکر اپنے منعم کا | کہ مجھکو خلق کے آزار کا نہ بخشا زور

تیسری حکایت

ایک فقیر کو مین نے سنا ہے کہ فاقے کی آگ مین جلتا پیوند پر پیوند گانٹھتا اور تسلی اپنی خاطر کی ان دو بیتون سے کرتا

لباس فقر و نان خشک پر مین | یہہ لازم ہے کہ کر بیٹھون قناعت
ہر یک کی منتون کا بوجھہ اٹھانا | ہے بہتر یا کہ اپنا بار محنت

کسی نے کہا اُس سے کیا بیٹھا ہے تو فلانہ شخص اِس شہر مین ایسا صاحب ہمت ہے کہ دست کرم اپنا اُسنے کھولدیا ہے اور اپنی کمر کو آزادونکی خدمت کے لئے باندھہ لیا ہے اگر صورت حال پر تیری اطلاع پاوے تو اپنے پر منت رکھے اور تیری خدمت کرنی غنیمت جانے اُسنے کہا کہ چپ رہ کہ فقر کی پستی مین مرنا اچھا ہے کہ حاجت کسی کے آگے لیجانا چنانچہ کہہ گئے ہین

قطعہ

پیوند گانٹھہ صبر کا کونا کر اختیار | پر اغنیا سے کر نہین جا کی التجا
مثل عذاب نار ہے ہمسایہ کے سبب | جانا تیرا جو گلشن فردوس مین ہوا

چوتھی حکایت

ایک بادشاہ عجم نے کسی طبیب حاذق کے تئین خدمت مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھیجا کئی برس دیار عرب مین رہا پر کوئی واسطے آزمائش کے اُسکے پاس نہ آیا اور کسی نے علاج اُس سے نہ کروایا ایکدن اُس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مین آیا اور یہہ شکایت آمیز

باتین زبان پر لایا کہ بندیکو واسطے علاج اصحاب کے بھیجا ہی کسی نے اتنی مدت مین میری طرف رجوع نکی کہ جس خدمت پر معین ہوا ہون بجا لاؤن حضرت نے فرمایا کہ ان لوگون کا قاعدہ یہہ ہی کہ جبتلگ اشتہا غالب نہو کچھہ نہین کھاتے اور بھوکھہ رکھہ کر کھانے سے ہاتھہ اُٹھاتے حکیم نے عرض کی کہ یہی موجب تندرستی کا ہی لس تیجہے زمین خدمت چومی اور گیا **مثنوی**

کرے ہی جب سخن حکیم آغاز — یا طرف کھانے کی وہ ہاتھہ دراز
کہ نہہ کہنے سے اُسکے ہو نقصان — یا نہ کھانے سے اُسکی نکلے جان
پھر تو گفتار اُسکی ہی حکمت — اور کھانا ہی موجب صحت

پانچوین حکایت

ایک شخص توبہ اکثر کرتا اور توڑتا ایک بزرگ نے اُسسے کہا یہہ جانتا ہو نمین کہ عادت بہت کھانیکی رکھتا ہی تو اور قید نفس کی بال سے باریک تر ہی یعنے توبہ اور نفس کو جسطرح سے کہ تو پالتا ہی اگر یونہین پالا تو زنجیر توڑیگا یعنے تیرے اختیار مین نہ رہیگا اور ایکدن درندے کی طرح تجھے چیریگا حاصل یہہ ہی کہ ضرر کا مال پہنچائیگا **بیت**

پالتا تھا کوئی بچہ گرگ کا — اُسکو ہی پھاڑا غرض وہ جب پلا

چھٹی حکایت

سیر بادشاہ اردشیر بابکان مین مذکور ہی کہ عرب کے ایک حکیم سے پوچھا اُسنے کہ ایکدن کسقدر طعام کھانا چاہیئے کہا اُسنے بوزن سو درم کے کافی ہی فرمایا اُسنے کہ یہہ وزن کیا قوت دیگا حکیم نے عرض کیا کہ اسقدر تجھے بر پا رکھیگا اور اسپر جو کچھہ زیادہ ہوگا تو اُسکا حمال تو ہی **بیت**

خورش جو ہی تو ہی بہر حیات ذکر و کلام	تجھے یقین ہی کہ جیتا ہی لبس برا طعام

ساتوین حکایت

دو فقیر خراسان کے رہنے والے ہمیشہ آپسمین ہمصحبت تھے اور سیر کیا کرتے انمین ایک ضعیف تھا درمیان دو رات کے ایک مرتبے افطار کرتا اور دوسرا قوی ایکدنمین تین بار کھاتا اتفاقا ایک شہر کے دروازے پر جاسوسی کی تہمت مین پکڑے گئے دونون کو ایک گھر مین قید کیا اور دروازے کو چن دیا بعد دو ہفتے کے معلوم ہوا کہ بیگناہ ہین دروازہ کھولکر جو دیکھا تو قوی مردہ تھا اور ضعیف زندہ اس حالت سے متعجب ہوا ایک حکیم نے کہا خلاف اسکے ہوتا تو تعجب تھا کہ یہہ قوی پرخور تھا طاقت فاقے کی نرکھتا تھا ہلاک ہوا اور دوسرے نے کم کھانا معمول کیا تھا اپنی عادت پر صبر کرسکا سلامت رہا **قطعہ**

پڑی ہو جسکو کم کھانیکی عادت	اُسے فاقے کی سختی سہل ہووے
کشایش مین کرے تن پروری جو	وہ تنگی دیکھتے ہی جان کھووے

آٹھوین حکایت

ایک حکیم اپنے بیٹے کو بہت کھانے سے مانع ہوا کہ سیری مرد کو بیمار رکھتی ہی عرض کی اُسنے کہ ای قبلہ بھوکھ بھی انسان کو مار رکھتی ہی نہین سنا ہی آپنے کہ ظریفون نے کہا ہی سیر ہو کر مرنا بہتر ہی بھوکھے رہکر جینے سے تب کہا اُسنے کہ انداز کا بھی نگاہ رکھنا ضرور ہی چنانچہ دلالت کرتا ہی اُسپر حاصل ایک آیہ کا اور وہ یہہ ہی کھاؤ پیؤ اور اسراف نکرو **بیت**

حق سے نے کہا گرچہ کلوا واشربوا	ہی پیچھے کہا اُسکے ولا تسرفوا **بیت**
قی ہووے جسے کھائیو مت اسقدر طعام	نے اتنا کم کہ ضعف سے ہو کام ہی تمام **قطعہ**

الحق کہ حظ نفس کا باعث طعام ہی — پر دُکھ ہی دے وہی جو قدر سے ہو بیشتر

گلقند بھی بصر ہو جو خواہش بغیر کھائے — اور وہی روتی بھوکھ مین ہو جائے گلشکر

نوین حکایت

ایک بیمار سے پوچھا کہ دل تیرا کیا چاہتا ہی کہا اُسنے یہہ چاہتا ہی کہ کچھ نہ چاہون **بیت**

درد اُٹھا پیٹ مین وہ نہین جو معدہ بھر گیا — کام اب آتا نہین کوئی سبب اصلاح کا

دسوین حکایت

ایک بنئے کے کئی درہم صوفیون پر آتے تھے ہر روز اُنسے طلب کرتا تھا اور ہزارون اُنکو نام دھرتا اکثر اوقات کلمے نالایق زبان پر لاتا تھا اور بدسلوکی سے پیش آتا بیچارے اُسکی پوچ گوئی سے نہایت خستہ خاطر تھے اور سوائے تحمل کے کچھ چارہ نہ تھا کہ ایک صاحبدل نے اُسوقت یون کہا کہ اپنے نفس سے کھانیکا وعدہ کرنا آسان تر ہی بنئے سے درہم کا **قطعہ**

احسان اغنیا سے ہی اولی جو ہاتھ اُٹھائے — سہنی نہین ہی خوب یہ دربان کی جفا

جو آرزوے گوشت مین مر جائے خوب ہی — قصاب کا تقاضا ولے ہی بہت برا

گیارھوین حکایت

ایک جوان کو تاتار کی لڑائی مین ایک زخم گہرا لگا کسی نے کہا کہ فلانے سوداگر کے پاس نوشدارو ہی اگر مانگے تو تو شاید تھوڑی سی دے یو کہتے ہین کہ وہ سوداگر ایسا بخیل مشہور تھا کہ اگر نہار منہہ اُسکا نام صبح کو زبان سے جسکی جا نکل تو شام تلک کھانے کا کیا ذکر ہی منہہ مین اُسکی اڑکر بھی نجائے ایک چانول **بیت**

اُسکے سفرے مین جو ہوتا نان کی جا آفتاب	حشر تک دن کو نہ کوئی دیکھتا الا بخواب

اُس مرد سخی نے کہا اگر تو شش دار و چاہو مین یو یا ند یو اگر دیو تو منفعت کرے یا نکرے بہر حال اُس سے کچھ چیز چاہنی بہتر نہین **بیت**

شخص ادنی سے طلب کچھ جسنے کی	جسم مین کی زیادتی جان مین کمی

اور حکیمون نے کہا ہے کہ اگر آب حیات کو مثلاً بدلے آبرو کے بیچین دانا نہین لینے کا کہ مرنا غیرت سے بہتر ہے اُس جینے سے جو ذلت سے ہو **بیت**

گر نیک خو کے ہاتھ سے حنظل بھی کھائے تو	بہتر ہے اُس مٹھائی سے جو دیوے ترش رو

بارھوین حکایت

ایک عالم کھانے والے بہت آمدنی تھوڑی رکھتا تھا اور ایک بڑے آدمی کو اُس سے اعتقاد نہایت تھا غرض یہہ احوال کسی پردے مین عالم نے ظاہر کیا لیکن اُسکو خواہش کرنا یہ بھی اہل تمیز سے پسند نہ آئی چنانچہ سنتے ہی تیوری بدلی اور شکل غصے کی بنالی **قطعه**

بخت سے تیوری چڑھائے منہہ بنا دوست پاس	جا نہین ہرگز تو اُسکے عیش کو مت تلخ کر
کام کو جاری کریگی جلد پیشانی کشاد	خندہ لب جا واسطے حاجت کے جاتا ہے اگر

قصہ مختصر تونگر نے اُسکی وجہ معاش مین تھوڑی سی زیادتی کی اور ارادت مین بہت سی کمی چند روز کے بعد عالم نے جو ارادت اور محبت جیسی کہ تھی ویسی نہ دیکھی تب کہا **بیت**

حد سے بڑھ کھاتے مین جو تو خستگی مین لے اُٹھیں	دیگ گو بڑھا ہوی پر مرتبہ تو گر گیا **بیت**
روٹی مین زیادتی پر آبرو گھٹ گئی	ذلت کے جینے سے بہتر ہے بینوائی

تیرھوین حکایت

ایک فقیر کو ضرورت درپیش ہوئی کسی نے کہا کہ فلانا شخص نعمت بیقیاس رکھتا ہی اگر تیری حالت پر مطلع ہووے تو اُسکے بر لانے مین مطلق توقف نکرے درویش نے کہا کہ مین اُسسے واقف نہین وہ بولا تجھے مین لیچلون چنانچہ ہاتھ اُسکا پکڑا اور اُس شخص کے گھر مین لایا فقیر نے وہان ایک شخص کو دیکھا تیوری چڑھائے ہوئے منھہ لٹکائے بیٹھا ہی کچھہ نکہا اور الٹا پھرا کہا اسنے کہ یہہ کیا کیا تونے فقیر بولا کہ عطاسے اُسکی درگذرا مین دیکھئے دیدار مارسے بیزار

قطعہ

ترشرو کنے حاجت نہ لیجا — کہ اُسکی خوسے تو تنگ آئیگا اور
جو غم کہتا ہی تو ایسے سے کہیو — کہ آسودہ کرے دید اُسکا فی الفور

چودھوین حکایت

اسکندریئے مین ایسا قحط پڑا کہ فقیرونکے بھی صبر کا پاؤن ڈگمگایا اور قدم تحمل کا لڑکھڑایا آسمان کے دروازے بند ہوے یعنے مینہہ مطلق نہ برسا فریاد خلق کیونکی آسمان پر پہنچی بلکہ عرش کے بھی اُدھر گذر گئی **قطعہ**

نہ موذ ماہی و وحش و طیور مین باقی — کوئی رہا کہ فلک پر گیا نہ اُسکا فغان
عجب نہین کہ دل خلق کا دھوان ہو جمع — گھٹا کی شکل بنے سیل دیدہ ہو باران

اُسی سال مین ایک مخنث دور از دوستان کہ اُسکی تعریف کرنی ترک ادب ہی خصوصاً بزرگون کے حضور اور یون چھوڑ دینا بھی اُسکا لائق نہین مبادا کتنے لوگونکو یہہ گمان ہو کہ گوینده اُسکے بیان سے عاجز تھا اسلئے انھین دو بیتون پر بس کرتا ہون کہ تھوڑا دلیل بہت کی ہوتا ہی چنانچہ کہتے ہین مشتے نمونہ از خروارے

قطعہ

تتری کو نہ مار سکے عوض — ہیجڑے کو اگرچہ مارے تتر

پل بغداد کی طرح کب تک	پانی سے نیچے ہو اسکے مرد اوپر

ایسا شخص کہ تھوڑی سی تعریف اسکی سنی تو نے اس سال بہت سی نعمت رکھتا تھا تنگ دستونکو روپے اشرفیان دیتا اور مسافرونکے آگے دسترخوان بچھاتا کتنے ایک فقیر فاقہ کشی سے عاجز آئے تھے انہون نے اسکی دعوت کا قصد کیا اور مشورہ مجھسے چاہا مین نے اس بات مین انسے موافقت نہ کی اور کہا **نظم**

جو تھا سے گئے کا شیر کھاوے کب	بھوکھ سے گو کہ جاوے غار مین مر
ہاتھ سفلے کے آگے مت پھیلا	سختیان کھینچ بلکہ فاقے کر
آدمی بے ہنر کو کچھ نہ سمجھ	مال و دولت سے ہو فریدون گر
پرنیان و نسیج کا جامہ	ایسا ہے بے وقار کے تن پر
جسطرح ہووے لاجوردی طلا	کسی دیوار خام کے اوپر

پندرھوین حکایت

حاتم طائی سے پوچھا کہ ہمت مین اپنے سے بڑا کوئی جہان مین تو نے دیکھا ہے یا سنا کہا اسنے کہ ایکدن چالیس اونٹ قربان کئے تھے مین نے اور عرب کے امیرون سمیت ایک جنگل کے کونے باہر گیا تھا مین وہان ایک لکڑہارے کو دیکھا کہ ایک گٹھا لکڑیونکا باندھ رہا ہے تب کہا مین نے کہ تو حاتم کی مہمانی مین کیون نہین جاتا کہ ایک خلق اسکے گھر مین جمع ہے کہا اسنے **بیت**

اپنی محنت سے کھاوے جو روٹی	کب وہ منت کرے ہے حاتم کی

مین نے اسی کو اپنے کرم و ہمت سے برتر دیکھا

سولھوین حکایت

ایک درویش کو موسی علیہ السلام نے دیکھا کہ بسبب عریانی کے اپنے بدنکو ریت مین چھپائے رکھتا تھا

جو اسکی نگاہ ان پر پڑی کہا اُسنے یا حضرت میرے حق مین دعا کرو جو رزاق مطلق مجھے ایک وسعت
دیوے کہ تکلیف سے نہایت عاجز ہون اُس نبی کو احوال پر اُسکے ترحم آیا حق تعالے کی جناب مین اُسکی فراغت
کے لئے دعا کی اور وہ قبول ہوئی بعد چند روز کے وہ حضرت مناجات کرکے جو ادھر پھر آتے تو دیکھا وہ پکڑا گیا ہے اور ایک
خلق کا اسپر بلوا ہے لوگون سے پوچھا کیا ماجرا ہے انہون نے کہا اسنے شراب پی ہے اور لڑا ہے اور کسیکا خون کیا ہے اب اسکو قصاص کرینگے **بیت**

جو اپنے جسم مین پر رکھتی گربۂ مسکین — تو تخم چڑیا کا جگمین نرہنے دیتی کہین
شخص عاجز بیک جو پاوے زور اور گھات کو — بس وہ نہین اٹھنے کرمروڑے عاجزونکے ہاتھ کو

غرض موسی علیہ السلام نے حکمت پر حکیم مطلق کی اقرار کیا اور اپنی دلیری پر استغفار کیا فی الواقع الہی ہے اسپر ایک آیت
کا حاصل معنے وہ یہہ ہے اگر وسعت رزق کی دیتا خدا تعالے اپنے بندونکو تو ہر آئینہ نافرمانی کرتے بیچ زمین کے **قطعہ**

ای پُر غرور تجھے کسنے سوچ مین ڈالا — یہہ وسوسہ مین تیرا تو کہ بس تمام ہوا
اُڑتی چیونٹی جہانمین ادھر اُدھر ای کاشتکار — نہو پر جو کبھی اسکے تو یہہ بہتر تھا **رباعی**
پاس جب سفلے کے آیا سیم و زر — دھول کی خواہش کریگا اسکا سر
یہہ مثل کیا خوب تھہ کہتے ہین حکیم — ہے بھلا جبتک نہو چیونٹی کے پر

حق تو یہہ ہے کہ خدا ارجالے کو ناخون ندے جو اپنا سر کھجا سکے **بیت**

جو شخص تجھکو حکمین کرتا نہین تونگر — وہ تیری مصلحت کو جانے ہے تجھہ سے بہتر

سترھوین حکایت

ایک اعرابی کو دیکھا مین نے بصرے کے جوہریونمین یہہ نقل کرتا تھا کہ ایک وقت جنگل مین راہ بھولا
تھا مین اور زاد راہ بھی میرے پاس کچھہ نرہا تھا غرض اسوقت مرنا ہی دلمین ٹھانا تھا کہ یکایک

یکی تھیلی موتیوں سے بھری ہوی ہین پائی عجب طرح کی خوشی ہوی مجھکو اِس گمان پر کہ اسمین بھونے ہوے گیہون ہین لذت اُسکی کبھی نہ بھولونگا اور وہ تلخی اور مایوسی بھی تا زیست یاد رہیگی جبکہ یقین ہوا مجھکو کہ اِسمین موتی ہین

نظم

خشک جنگل مین اور ریتل مین	آدمی ہو اگرچہ تشنہ جگر
فایدہ کچھ نہین برابر ہے	منہہ مین اُسکے صدف ہو یا گوہر
مردِ بے توشہ بھوکھہ سے جو گرا	بن غذا کے نہوگا وہ جان بر
کیا حصول اُسکے تئین مساوی ہے	تَسلے مین ٹھیکری ہو یا ہو زر

اٹھاروین حکایت

ایک عرب جنگل مین نہایت تشنگی سے کہتا تھا **رباعی**

آرزو یہہ ہے کہ پہلے موت کے	اپنے مقصد کو پہنچنے کا شکر
نہر ہوتے موج زن گھٹنون تلک	مشک اپنی نت ہی بھرتے آب سے

اسیطرح کسی بیتر میدانمین ایک مسافر بھول گیا تھا توت نرکھتا تھا اور قوت نہی تھی لیکن کتنے درہم اُسکے تھیلے مین بندھے تھے ہرچند پھرا پر مقصود کو نہ پہنچا اور سختی سے ہلاک ہوگیا کتنے شخص جو وہان پہنچے درمونکو دیکھا اُسکے منہہ کے سامنے دھرے ہین اور خاک پر یہہ شعر لکھا ہے **قطعہ**

زرِ خالص گرہ مین ہو لیکن	مردِ بے توشے کا نہ نکلے کام
بن مین بھوکھے فقیر کو بہتر	شلغمِ پختہ ہے کہ نقرۂ خام

انیسوین حکایت

زمانے کے دور سے ہرگز نالان نہین ہوا ہون نہین اور نہ گردش آسمان سے رنجیدہ مگر ایک وقت پاؤن سے ننگے تھے اور پاپوش پہننے کا مقدور نہ تھا کوفی کی جامع مسجد مین آیا مین نہایت تنگدل اور ایک شخص کو دیکھا مین کہ پاؤن نہ رکھتا تب شکر نعمت حق کا بجالایا مین اور اپنے پاؤن کی برہنگی پر صبر کیا اور کہا **قطعہ**

ہی تیرا تیزک سے کمتر خوان پر	مرغ کا سالن بھی آگے سیر کے
جسکو وسعت ہو نہین اُسکے حضور	شلغم پختہ کباب مرغ سے

بیسوین حکایت

ایک بادشاہ اپنے کتنے مخصوصون سے کسی شکارگاہ کے بیچ جاڑے کے موسم مین شہر سے دور رہگیا رات کے وقت ایک کسان کا گھر نظر آیا بادشاہ نے فرمایا کہ رات اس جگہہ کاٹین تو تم جاڑے کی اذیت نہ پہنچے ایک وزیر نے عرض کی کہ گھر مین ایک کسان ناکس کے التجا لیجانا مرتبہ بادشاہی کے لایق نہین بہتر یہہ ہی کہ یہین خیمہ کرین اور آگ جلاوین اتنے مین دہقان کو خبر ہوئی جو کچھہ کھانا اُسکے پاس حاضر تھا ایک آئین سے بادشاہ کے حضور لایا زمین خدمت کی چومی اور عرض کی کہ بادشاہ کا بلند مرتبہ اسقدر سے نہ گھٹتا لیکن لوگون نے نچاہا کہ قدر دہقان کی بلند ہو بادشاہ کو سخن اُسکا نہایت پسند آیا اُسکے گھر مین رات کو آرام فرمایا صبح وقت خلعت و مال بہت سا اُسکو بخشا اور سوار ہوا تب دہقان ہمراہ رکاب کا ہوا اور یون کہنے لگا **قطعہ**

گھٹی نہ شوکت سلطان یکذرا بھی گو	وہ میہمان ہوا جہمان سرا دہقان کا
فلک پہ جہر کے پہنچی کلاہ دہقان کی	کہ سایہ سر پہ پڑا اُسکے تجھہ سے سلطانکا

اکیسوین حکایت

نقل کرتے ہین کہ ایک فقیر پر سوال بہت سی نعمت و مال رکھتا تھا بادشاہ غصے سے فرمایا اسے

کہ بندگان حضور پر مشمول ہونا تیرا ثابت ہوا ہے اور دریغوں ایک وہم درپیش ہے اگر اسوقت قدرے مال سے تو مدد کرے تو بہتر ہے جب تو قت کہ تحصیل ملک سے آویگی دیا جائیگا عرض کی اسنے کہ مجھہ سے گدا کے مال سے دست آلودہ کرنا خداوند جہاں کو لایق نہیں کہ ایک ایک جو اکٹھا کر کے اسقدر مال جمع کیا ہے میں نے گدائی کہاں اور بادشاہی کہان جہان پناہ نے کہا کچھہ غم نہیں کہ کافرونکو دیا جائیگا الخبیثات للخبیثین بیت

گو نجس ناپاک ہے بہ شبہ سرگین کا خمیر	پر کرینگے بند اسے چھید سنتے ہم اس کا بیت
کوئے کا پانی انصاری کے گو ہوا ناپاک	جو دھووے مردہ یہودی تو پھر نہیں کچھہ باک

سنا ہے میں نے کہ کہا بادشاہ کا نہ مانا حجتیں لایا اور شوخ چشمی کرنے لگا آخر بادشاہ نے ملازموں کو فرمایا کہ مال کو ملامت و سرزنش سے لیکر اسکو چھوڑ دیں

مثنوی

لطف اور قہر سے نہ نکلے جو کام	اسکا بے حرمتی ہی ہے انجام
پاس اپنا نہووے جسکو ذرا	گر نہ بخشے اسے کوئی ہے بجا

بائیسوین حکایت

ایک سوداگر دیڑھہ سو اونٹ بوجھہ کے رکھتا تھا اور ایک جزیرہ فارس کے جزیروں میں کہ نام اسکا کیش ہے وہان وارد تھا مجھے اپنے حجرے میں لیگیا تمام رات نہ سویا نہ سونے دیا اس بک بک میں کہ فلانا انبار میرا ترکستان میں ہے اور فلانی پونجی میری ہندوستان میں ہے اور یہ زمین کا قبالہ یہہ کاغذ ہے فلانی چیز کا وہ شخص ضامن ہے اور کبھی یہہ کہتا تھا کہ ارادہ اسکندریئے کا رکھتا ہون کہ وہانکی آب و ہوا خوب ہے اور کبھی کہتا کہ ملک عرب پریشان ہے ای سعدی ایک سفر درپیش ہے اگر وہ کر چکوں تو باقی عمر ایک گوشے میں بیٹھہ کر کاٹوں اور تجارت چھوڑ دون پوچھا میں نے وہ کونسا سفر ہے کہا

اُسنے کہ پارس کی گندھک چین میں لیجایا چاہتا ہوں کہ وہاں گران قیمت ہی اور وہاں سے چینی کے پیالے روم میں لیجاؤنگا اور دیبا رومی ہند میں اور فولاد ہندی حلب میں اور آئینہ حلبی یمن میں اور بردیمانی پارس میں بعد اسکے سوداگری ترک کرونگا اور ایک دوکان میں بیٹھ رہونگا قصہ مختصر اتنا بکا کہ آگے اُسکو طاقت کہنے کی اور مجھے سننے کی نہ رہی تب مجبور ہو کر کہا اُسنے کہ ای سعدی تو بھی کچھ باتیں کر کہ کیا دیکھا ہی تو نے اور کیا سنا ہی تب یہہ رباعی میں نے پڑھی

نظم

وہ سنا ہی تو نے ای غافل کہ دشت غور میں	گر پڑا جسوقت ایک سالار کا گھوڑے سے بار
تب کہا اُسنے کہ چشم تنگ دنیا دار کو	یا بھرے صبر و قناعت یا بھرے خاک فرار

نظم

وہ سنا ہی تو نے یک جنگل کے بیچ	جی سے گذرا ایک تاجر مالدار
بولا چشم تنگ دنیا دار کو	پر کرے ہی صبر یا خاک فرار

تیئیسویں حکایت

ایک مالدار کو میں نے سنا ہی کہ خست میں ایسا مشہور تھا جیسا حاتم سخاوت میں نعمت دنیا سے اُسکا آراستہ ظاہر حال تھا اور باطن نحوست خلقی سے لا مال ایک روٹی کسی جاندار کو ہاتھ سے نہ دیتا اور ابو ہریرہ کی بلی کو ایک نوالا نہ کھلاتا بلکہ اصحاب کہف کے کتے کے آگے ہڈی چوس کر بھی نہ ڈالتا غرض اُسکے گھر کا دروازہ نہیں دیکھا کسینے کھلا اور دسترخوان اُسکے آگے بچھا

قطعہ

ایسا منحوس جسکے کھانے کی	باس بھی سونگتے نہیں فقرا
روٹی کھانے کے بعد اُسکے ہے	کبھو ایک ریزہ مرغ نے نہ چنا

ایکدن کیا سنتا ہوں کہ مغرب کی دریا کی راہ سے مصر کو دلمیں خیال فرعونی سے روانہ ہوا تھا یکایک باد مخالف

نے کشتی کو لیا اور تباہ کیا جیسا کہ کہتے ہین **بیت**

ساخت دل طبع غمین سے تیری کرتا ہی یہ بحر	باد کشتی کے موافق ہر گھری ہوتی نہین

ندان مضطرب ہوکر ہاتھ واسطے دعا کے اٹھا اور فریاد بفایذ کرنے لگا جیسا کہ حاصل یعنی ایک آیہ کا حسو کہ سوار ہوتے ناؤ مین دعا کرتے ہین اللہ سے اُس حالمین گویا خالص کرنیوالے ہین دین کو واسطے اسکے **بیت**

زاری کے ہاتھ سے کیا محتاج نفع پاوے	بلیش عداد عابین وقت کرم لعل مین **قطعہ**
سیم و زر سے خلق کو آرام دے	اور اسکا نفع تو خود بھی اُٹھا
گھر بنا کر چھوڑ جاتا ہی تو پھر	سونے اور روپے کی اینٹون سے بنا

کہتے ہین کہ مصر مین اقربا اُسکے محتاج تھے بقیہ مال سے اسکے تونگر ہوگئے جاتے ہی انہون نے اُسکی موت کے غم مین کپڑے اڑائے اور نئے کپڑے قیمتی بنوائے اُسی ہفتے مین ایک رشتہ دار کو اسکے دیکھا مین نے ایک گھوڑے بیش قیمت پر سوار اور غلام پری پیکر اُسکی جلو مین دوڑتا تب اپنے جی مین کہا مین نے **قطعہ**

قدرت اللہ سے مردہ کوئی	جی سے کے پھر اپنون مین آجاتا اگر
وارثونکو ہوتا اُسکے مرگ سے	پھیرنا میراث کا دشوار تر

غرض بسبب سابقہ معرفت کہ مجھہ مین اُسمین تھا آستین اُسکی پکڑی مین نے اور کہا **بیت**

ای نکو طالع خجستہ مرد تو کھا اور کھلا	اس نگون طالع نے کچھہ کھایا نہ پر اکٹھا کیا

چوبیسوین حکایت

ایک صیاد ناتوان کے دام مین ایک مچھلی قوی پھنسی طاقت اُسکے تھامنے کی نرکھتا تھا اسلئے مچھلی اُسپر غالب آئی اور دام اُسکے ہاتھ سے گھسیٹ لے گئی **قطعہ**

لاتا اجو کتین یک غلام نت	اُ بجو سے آب لیگئی آخر غلام کو
مچھلی کو دام کھینچ کے لاتا تھا بار بار	اب لگے گھسیٹ لیگئی مچھلی ہی دام کو

ماہی گیر و ن نے بہت تاسف کیا اور وہ کہا اُسکو کہ ایسا شکار تیرے ہاتھ لگا اور تو اُسکو نروک سکا کہا اُسنے ای بھائی کیا کیجئے ہماری روزی تھی اور مچھلی کا رزق باقی تھا صیاد بے روزی جالے مین مچھلی نہین پکڑ سکتا اور مچھلی بے اجل خشکی مین نہین مرتی

پچیسوین حکایت

ایک دست و پا بریدہ نے ہزار پاؤن والے کو مارا اتفاقا ایک صاحبدل جو اُدھر گذرا کہا اُسنے سبحان اللہ باوجود ہزار پاؤنکے یہہ کہ کہتا تھا جب کہ اجل اسکی پہنچی بے دست و پا سے نہ بھاگ سکا **مثنوی**

لینے کو جان سے پیچھے عدو آلگے اگر	دوڑ اک کو بھی رو کے اجل پاؤن باندھکر
پیچھے عدو کے بعد عدو متصل ہی جب	اُسوقت پھر کمان کیانی کھینچے ہی کب

چھبیسوین حکایت

میننے ایک احمق کو دیکھا نہایت موٹا تازہ اور گلے مین اُسکے خلعت بیش قیمت مرکب تازی زیر سوار قصب مصری کی سر پر دستار کسینے پوچھا ای سعدی یہہ دیبا نگارین ساتھ اس حیوان بے تمکین کے کیونکر دیکھتا ہی تو بولا مین ایک خط بد ہی کہ سونے کے پانی سے لکھا ہی **شعر**

ظاہر مین آدمی کا مشابہ بنا گدھا	گوسالہ ہی بجسم فقط ہی اُسے صدا
کبھو نہووےگا انسانکی مثل یہہ حیوان	مگر یہہ جامہ و دستار چہرہ کا نقشا
ہزار مرتبہ پھر اُسکی ملک ہستی مین	جھڑتا اُسکا خون نچھ تو حال دیکھیگا
شریف کتنا ہی ہووے ضعیف لیک کبھو	نہ پست ہو ویگا رتبہ بلند تک اُسکا

گر آستانہ ہو زروپے کا میخین سونیکی ۔۔۔ یہودی ہو گا نہ ہرگز ولے شریفون سا

ستائیسوین حکایت

ایک جوہرنے فقیر سے کہا تجھے شرم نہین آتی کہ واسطے جوہر روپیہ کے ہرکس وناکس کے آگے ہاتھ پھیلاتا ہی جواب دیا اُسنے **قطعہ**

واسطے ایک رتی روپے کے ۔۔۔ ہاتھ پھیلاسئے تو بھی بہتر

نہ کہ اشخاص کا تین اُسکے تئین ۔۔۔ ہی غضب ڈیڑھ دانگ کے اوپر

اٹھاویسوین حکایت

نقل کرتے ہین کہ ایک پہلوان زمانیکی دشمنی سے تنگ آیا تھا اور حلق کشادہ دست تنگ سے عاجز ہا باپ کے پاس جاکر گلہ کرنے لگا اور اجازت چاہی کہ قصد سفر کا رکھتا ہون تا قوت دست و بازو دامن مقصود کا پکڑون کیونکہ مانند ضعیفون کی ناچاری سے ایڑیان رگڑون **بیت**

چھپا دین تو ضایع ہی فضل وہنر ۔۔۔ گھسین مشک رکھ دین اگر آگ پر

باپنے کہا اے فرزند اس خیال محال کو اپنے دلسے نکال اور پاے قناعت بدامن سلامتی کا ڈال کہ بزرگ کہہ گئے ہین **قطعہ**

ہاتھ کب آئے دامن دولت ۔۔۔ پیش جاتی نہین زبردستی

کوشش اُسکے لئے ہی لاحاصل ۔۔۔ وسمہ ابرو پہ جیسے اندھے کے **شعر**

ہر ایک بال مین دو سو ہنر ترے ہون گو ۔۔۔ ولے نہ ایک بھی کام آئے بخت گر بد ہو **شعر**

شہ زور کیا کریگا اُسین جو ہی مقدر ۔۔۔ بازوے سخت سے ہی بازوے بخت بہتر

لڑکے نے کہا اے حضرت سفر مین فاید بہت ہین سرور خاطر دیگر کا حصول فواید کثیر کا دیکھنا عجایب کا سننا غرایب کا سیر بار و نکی ملاقات یارونکے حاصل کرنا جاہ و ادب کا زیادہ ہونا مال و کسب کا جمع ستنا اپنے بیگانیکی آزمایش

زبان کی جیسا کہ صاحبان مسافرت نے اور رہروان طریقت نے ارشاد کیا ہی **رباعی**

باہر اگر نہ نکلا گھر اپنے کی دکان سے	ای خام آدمی تو ہو ویگا پھر کہان سے
جا جگمین دید کر لے اُس روز سے تو پہلے	جسدن تجھے ہی اٹھنا اِس کشور جہان سے

باپ نے کہا ای بیٹا اِس قسم فایدے کہ تو نے بیان کئے سچ ہی کہ سفر مین لا انتہا ہین لیکن پانچ گروہ کو پہلے سوداگر کہ قدر و نعمت اور غلام و کنیزک با جمال و خوش ما کہ اور شاگردان چست و چالاک رکھتے ہین ہر روز ایک ملک مین اور ہر آن ایک مقام مین ہر لحظہ نعمت دنیا سے فایدہ مند ہوتے ہین **قطعہ**

پہاڑ اور بن ہین عاجز صاحب نعمت نہین ہرگز	بنالے خوانگہ خیمے سے اپنے جلیے وہ جس جا
نہین ہی دستہ مین جسکے تئین مقصود دنیا پر	وطن ہی مین وہ اپنے ہی غریب و اجنبی گویا

دوسرا عالم فصیح و بلیغ کہ گفتار شیرین اور کلام نمکین رکھتا ہو جس جگہہ جاوے رہنے والے وہان کے خدمت اسکی سعادت جانکر کرین بلکہ اُسکے تلوونکے تلے اپنے آنکھین دھرین **قطعہ**

شعور مند ہی دنیا مین جون کھرا سونا	جہان وہ جاوے کرین قدر و قیمت اسکی سب
بزرگ زادہ نادان ہی کھوٹے روپے سا	عوض کسی کے اُسے لیوین غیر شہر مین کب

تیسرا خوبصورت کہ صاحبدل جیسے اُسکی آمیزش کی خواہش کرتے ہین اور اپنا نقد دل آگے اُسکے دھرتے ہین غنیمت جانتے ہین اُسکی صحبت و خدمت دل سے کرتے ہین اُسکی طرف رغبت چنانچہ کہتے ہین کہ تھوڑا سا جمال بہت سے مال سے بہتر ہی صورت خوب مرہم ہی دلہاے زخمی کی اور بند دروازون کی کنجی یعنے کوئی اُسکا مانع نہو جہان چاہے وہان جاوے **نظم**

جس جا شکیل جاکے وہین ہووے وہ عزیز	دیوین نکال گو اُسے ماباپ اقربا

قرآن مین نظر پڑا طاؤس کا جو پر	پوچھا مین یہہ مقام تیرے قدر سے ترا
کیونکر ملا تب اُسنے کہا چپ کہ خوش جمال	جون جاہے اپنے پاؤن دھرے تھا یہہ تیرے بھار **رباعی**
لڑکا اگرچہ ہووے طرحدار و دلربا	کچھ غم نہین جو ہووے وہ ماباپ سے جدا
موتی ہی وہ بھووے اگر سیپ مین نہو	ہر ایک لینے والا ہی دریتیم کا

جو تھے وہ خوش آواز کہ گلوے داؤدی سے پانی کو بہنے سے اور پرندونکو اڑنے سے باز رکھے پس اسی رو سے اِس فضیلت کے آدمیونکے دلونکو گرویدہ اور فریفتہ کر صاحبان دُن اسکی ہمنشینی کی خواہش اور صحبت کی رغبت کرتے ہین **بیت**

اچھے گانیکی طرف اب ہی میرا کان لگا	کون ایسا ہی کہ دجلہ و تاریکو بجا **قطعہ**
آواز نرم حزن بھری سوزناک چین	ہیگی شراب صبح کے مستونکے کان کا
بہتر ہی روے خوب سے آواز خوش کہین	وہ نفس کا ہی قوت یہہ ہی جانکی غذا

پانچوین اہل ہنر کہ کوشش بازو سے خرچ روزمرہ حاصل کرتا ہی اسواسطے کہ آبرو اُسکی بسبب روٹی کی احتیاج کے بجا و جیسا کہ شعورمندون نے کہا ہی **قطعہ**

گر سفر کو جائے اپنے شہر سے	محنت و سختی نکھیچے پارہ دوز
ملک سے جاکر خرابی مین پڑے	سوئے بھوکھا بادشاہ نیمروز

غرض ایسی حقیقتین کہ بیان کی مین نے سفر مین سبب جمعیت خاطر اور باعث خوشی طبیعت ہوتی ہین لیکن جو شخص کہ انمین سے ایک بھی نہین رکھتا یہہ سبب اپنے خیال باطل کے اگر تمام جہان مین پھریگا کوئی کس و ناکس اُسکی خواہش نکریگا بلکہ اُسکے نام و نشان سے بھی اطلاع کسیکو نہو گی جیسا کہ کہہ گئے ہین **قطعہ**

خصومتون سے جسنے گھیر لی یہہ گردش چرخ	کرے ہی کب اُسے بخت نیز رہبری ایام

جو طیر پھیر نہ دیکھیگا آشیانے کو | پھنسا گھسیتے ہی اُسکو ہوے دانہ و دام

لڑکے نے کہا اے حضرت حکیموں کے قول سے کیونکر مخالفت کروں کہ کہہ گئے ہیں رزق اگرچہ مقسوم ہے پر اُسکے اسباب حصول سے تعلق شرطی ہے اور بلا اگرچہ مقدّر ہے لیکن اُسکی آمد کے دروازوں سے احتراز واجب **قطعہ**

اگرچہ بے شبہ رزق پہنچیگا | ڈھونڈھنا شرط عقل ہے ہر جا
گوکہ مرتا نہیں کوئی بن موت | لیک تو منہہ میں اژدہے کے نجا

اس حالت میں کہ میں مست ہاتھی سے لڑوں اور شیر غضبناک سے پنجہ کروں مصلحت یہہ ہے کہ سفر کی طرف نکل جاؤں اور کچھہ فایدہ اُٹھاؤں زیادہ اس سے طاقت بینوائی کی اور قدرت شکیبائی کی نہیں رکھتا **قطعہ**

ہر ملک اُسکی جاگہہ ہے کیا غم وہ اور کہاے | اپنے مقام و رتبے سے جو شخص گر گیا
ملک گھر میں شبکو جا ہے ہر ایک مالدار | جیسے گدا کو رات ہوی ہے وہی سرا

یہہ کہکر ہمت باندھی اور باپکو وداع کرکے چلا اور اپنے چلنے کے وقت سنتے ہیں کہ یہہ بیت پڑھتا تھا **بیت**

ہو جس اہل ہنر کا بخت ناکام | وہاں وہ جائے جہاں جاگہہ ہو گمنام

تاکہ ایک دریا کے کنارے پہنچا کہ اُسکی موج کے زور سے پتھر سے پتھر رگڑ کھاتا تھا اور اُسکی آواز کا شور کوسوں تک جاتا تھا **رباعی**

اسطرح کا تھا وہ چشمہ پر خطر | جس میں مرغابی نرہتی تھی نڈر
اُسکی چھوٹی سی لہر لیجاتی کھینچ | آسیا ہوتی کنارے پر اگر

اور آدمیوں کے ایک گروہ کو دیکھا کہ ہر ایک اُسمیں سے سونیکے ریزے لیکر اور رخت سفر باندھکر پار اُترنیکے واسطے گھاٹ پر بیٹھا ہے جوان تنگ دست تھا مدح و ثنا کرنے لگا بہتیرے منت و زاری کی پر کسی نے نہ یاری کی بلکہ یہہ کہا **بیت**

بے زر کسی پہ زور نہ تنگ کر سکیگا تو | اور زر جو پاس ہے تو نہین احتیاج زور

ملاح بیمروت اس پر ہنسا اور اُسکی طرف سے پھر کر کہا

بیت

یارین زر ہے کے کب جا سکیگا زور سے | زور دس مردونکا ہے اور زر تو ایک مرد کا

اس طعنہ و کنایہ سے جوان کو غصہ آیا چاہا کہ اُسسے بدلہ لیوے لیکن کشتی چل نکلی تھی پکارا کہ یہہ جامہ گلے کا حاضر ہے اگر اسپر قناعت کرے ملاح اس طمع پر ناؤ کو پھیر لایا

بیت

خواہش آنکھونکو خردمندونکی سی لیتی ہے | مرغ و ماہی کتین حرص پھنسا دیتی ہے

قصہ کوتاہ جوان نے ہاتھہ دراز کیا اور وہ ملاح کی ریش و گریبان تک پہنچا کہ اُسکو اپنی طرف کھینچا اور ملا تو قفا مارنے لگا اُسکے واسطے پشتی کے کشتی سے اُتر پڑا اسمرتبے جو درشتی دیکھی بیٹھہ پھیر کھڑے رہے غرض صلاح یہہ ٹہری کہ اُسسے صلح کرین اور کشتی کی مزدوری اپنے ذمے لین

مثنوی

اگر خلق سے دیکھے تحمل تو کر | کہ باندھے ہے نرمی لڑائی کا در
یقین تجھے ہو جہان جنگ کا | سہولت تلطف سے وہان پیش آ
جو کیسی ہی تلوار ہو آبدار | پہ کاٹی نہ وہ نرم ریشم کی تار
خوشی و مدارا و الطاف سے | تو ہاتھی کو یک بال سے کھینچ لے

حرکات گذشتہ کے عذر کیلئے اُسکے قدمون پر گرے اور مکر و نفاق سے سر اور آنکھین اُسکی چومی غرض ناؤ مین اُسکو بٹھا کر روانہ ہوئے چلتے مین جب جاگہہ کہ پانی مین یونان کی عمارت کا ایک ستون کھڑا تھا وہان پہنچے ملاح بولا کہ ناؤ نکو یہان خلل ہے تم مین سے جو کوئی زور آور اور دلاور ہووے چاہیے کہ اس ستون پر جا اور کشتی کا گن پکڑے تا ہم درست کر لین جوان از بسکہ غرور دلاوری کا او

گھمنڈ بہادری کا رکھتا تھا دشمن آزردہ دل سے اندیشہ نکیا اور حکیمونکے قول پر متوجہ نہوا کہ کہتے ہین جس کسیکے دلکو ایک رنج پہنچے تو اگر پیچھے اُسکے سو احسون بخشش آئے تد بھی اُس ایک رنج کے بدلے سے نڈر نہو کہ پیکان زخم سے نکل آتا ہے اور آزار دلمین رہ جاتا ہے

بیت

قطعہ

کیا خوب یک سردار نے اپنے رفیقون سے کہا ۔۔۔ غافل نہو دشمن کو جو آزردہ ہے تو نے کیا

بے غم نہو کہ تو بھی کبھو ہوگا تنگ دل ۔۔۔ گر دل کسیکا ہاتھ سے تیرے ہوا ہے تنگ

پتھر نہ مار جانے دے دیوار قلعہ پر ۔۔۔ شاید وہان سے آ ہی پڑے تجھہ پہ کوئی سنگ

الغرض اُن کو پہلوان نے لیکر اپنے بازو پر جتنا کہ چاہا لپیٹا اور ستون پر چڑھہ گیا ملاح نے کھاٹ جو دیکھی جھٹ سے اُسکے ہاتھہ سے وہ رسی کھینچ لی اور ناؤن بہے دی بیچارہ منہہ دیکھتا رہ گیا دو دن تلک مصیبت اور محنت دیکھی اور اذیت بہت سی کھینچی تیسرے دن نیند نے گریبان اُسکا پکڑا اور دریا مین ڈال دیا شبانہ روز کے بعد ڈوبتا اچھلتا کنارے سے جا لگا ایک رمق زندگی کا اسمین تھا کہ پتے درختونکے کھانے لگا اور جڑین گھاس کی اکھاڑنے جون تون تھوڑی سی قوت بدن مین آئی اور پاؤن مین طاقت چلنے کی پائی تب جنگل کی راہ لی اور چلا یہانتلک کہ بھوکھ اور پیاس سے بیطاقت ہوا بہزار خرابی تھمتے بیٹھتے ایک کوئے کے کنارے پر پہنچا وہان ایک قوم جمع تھی اور ایک ایک کوڑی پر آدمی پانی پیتے تھے جوان پاس کوڑی نہ تھی پانی پینے مانگا پر کسی نے ندیا ناچار اُسنے ہاتھہ ظلم کا دراز کیا کتنے آدمیون کو خوب مارا تب وہانکے لوگون نے بھی غلبہ کیا بے تامل اسکو بھی مارا اور نکال دیا

قطعہ

چھوٹے ہون مچھر تو مارین پیل کو ۔۔۔ گو وہ ہے مردی و سختی کا پہاڑ

چیونٹیان آپس مین جو ایکا کرین
پوست تن کا شیر کے بھی ڈالین پھاڑ

ناچار ہو کر ایک کاروان کے ساتھہ ہو لیا اور چلا رات کے وقت ایک مقام پر پہنچے کہ وہان چورونکا ڈر تھا سوداگرونکو دیکھا اُسنے کانپتے ہین اور مرنے پر مستعد بولا کہ فکر مت کرو تم مین ایک مین ہون کہ پچاس مردون سے نڈرون بلکہ تنہا مقابلہ کرون سوا میرے جتنے جوان ہین مددگار ہین شریک کارزار مردم کاروانکو اُسکی لافزنی سے اطمینان کمال ہوا اور اُسکی صحبت سے ہر ایک خوشحال رفاقت اُسکی غنیمت جانی اور آب و نان سے دستگیری واجب جانی غرض جوان کے معدہ مین بھوکھ کی آگ لگی تھی اور بالکل طاقت کی تھہ جا چکی تھی کتنے ایک لقمہ رغبت سے کھائے پانی پیا اور دیو درونی کو آرام بخوبی دیکر آرام کیا ایک پیرمرد جہاندیدہ اُس کاروان مین تھا کہا اُسنے ای جوان اس تمھارے نگہبان سے مجکو اندیشہ زیادہ تر چورون سے ہے چنانچہ ایک نقل ہے کہ ایک محتاج نے کتنے درہم جمع کئے تھے اور انکو چورون کی تشویش سے گھر مین اکیلا نہ سوتا تھا ایک اپنے دوست کو بلایا اُسنے کہ تنہائی کی وحشت کو اور دزد کی دہشت کو بسبب اُسکی صحبت کے دور کرے غرض کئی راتین اُسی سے صحبت تھی تا کہ وہ درہمون سے آگاہ ہو لیا اُنکو کھایا بلکہ لیکر سفر چلا گیا صبح کو لوگون نے دیکھا اُسکو روتے ہوئے اور ننگے کیسی پوچھا کہ کیا حال ہے شاید یہہ درہم کوئی چور لیگیا کہا اُسنے واللہ نہین بلکہ نگہبان

قطعہ

سانپ کی حالت تھی مخفی جبتلگ
تب تلک اُس سے نہ تھا کچھہ مجھکو ڈر
زخم اُس دشمن کے دانتونکا برا
آدمی کو دوست جو آوے نظر

کیا جانئے یہہ شخص بھی چورون مین سے ہو اور عیاری سے ہم مین آ ملا ہو تو لیجیے فرصت وقت یارونکو

خبر کرے مصلحت یہہ ہی کہ اُسکو سوتا چھوڑین ہم اور چل نکلین جو اُنکو تدبیر کی پسند آئی اور بہ سبب اُسکی اُنکے دلونمین سمائی اسباب سفر کا اُٹھایا اور جو اُنکو نہ جگایا جبکہ صبح ہوئی اور آفتاب بلند ہوا اور دھوپ اُسکے شانے پر آگئی چونک پڑا اور سر اُٹھایا کاروانکو اُس جا گہہ نپایا بیچارہ بہت گھبرا پر کہین کھوج نملا بھوکھہ اور پیاس کی شدت سے منہہ ماتی پڑا اور دل بلا کی پر کھا اور اپنے حسب حال یہہ شعر پڑھنے لگا

نظم

گیا وہ قافلہ کسسے کرون مین اب گفتار	نہین غریب کا غیر از غریب مونس و یار
کرے ہی سختیان وہ شخص یار و اہل غربت سے	کہ جو آگاہ نہین ذرہ بھی رنج و مصیبت سے

وہ اس حالت مین تھا کہ ایک شاہزادہ فوج سے جدا شکار کے پیچھے لگا ہوا اُسکے سر پر آن پہنچا کلام اسکا سنا جمال اسکا پاکیزہ و مطہر دیکھا اور حال اسکا ابتر پوچھا اُسسے کہ کہانکا رہنے والا ہی تو اور کدھر سے آیا ہی اور اِس جا گہہ کیون پڑا ہی تب تھوڑی سی سرگذشت اپنی اُسنے کہی شہزادیکو رحم آیا خلعت و نعمت اُسے دیکر ساتھہ اُسکے ایک شخص معتبر کو کیا اور اسکے ملک مین بھجوا دیا باپنے اسکو دیکھا شاد ہوا اور سلامتی حال پر اسکی شکر کیا اُتنے وقت جو کچھہ اوپر اسکے گذرا تھا صعوبت کشتی اور جو ملاح سے جفا دہقان اور بیوفائی کاروان سے باپ کے آگے جون کا تون بیان کیا سنکر اسکو باپنے کہا کہ بیٹا تیرے چلنے کے وقت نکہا تھا مین نے کہ تہیدستونکا دست دلیری بندھا اور پنجہ شیری ٹوٹا

بیت

اُس تہیدست سپاہی نے ہی کیا خوب کہا	پانچ من زور سے جو بھر کہین زر ہی اچھا

بیتے نے کہا کہ ای پدر جبتک رنج نکھینچیگا تو گنج نہ پائیگا اور جبتک جان جوکھون نہ اُٹھائیگا

دشمن پر فتح نپائیگا اور جب تلک دانے نہ بکھریگا مالک کھلیان کا نہوگا نہین دیکھتا ہی تو کہ تھوڑا
سا رنج اٹھاکر بہن نے کیا کچھہ حاصل کیا اور ایک نیش کھاکر کسقدر شہد لایا **بیت**

اگرچہ رزق سے ہم زیادہ کھا نہین سکتے	پہ ہاتھہ اٹھا بھی لائق نہین ہی کوشش سے **بیت**
گر فکر غوطہ خور کو ہووے نہنگ کا	چنگل مین لائے کیونکہ وہ موتی گران بہا

نیچے کا پتھر چکی کا جو حرکت نہین کرتا لاچار بھاری بوجھہ اٹھاتا ہی **قطعہ**

نہ نکلے غار سے گر شیر خشمگین کیا کھائے	گرا جو باز رہے طعمہ یلے پھر کیونکر
شکار گھر مین ہی کرتا ہی تجکو تو ہونگے	یہہ دست و پا تیرے مکڑی کے دست و پا سے بہتر

جواب دیا اُسنے ای بیٹا ایک مرتبہ آسمان نے تیری یاری کی اور اقبال نے بھی یاوری کہ پھول تیرا کانٹے
سے اور کانٹا تیرے پاؤن سے نکلا اتفاقا ایک صاحب دولت تجھہ سے مل گیا اور تیری
شکستہ حالی و بے پروبالی پر اُسنے رحم کیا ایسی واردات نادر ہین اور نادر پر حکم نہین ہو سکتا **بیت**

صیاد نہ گیدڑ کو ہر یک مرتبہ لیجاسے	چیتا اُسے یکروز یہہ ہو سکتا ہی جو کھائے

جسطرح سے ایک بادشاہ ملک فارس کا واسطے سیر خوشی کے کتنے ایک مصاحب ساتھہ لیکر مصلاے
شیراز مین گیا اور ایک بیش قیمت نگ کی انگوٹھی اُسوقت پاس تھی فرمایا کہ اسکو عضد کے گنبد پر
رکھہ دین جو کوئی ایسا تیر لگائے کہ اسکے حلقے مین ہوکر نکل جائے تو پھر انگوٹھی اسیکی ہی اتفاقا چارسو تیرانداز
اسکی خدمت مین حاضر تھے سب نے تیر لگائے اور نشانہ چوکے مگر ایک لڑکا سرائے خانے کی چھت
پر بطور کھیل کے تیر پھینکتا تھا ہوا سے تیر اُسکا انگوٹھی کے حلقے مین سے نکل گیا بادشاہ نے انگشتری اُسکو
عنایت کی اور بہت سے نعمت بھی بخشی لڑکے نے اُسکے بعد تیر کمان کو جلا دیا اور چھپایا تیرانداز کے

کا دل سے اٹھا دیا لوگون نے پوچھا کہ یہہ کیا کیا تو تب کہا اُسنے چاہتا ہون کہ پہلے رونق برقرار رہے اور اسکی شہرت بیدار قطعہ

یہہ بھی ہوتا ہے حکیم خوب سے — بن نہین پڑتی کبھو تدبیر ایک
گاہ ہوتا ہے کہ لڑکا بیوقوف — مارتا ہیگا ہدف پر تیر ایک

انتیسوین حکایت

ایک فقیر کو دیکھا مین نے کہ غار مین بیٹھے اور جہان سے کنارہ کیئے بادشاہون اور امیرونکی شان و شوکت اسکی نظر ہمت اور دیدۂ قناعت مین نہ تھی قطعہ

جس شخص نے جہان مین مانگا کبھو نہ کچھ — تا اپنے وقت مرگ نہوگا نیازمند
حرص و ہوس کو چھوڑ تو شاہی چاہی ہے گر — گردن جسے طمع نہین اسکی ہے نت بلند

اسطرف کے ایک بادشاہ نے اشارت کی کہ توقع کرم اخلاق درویشون سے یہہ ہے کہ موافقت ہمسے ساتھ نان و نمک کے کرین شیخ راضی ہوا کہ قبول کرنا دعوت کا سنت ہے دوسرے دن بادشاہ درویش کے پاس اسکے عذر خدمت کے واسطے گیا عابد اٹھا بادشاہ سے بغلگیر ہوا اور مہربانی کی جب بادشاہ گیا کسی ہمصحبت نے شیخ سے پوچھا کہ اسقدر تپاک و الطاف بادشاہ سے خلاف عادت کہ دیکھے اسمین کیا حکمت ہے کہا تمنے نہین سنا ہے تو نظم

فرش پر تو جسکے بیٹھا ہوگیا واجب تجھے — اسکی خدمت کے لئے اٹھنا ہمیشہ دمبدم
گر نہو حاجت ہمین تو کیون امیرونکے حضور — گاہ ہون سیدھے کھڑے اور گاہ ہوین پشت خم
خیر کا بدلا تو کر سکتے نہین پھر اسلئے — کرتے ہین بیچارگی کا اُنسے اپنی عذر ہم مثنوی

کان کو مقدور یہہ البتہ ہے — نے سنے آواز دف و چنگ و نے
آنکھہ کرے صبر نہ دیکھے وہ باغ — غنچہ و گل بن رہے چندے دماغ

تکیہ پرون کا جو ہو وے نہ ہو	سر کے تلے سنگ کو دھر رہئے سو
دلبر محبوب نہ ہو وے جو ساتھ	رکھئے لب آغوش ہی مین اپنے ہاتھ
غیر غذا پر شکم رودہ دار	صبر کسی پر نہ کرے زینہار

چوتھا باب خاموشی کے فایدون مین

پہلی حکایت

ایک دوست سے پوچھا مین نے کہا کہ چپ رہنا مین نے اس سبب اختیار کیا ہی کہ بولنے مین اکثر اوقات نیک و بد کا اتفاق ہو جاتا ہی اور آنکھہ دشمن کی سوائے بدی کے کچھہ نہین دیکھتی بولا وہ کہ ای برادر دشمن وہی بہتر ہی کہ نیکی نہ دیکھے

بیت

ہی ترا عیب ہنر دشمنی کی آنکھون مین	پھول ہی سعدی یہ ہی آنکھہ مین دشمن کی جا بیت
مدعی کا ہو گذر صالح کی جانب سے اگر	تو اشارہ یون کرے یہہ ہی بڑا جھوٹھا تر بیت
گو جہان روشن ہی سورج سے سدا	پر چھچھوندر کی نظر مین ہے برا

دوسری حکایت

ایک سوداگر کو ہزار دینار کا نقصان آیا اپنے بیٹے سے کہا اُسنے لایق نہین ہی کہ کسی سے یہہ بات کہے تو عرض کی اسنے کہ بموجب ارشاد کہونگا مین لیکن مجھے اطلاع بخشئے کہ اسکے چھپانے مین کیا فایدہ ہی اور کیا مصلحت کہا اُسنے ایک تا مصیبت دو نہو نکے نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ بیت

دکھا اپنا نہ دکھہ دشمنون سے کبھی	کہ لاحول پڑھکر کرینگے خوشی

تیسری حکایت

ایک جوان صاحب شعور فضیلتون سے بہرہ کامل رکھتا تھا اور طبع بھی اُسکی لطیف تھی لیکن
مجلسون مین عقلمندونکی جبتک بیٹھتا کچھ بات نکہتا ایک دن اُسکے باپ نے کہا ای بیٹا تو بھی جن جن
چیزون سے واقف ہی کچھ کچھ اُنکا ذکر کیون نہین کرتا بولا وہ ڈرتا ہون مین کہ اچانک وہ
بات پوچھین کہ جسکو نہین جانتا تب کیا کرون مگر انفعال کھینچون کیا نہین سنا ہی تو نے

نظم

اپنی نعلین مین کئی مینخین	ٹھونکتا تھا بیچارہ ایک صوفی
اُسکو دیکھا جو کام یہہ کرتے	ایک ہراول نے اُسکی آستین پکڑی
کہ نہ چھوڑونگا تجھکو ادہر آ	باندھ گھوڑیکی میرے چو بندی

بیت

جو تو نے لب نہین کھولے تو کچھ نہین دعوا	ولے کہا ہے اگر کچھ تو پھر دلیل بھی لا

چوتھی حکایت

ایک عالم معتبر سے اور ایک ملحد سے بحث ہوئی اور وہ عالم اُس ملحد سے بدلیل عہدہ برا نہوا
سر جھکا لیا اور پھر کسی نے پوچھا اُسسے کہ تو باوجود اِس علم و ادب کے اور فضل و حکمت کے
ایک بیدین پر غالب نہ آیا جواب دیا اُسنے کہ علم میرا قرآن و حدیث اور قول مشایخ وہ انکا معتقد نہین
بلکہ سنتا بھی نہین پھر مجھے سننا اُسکے کفر کا کیا ضرور ہی

بیت

قرآن اور حدیث سے جسسے ہنو نجات	بہتر ہے جواب اُسکو نہ سن اُسکی ایک بات

پانچوین حکایت

جالینوس نے کسی احمق کو دیکھا کہ ایک عقلمند کے گریبان مین ہاتھہ ڈالے ہوے بیحرمتی کر رہا ہی
کہا کہ اگر یہہ دانا ہوتا تو کام اُسکا نادانونکے ساتھہ اِس حد کو نہ پہنچتا

مثنوی

ممکن نہین ہی جو ہووے دو عاقلون مین جھگڑا	ہیو قوف سے لڑے ہی کب باوقار دانا
بیگانگی سے نادان کتنا ہی سخت بولے	نرمی و دلدہی سے دانا لب اپنے کھولے
ایک اہل کو مقرر دو اہل دل بچالین	مغرور و صلح جو بھی یک بال نہ اُسمین ڈالین
کیا چیز بال ہی گر ہووین دونون جاہل	زنجیر توڑ ڈالین جسوقت ہوون مقابل
یک آدمی کو گالی دی ایک پوچ گو نے	اُسنے بصد تحمل اُسسے کہا یہ سن لے
جو کچھ کہا ہی تو نے بدتر مین اُسسے ہونگا	مانند میری کب تو جانے ہی عیب میرا

چھٹی حکایت

سحبان ابن وائل کو فصاحت مین بے نظیر جانتے ہین چنانچہ یہہ قوت گویائی کی اُسکو تھی کہ ایک مجمع مین سال بھر کلام کرتا اور لفظ مکرر نہ بولتا اگر اتفاقاً اُسی لفظ کا اتفاق پڑتا تو وہ اور معنی کے تکلم کرتا یہہ بھی بادشاہ کے ندیمون مین ایک تھا ادب سے ہی بعضے نکات مثنوی

سخن کیسا ہی ہو دلبند شیرین	سراپا لایق تصدیق و تحسین
جو تو نے ہی کہا تو پھر نہ کہنا	کہ ہی یک بار بس کھالین جو حلوا

ساتوین حکایت

ایک حکیم کو مین نے سنا ہی کہ کہتا تھا کوئی شخص اپنے جہل کا مقر نہین مگر وہ شخص جو کلام کسیکا تمام نہوا ہوا اور بولنا شروع کردے

مثنوی

رکھے ہی سخن ابتدا انتہا	سخن مین سخن کہہ نہین مطلقا
جو ہی صاحب عقل و تدبیر و ہوش	نگویا ہو جبتک نہ دیکھے خموش

آٹھوین حکایت

بندگان سلطان محمود سے کتنے شخصون نے حسن میمندی سے پوچھا کہ بادشاہ نے آج تجھ سے فلانی مصلحت مین کیا کہا اُسنے کہ تم پر بھی چھپا نرہیگا تو وے کہ تو وزیر ہے جو کچھ کہ تجھ سے کہیگا ہم سے نہ کہیگا تب کہا اُسنے اِس اعتماد پر کہ کسی سے نکہونگا بس کسواسطے پوچھتے ہو تم بیت

ہر ایک بات سنی کب کہے ہے اہل تمیز	وہ سِرِّ شاہ نکھولیگا جسکو سر ہے عزیز

نوین حکایت

ایک عربی گھر مول لینے کے معاملے مین متردد تھا مین جو ایک جہود نے کہا کہ مین رئیس قدیم اِس محلے کا ہون اِس گھر کی خوبی جو کچھ کہ ہے مجھ سے پوچھا اور مول لے کہ کچھ عیب نہین رکھتا کہا مین نے سوائے اسکے کہ تو ہمسایہ اُسکا ہے **قطعہ**

جس کا ہمسایہ تو ہووے وہ گھر	دس درم روپے کو بھی مہنگا ہے
پر یہہ امید ہے جو تو مرجاے	پھر تو دس سَو کو بھی وہ سستا ہے

دسوین حکایت

ایک شاعر چورونکے امیر پاس گیا اور اُسکی تعریف کی حکم کیا اُسنے کہ جامہ اسکا چھین کر گاؤن سے باہر کر دین کتے اُسکے پیچھے لگے چاہا اُسنے کہ پتھر اوٹھاوے زمین یخ بستہ تھی عاجز ہوکر کہنے لگا کہ یہانکے لوگ کیا حرامزادے ہین کہ کتون کو کھول دیا ہے اور پتھرونکو بند کیا امیر کھڑکی مین بیٹھا تھا سنکر ہنسا اور بولا کہ ای حکیم کچھ مجھ سے چاہ کہا اُسنے اپنا جامہ چاہتا ہون اگر حضور سے انعام ہو **مصرع** مین راضی ہون تیری بخشش سے بس تو جانے دے **بیت**

اِس سرائے جہان مین ہر کوئی	آسرا ہر کسی سے ہے رکھتا

پر مجھے خیر سے تیری ہرگز	نہین امید شر تو مت پہنچا

چور فکے سردار کو رحم آیا جامہ اُسکا ساتھ ایک قبا پوستین کے حوالے کیا اور کتنے درہم بھی دے گیا

گیارہوین حکایت

ایک نجومی اپنے گھر مین آیا جورو کو دیکھا کہ ایک بیگانے مرد کے ساتھ ملی بیٹھی ہے گالیان دین اور برا کہا غرض ایک فتنہ برپا ہوا اور شور اُٹھا کسی صاحبدل نے اِس بات سے واقف ہو کر یہہ کہا **بیت**

کون ہے گھر مین نہین اتنی بھی جب تجکو خبر	پھر تو کیا جانیگا کیا ہیگا فلک کے اوج پر

بارہوین حکایت

ایک خطیب بدآواز اپنے تئین خوش آواز گمان کرتا اور شور بیفائدہ اٹھاتا کہے تو آواز کوے کی اُسکی الحان کے پردہ مین ہے یا ایک آیہ کہ حاصل معنی اُسکا یہہ ہے یعنے بدترین آوازونکی آواز گدھے کی ہے وہ اُسکی شان مین ہے **بیت**

جب خطیب ابو الفوارس غل اُٹھاوے مثل خر	استخر فارس کا شور اُسکا گراوے سر بسر

لوگ گاؤن کے بسبب مرتبہ و جاہ کے کہ رکھتا تھا رنج اُسکے کھینچتے تھے اور اذیت اُسے نہ دیتے غرض ایک خطیب اس اقلیم کا کہ اُسکے ساتھ پوشیدہ عداوت و بظاہر محبت رکھتا تھا ایکدن واسطے پرسش احوال کے آیا اور کہا اُسنے کہ ایک خواب دیکھا ہے مین نے خوب ہو جو بولا وہ کیا دیکھا ہے تب کہا اُسنے یہہ دیکھا ہے کہ تو خوش آواز تھا اور آدمی تیرے صدا سے راحت مین تھے خطیب نے اُسکو سنکر اندکے اندیشہ کیا اور کہا کیا مبارک خواب دیکھا ہے تو نے کہ مجھے میرے عیب سے آگاہ کیا معلوم ہوا کہ میری آواز ناہموار اور خلق میری آواز سے دکھ مین ہے الحال توبہ کی ہے مین نے کہ بار دیگر خطبہ نہ پڑھونگا مگر باہستگی **نظم**

دوستونکی صحبتون سے رنجیدہ رہتا ہون مین — خوب ہی مجکو جتاتے ہین یہہ خلق بد میرا
عیب کو میرے ہنر سمجھین ہین نقصانکو کمال — خار کو میرے دکھاتے ہین گل رنگین بنا
ہے کدھر وہ دشمن چالاک تر او شوخ چشم — جو کہ میرے عیب کو جلدی مجھے دیوے دکھا

تیرھوین حکایت

ایک شخص قلعہ سنجار کی جامع مسجد مین بے اجرت اذان دیتا تھا ایسی آواز سے کہ سننے والونکو منفرت ہوتی تھی صاحب مسجد امیر عادل و نیکو خصایل تھا چاہتا تھا اُسنے کہ وہ آزردہ دل ہووے کہا اُسسے ای جوانمرد اِس مسجد مین اذان دینے والے قدیم ہین کہ ہر شخص کے تئین سے پانچ پانچ دینار مقرر ہین اور تجکو دس دینار دیتا ہون مین مگر اور جگہہ جا تو راضی ہوا اور گیا بعد ایک مدت کے امیر پاس پھر آیا اور عرض کی ای خداوند آپنے مجہپر ظلم کیا کہ دس دینار پر اِس مقام سے نکال دیا جس جگہہ گیا ہون مین وہان کے لوگ بیس دینار تک راضی ہین اگر اور مقام پر جاؤن لیکن مین قبول نہین کرتا امیر ہنسا اور کہنے لگا زنہار نلیجو کہ پچاس تک بھی راضی ہونگے

بیت

تیشے سے کوئی چھیلے نہ یون سنگ پر سے گل — چھیلے ہی تیرا شور صدا جسطرح سے دل

چودھوین حکایت

ایک بدآواز اونچی آواز سے قرآن پڑھتا تھا کوئی صاحبدل جو ادھر گذرا کہنے لگا کہ تیرا درماہا کتنا ہی کہا اُسنے کہ کچھ نہین فرمایا اُسنے پھر کسواسطے اپنے تئین رنج دیتا کہا اُسنے خدا کے واسطے پڑھتا ہون بولا وہ واسطے خدا کے مت پڑھ

بیت

پڑھیگا یون ہین جو قرآن تو الحق — تو کھو دیگا مسلمانی کی رونق

پانچوان باب عشق اور جوانی مین

پہلی حکایت

حسن میمندی سے پوچھا کہ سلطان محمود کتنے غلام گل اندام رکھتا ہی کہ ہر ایک اُنمین سے نادر زمان اور جہان ہی کیا باعث کہ اُنمین سے کسیکے ساتھہ چاہت اور محبت نہین رکھتا جیسی ایاز کے ساتھہ ہی باوجود اسکے کہ حسن مین وہ بہتر نہین کہا اُسنے جو چیز کہ دلمین سماتی ہی وہی آنکھون مین سہاتی ہی مثنوی

جو کہ سلطان مرید ہو جسکا — جو کرے فعل بد وہ بھی اچھا
دے گرا جسکو بادشاہ انام — نہ نوازین پھر اُسکے گھر کے تمام

قطعہ

جو دیکھے آنکھہ سے انکار کی سوی یوسف — بتا وہ شکل کا اُسکی بھی دیو زشتی سے
نگاہ چاہ کی چتون سے گر کرے اُسپر — تو اُسکی آنکھہ مین پھر تو فرشتہ دیو لگے

دوسری حکایت

ایک صاحب کا غلام حسن مین نادر تھا اور وہ اُسپر نظر محبت کی رکھتا تھا کسی دن ایک دوست سے کہا اُسنے افسوس کہ یہہ غلام رعنا میرا زبان دراز و بے ادب ہی جو ایسا نہوتا تو کیا خوب تھا بولا وہ کہ جب اقرار محبت کا کیا تو پھر توقع خدمت کی نرکھہ جبکہ عاشق و معشوق درمیان آئی کہان رہی غلامی آقائی قطعہ

صاحب اُسسے پیار سے کھیلے ہنسے — اور ہووے نازنین پیکر غلام
کیا عجب وہ ناز جون خواجہ کرے — مثل بندہ وہ اُٹھاوے لا کلام

تیسری حکایت

ایک متقی کو دیکھا مین نے محبت مین ایک شخص کی گرفتار اور بھید اُسکا پردے سے آشکار جسقدر کہ

مصیبت دیکھتا اور زحمت کھینچتا لیکن ترک اشتیاق نکرتا بلکہ کہتا

قطعہ

دامن سے تیرے ہاتھ نہ کھینچونگا تک تو قتل — شمشیر تیز سے بھی کریگا نہ مجھے اگر
تیرے سوا کہین نہین جائے پناہ اب — بھاگون بھی مین تو بھاگون اُدھر ہووے جو گر

ایکدن مین نے ملامت کی اُسکو اور کہا کہ تیری عقل لطیف پر کیا آفت پڑی کہ نفس کثیف تیرا غالب آیا ایک دم تامل کیا اُسنے اور کہا

قطعہ

نشہ عشق آسے جس جگہہ نرہے — زور تقوے کے ہاتھ کا اُسجا
پاک دامن بیچارہ کیونکہ بچے — کہ وہ کیچڑ مین جیب تک ہے پھنسا

چوتھی حکایت

ایک شخص نے اپنا دل گنوایا تھا اور جان سے ہاتھ اُٹھایا منظور نظر اسکا مقام خوف و خطر بلکہ دریاے ہلاکت کا بھنور نہ لقمہ جو بہ تصور ہو کسو حلق مین آئیگا نہ پرندہ جو دھیان کے دام مین پھنس جائیگا

بیت

زر آنکھ مین سماے نہ محبوب کے اگر — نزدیک تیرے پھر تو ہے یکسان خاک و زر

یارون نے نصیحت سے کہا اُسکو کہ اِس خیال محال کو ترک کر کہ ایک خلق اسی خواہش مین اسیر ہے اور پاے بزنجیر نالہ کیا اُسنے اور کہا

قطعہ

اُسکی خواہش پر مین راضی دلسے ہون — دوستو بس میرے تم ناصح نہ ہو
قوت بازو سے اپنی تیغ زن — دشمنون کو مارین خوبان دوست کو

شرط محبت کی نہین ہے کہ جان کے اندیشے سے دل کو محبت جانان سے اُٹھائیے

مثنوی

جب تلک تجھکو ہیگی خودداری — ہیگی جھوٹھی تیری گرفتاری

دوست تک گر نہو پہنچ اپنی | دوستی کی ہے شرط پھر تو یہی
تک نہ دم لے جدھر تدھر جاوے | جستجو مین اُسکی مر جاوے

قطعہ

باقی نرہے کوئی بھی تدبیر اگر | گو مارین عدو خدنگ شمشیر و تبر
آستین پکڑ لونگا جو پہنچیگا ہاتھ | مر جاؤنگا ورنہ اُسکے در پر جاکر

عقلمندونکی اسکے نظر از بسکہ اُسکے اطوار پر بھی اور شفقت اُسکے حال پر پسند آئے اور اسنے پسند آگیا پڑھا یہ مضمون **مثنوی**

کہا ایلو یکو حکم یہی ہے طبیب کا | نفس حریص ہاے مٹھائی ہے چاہتا
یہی سنا تو نے چھپ کے یک دلبر | سے اپنے عاشق سے کہتا تھا اکثر
جب تلک اپنی قدر ہے تجھکو | میری قدر آنکھو نمین تیری کیا ہو

غرض وہ بادشاہزادہ کہ منظور اُسکا تھا خبر کی اسکو کہ ایک جوان اس میدان مین ہمیشہ رہتا ہے نہایت خوش طبع ہے اور شیرین زبان باتین لطیف لطیف اور نکتے عجیب اُسے سنتے مین ہم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شور سر مین اور سوز دلمین رکھتا ہے شیدا و بیخبر نظر آتا ہے ایکدم مین سو بار آپسے جاتا ہے لڑکے نے جانا کہ وہ میرا ہی گرفتار ہے اور میرے ہی سبب ذلیل و خوار گھوڑیکو اُسکی طرف پھیرا جوان نے جو دیکھا کہ شہزادہ اُسکے پاس آنیکا قصد رکھتا ہے رو دیا اور کہا **بیت**

پھر آیا وہ جسنے مجھکو ہے قتل کیا | دل اُسکا بھی شاید اپنے کشتے پر جلا

القصہ بہتیری مہربانی شہزادے نے کی اور پوچھا کہ کہانکا ہے تو کیا نام ہے تیرا اور کیا کسب جانتا ہے جوان محبت کے دریا مین ایسا ڈوبا ہوا تھا کہ مجال سانس لینے کی نرکھتا تھا جواب دینا یکطرف **بیت**

پڑھا قرآن سارا یاد گو تو نے پہ حاصل کیا | الف بے تے سے بھی واقف نہین جو ہو گیا شیدا

شہزادے نے پھر کہا کہ مجھسے کیون نہین بولتا کہ مین بھی درویشون کے سلسلے سے ہون بلکہ حلقہ بگوش انکا ہون
اُسنے محبوب کی قوت دوستی کے سبب محبت کے دریا کی لہرون سے سر نکالا اور بولا **بیت**

ہے عجب کہ تیرے ہوتے رہے جان میری تن مین	مجھے بات کی ہو قدرت تو ہو جسکے گھری سخن ریز

اِس شعر کو پڑھ کر ایک نعرہ کیا اور تمام ہوا **بیت**

ہوا جو دوست کے در پر عجب کیا ایسے مرد یکا	تعجب ہیگا اُس رندسے کا جو جی کو بچا نکلا

پانچوین حکایت

ایک طالب علم صاحب جمال تھا اور استاد اُسکا بسبب حسن بشری کہ اِس مقام مین معصوم و محفوظ آنکھہ ہے
اُسکی شکل زیبا کا ناظر اور مایل تھا اسیواسطے اکثر اوقات ہمکلام اُسی سے رہتا **قطعہ**

ہے دھیان تجھہ مین بشب و روز ای بہشتی رو	پھر اپنے دلمین کرون اپنی یاد مین کیونکر
نہ آنکھہ بند کرون تیری دید سے گرچہ	لگین ہزار خدنگ ستم میری منہہ پر

ایکدن لڑکے نے کہا جیسے کہ تو طور پسندیدہ اور طریقہ سنجیدہ مین حکم کرتا ہے توجہ فرما اگر میری
خو مین کوئی بد ہووے اور مین اُسے خوب جانتا ہون اُس پر مجھے آگاہ کرتا اُسکو بدل ڈالون فرمایا
اُسنے ای لڑکے یہہ بات کسی اور سے پوچھ وہ نگاہ کہ مین تجھ پر رکھتا ہون اُسمین سوا ہنر کے کچھ نظر نہین آتا **قطعہ**

آنکھہ بد اندیش کی ہو جاے کور	عیب ہنر آتے ہے اُسکو نظر
عیب ہون سو تجمین ہنر گو ہو ایک	دوست نہ دیکھیگا کبھو جز ہنر

چھٹی حکایت

یاد ہے مجکو ایک رات یار عزیز میرا دروازے سے در آیا اِس مرتبہ بے اختیار ہوکر اُٹھا

ہین کہ چراغ میری آستین سے بجھہ گیا **بیت**

شب اُسیکا دھیان مجھکو آگیا تھا خوابمین ۔۔۔ شکل سے جسنے اندھیرے کو اُجالا کردیا

تعجب آیا بخت سے مجھکو کہ یہہ دولت کہان اور مین کہان بار بیٹھہ گیا وہ پر جھنجلایا کہ تو نے مجھے دیکھتے ہی چراغ گل کردیا کہا مین نے کہ گمان یہہ ہوا کہ آفتاب نکلا اور ظریفون نے بھی کہا ہی **قطعہ**

شمع سے کے آگے سے آئے گر بدرو ۔۔۔ اُٹھہ سکے مار اُسکو دیر تک نہ لگا

اور جو آجاے کوئی مہ طلعت ۔۔۔ بکر آستین اُسکی شمع بجھا

ساتوین حکایت

ایک شخص نے مدتون سے اپنے دوست کو نہ دیکھا تھا یکایک آگیا کہا اُسنے کہان تھا تو کہ نہایت مشتاق ہون جواب دیا اُسنے کہ مشتاق بھلی کہ غمناکی **قطعہ**

دیر مین آیا ہی میرے پاس تو ای مست ناز ۔۔۔ ہاتھہ سے اپنے نچھوڑونگا تیرا دامن ابھی

مدتون کے بعد معشوقہ کو دیکھے کوئی جو ۔۔۔ اسقدر تو ہو کہ دیکھے خوب اپنا بھر کے جی

وہ معشوق کہ ساتھ رقیبون کے آوے ظلم کرنے آیا ہی نہ رحم اسواسطے کہ غیرت و رضد خالی نہین **بیت** **قطعہ**

غیرونکے ساتھہ ملنے کو آیا جو میرے تو ۔۔۔ گرچہ بصلح آیا و لیکن ہی جنگ جو

قریب ہی کہ مجھے مارے جان سے غیرت ۔۔۔ کہ ساتھہ غیرونکے کیون اکیدم بھی یار ملا

کہا یہہ ہنسکے مین ہون شمع بزم ای سعدی ۔۔۔ جلے جو آپ سے پروانہ پھیر مجھکو کیا

آٹھوین حکایت

یاد ہی مجھے کہ اگلے دنون مین اور ایک دوست جیسے دوگانہ بادام بیک پوست صحبت رکھتے تھے

یکبیک اُسے اتفاق سفر کا پڑا ایک مدت کے بعد جو پھر آیا تو تجھپر غصے یعنے اتنی مدت مین ایک قاصد بھی نہ بھیجا تو نے کہا مین نے کہ رشک و تاسف آیا مجکو کہ آنکھین قاصد کی تیرے جمال سے روشن ہو وین اور میری محروم

قطعہ

مجھے توبہ کو زبان سے نہ کہے یار قدیم	کہہ کہ تایب نہوگا اسپہ کھینچے کو شمشیر
رشک آتا ہی جو کوئی سیر نظر تجبہ کرے	پھر یہہ کہتا ہون کبھو کوئی نہووے سیر

نوین حکایت

ایک فقیہ کو دیکھا مین نے کسی ایک شخص کی بند محبت مین بند اور فقط باتو نہین پر اُسنے رضامند جور و جفا سے بہت سا دکھ بھرتا اور بے نہایت تحمل کرتا وقت پا کر مین نے بطور نصیحت کے کہا اسکو یہہ یقین ہی کہ محبت مین تجھے اس محبوب کی مقصود شکستگی نفس کی ہی نہ خواہش نفسانی واقعی بنیاد اس دوستی کی واسطے حرکت بیجا کے نہین لیکن باوجود اس قصد کے بھی لایق مرتبہ علما کے نہین کہ خلق مین متہم رہین اور ستم بے ادبونکا سہین کہا اسنے ای یار ہاتھ غصے کا میرے دامن روزگار سے کھینچ کہ اکثر اوقات ایسی مصلحت مین کہ تو دیتا ہی اندیشہ کرتا ہون لیکن صبر اسکے ستم پر سہل معلوم ہوتا ہی اور اُسسے مشکل چنانچہ حکیمون نے بھی کہا ہی کہ دلیر صعوبتونکا سہنا آسان تر ہی کہ چشم کو دید کے وقت بند رکھنا

مثنوی

ہاتھ مین دلبر کے جسنے دل دیا	اختیار اپنے سے وہ جاتا رہا
پاؤن یا گردن مین جب باندھے رسن	ہر طرف پھر چل سکے کب ہی ہرن
دوست سے پیر بینر مین یکدن کیا	صیغۂ توبہ پڑھا پھر بارہا

دوست سے کب دوست کو پرہیز ہو ۔ رکھ دے آگے اُسکے اپنے دل کو وہ
رحم یا اسپر کرے وہ یا ستم ۔ اُسکی مرضی پر رہے مارے نہ دم
جسکے بن دیکھے نہ ہووےگی بسر ۔ کر تحمل اُسکے ہر یک جور پر
گر بلاوے مہر سے اسکی رضا ۔ ور نکالے قہر سے تو بھی بھلا

دسوین حکایت

پہچ ابتدا جوانی کے گو اب نمانیگا پر جو تجربہ پڑیگی تو جانیگا ایک خوبصورت لڑکے کو مین نے ہمراہ
اور دمساز کیا تھا اسواسطے کہ خوش آواز تھا اور مینھ اسکا چودھوین رات کا چاند

بیت

تھا اُسکے گال کا سبزہ پئے ہی آب الحیات ۔ لب اُسکے شہد سے دیکھے وہ کھاتے ہی جو نبات
اتفاقاً خلاف طبیعت کے ایک حرکت اُسنے دیکھی مین نے اور وہ مجھکو خوش نہ آئی صاف اُسے کنارہ کیا
اور محبت کو اُسکی دل سے اٹھایا اور کہا

بیت

جو کچھ کہ ہے تیری خواہش سو کر یہانسے جا ۔ ہمارا دھیان جو تجکو نہین پکڑ رستا
وہ مستعد چلنے کا ہو کر سنتا ہون کیا یہہ بیت پڑھنے لگا

بیت

شپرک کو گرچہ سورج خوش نا آوے ایکدم ۔ لیک اُسکی گرمی بازار کب ہوتی ہے کم
یہہ پڑھکر اُسنے سفر کیا اور پریشانی سنے اُسکی مجھہ مین اثر کیا

شعر

وصل کے دن کھو دیتے انسان ہے غافل قدر سے ۔ ایسی راحت قدر کی کھو بیٹھے ہو جو بیشتر

بیت

تو قتل کر مجھے شوق سے پھر آ ۔ مجھہ بن ہے بتر مرگ سے مجھکو جینا
لیکن شکر ہے نعمت پروردگار کا کہ ایک مدت کے بعد پھر آیا وہ پرحلق داؤدی اُسکا متغیر اور جمال

یوسفی جمال ناقص سبب خزان مانند ہی کی گرد آلودہ بہار خوبی بہ خزان بازار حسن بے رونق و ویران متوقع تھا کہ ہم کنار اُسّے ہون لیکن کنارہ کیا مین نے اور کہا

قطعہ

حسن دن خط سبز نازین تھا ۔ عاشق سے جدا ہوا تھا لڑکر
اب آیا تو صلح کرنے اُسّے ۔ جب داڑھی نکل چکی سراسر

مثنوی

زرد ہوا اب رخ گلگون تیرا ۔ گرمی نکر سرد ہی اب دل میرا
ایند سے کے جلتا ہی عبث اسقدر ۔ دولت سابق کا تصور نہ کر
اُسکے نے جا جسکو تیرا دھیان ہو ۔ ناز کر اُسپر ہی جو خواہان ہو

نظم

کہتے ہین سبزہ باغین ہی خوب ۔ پر کہے وہی جانے جو یہہ سخن
بلشتر منہہ پہ مرُدون سے کے ۔ بھاتی ہی عاشقون کو خط کی پھبن
جب اُگھارے ہی تو وہ اُگتا ہی ۔ گندنے کا ہی کھیت تیرا چمن
کر صبر تو یا موے بنا گوش اکھاڑ اب ۔ خوبی کے دنونکی نہ پھیگی یہہ دولت اب

نظم

جون ملی تھہ تو داڑھی پہ دھڑی ہی جو مین جی ۔ دھرتا تو نکلتا نہ یہہ پھرتا لقیامت
خط اُسکے چہرے پہ جب پھر چکا تب حال ۔ جمال و حسن کا اُسکے مین اُسّے یون پوچھا
سبب بتا مجھے آفت یہہ پڑ گئی کیسی ۔ کہ چاند چودھوین کا چوتیون نے گھیر لیا
تو ہنسکے بولا خدا جانے کیا ہوا منہہ کو ۔ جو میرے حسن کے غم مین سیاہ پوش ہوا

گیارھوین حکایت

ایک متوطن بغداد مستعرب یعنے وہ عرب تھا اور بنا تھا سوال کیا کا مردونکے حق میز

کیا کہتا ہی تو بولا وہ کہ اُنمین خوبی مطلق نہین جب تلک کہ شخص اُنمین نازنین و سادہ و
ہی و ریشت خوبی اور جب کہ منہہ اُسکا پُرخار ہوا یعنے ریشدار یا کریہ خو ہوا اور دہر جو **قطعہ**

جب تلک تھا طفل امرد خوب رو	تلخ باتین اُسکی تھین مانند جو
جب ہوا پورا جوان اور خط بھرا	تب لگا ملنے وہی ہو دہر جو

بارھوین حکایت

ایک عالم سے پوچھا اگر آدمی ساتھہ ایک ماہ رو کے خلوت مین بیٹھا ہوا اور دروازہ بند و رقیب نیند مین بیخبر نفس طالب اور شہوت غالب بقول عرب کے چھوہارے پکے ہوئے اور نگہبان مانع نہین تو جانتا ہی کہ بسبب تقوی کے اُس سے بچ رہیگا کہا اُسنے جو ماہ رُوون سے بچا پر بدگوون سے نہ بچیگا **شعر**

بدی سے نفس کی انسان بچ سکتا بھی ہی لیکن	نہین محفوظ رہ سکتا عدو کی بدگمانی سے **بیت**
کنارہ گیر ہو مقصود سے محال نہین	زبان خلق کے تئین باندھے یہہ مجال نہین

تیرھوین حکایت

ایک طوطی کو ساتھہ ایک کوّے کے پنجرے مین بند کیا تھا طوطی اُسکے دیدار سے رنج کھینچتی اور کہتی کہ یہہ کیا بھونڈی صورت ہی اور بدہیئت جل جایہہ یعنی جمال اسکا جاتا رہے کہین یہہ جیکا کال کاش کہ اے کوّے مجھمین تجھمین ایسا فاصلہ ہو جیسا مشرق و مغرب مین **قطعہ**

جو کوئی صبح کو منہہ دیکھکر تیرا اُٹھے	سلامتی کی سحر آہ شام ہو اُسپر
سیاہ بخت کوئی تجھسا چاہیئے تجھہ پاس	یہہ مثل تیرا نہین ہی جہان کے اندر

عجیب تر یہہ کہ کوا بھی طوطی کی ہمسایگی سے نہایت تنگ آیا تھا لاحول پڑھکر گردش گیتی سے

نالہ کرتا اور تاسف سے ہاتھہ ملکر یہہ کہتا کہ یہہ کیا بخت نگون ہے اور طالع زبون اور ایام بوقلمون لایق میرے رتبے کے یہہ تھا کہ کسی کلاغ کے ساتھہ ایک باغ کی دیوار پر آہستہ آہستہ چلتا قطعہ

متقی کو بھی بس یہی زندان — کہ رہے وہ بحلقۂ رندان

گناہ کیا میں نے کہ زمانے نے مجھکو ایسی احمق خود پسند اور ناجنس بے بند کی صحبت میں واسطے عذاب کے پھنسایا قطعہ

کھینچیں جس دیوار پر صورت تیری صورتگران — کوئی اس دیوار کے نیچے نہ جاوے بھول کر
بیچ جنت کے جگہہ تجکو ملے گر حشر میں — جا کے دوزخ میں رہینگے اور جتنے ہیں بشر

یہہ مثل اسواسطے لایا ہوں میں تاکہ جانے تو کہ جتنی کہ دانا کو نادان سے نفرت ہے نادان کو بھی اس سے اتنی ہی وحشت قطعہ

محفل رندان میں یک زاہد کو دیکھہ — بول اٹھا یون بلخ کا یک نازنین
ہمسے گر آزردہ ہے مت بیٹھہ ترش — تلخ ہے ہم میں بھی تو اب جا کہیں رباعی

جون لالہ و گل میں کئی بیٹھے یک جا — تو انمیں ہے جیسے ایک سوکھا کانٹا
جون باد مخالف ہے زبون پر د سا بد — مثل یخ و برف تو تو جمکر بیٹھا

چودھوین حکایت

ایک رفیق رکھتا تھا میں کہ ہم وہ برسون ہمسفر رہے تھے اور ہم طعام غرض حقوق صحبت کے لا انتہا طرفین ثابت ہوئے تھے آخر یہہ سبب تھوڑے سے نفع کے آزردگی چاہی اسنے اور دوستی چھوڑ دی باوجود اسکے علاقۂ دلی دونو طرف باقی تھا اسلیے کہ سنا میں نے ایکدن دو بیتیں میرے کلام سے وہ کہیں جلسے میں پڑھتا تھا قطعہ

جو خندۂ نمکین سے وہ دلربا آوے — نمک زیادہ کرے زخمیونکے زخمونپر
گدا کے ہاتھہ میں جو آستین کریمون کی — جو ہاتھہ آوے تو کیا ہووے کاکل دلبر

ایک گروہ دوستونکا نہ لطف پر اس کلام کے بلکہ اپنی خوبی سیرت سے گواہی دیتا تھا اور وہ بھی تعریف مین مبالغہ کرتا تھا بلکہ صحبت قدیم کے جانے پر بھی تاسف اور اپنی خطا پر اقرار معلوم کیا مین کہ اسکی طرف سے رغبت ہی تب یہہ بیتین لکھہ بھیجین اور صلح کی نظم

نہ تھا عہد وفا کیا مجھہ مین تجھہ مین	پھرا تو عہد سے آخر جفا کی
لگایا تجہ سے دل مین جگ کو چھوڑا	نہ سمجھا یہہ تو پھر جاویگا جلدی
خیال صلح اب بھی ہی تو پھر آ	وہی چاہت ہی بلکہ لسّے دونی

پندرھوین حکایت

ایک شخص کی جورو نہایت خوبصورت تھی اور وہ مرگئی ساس اسکی بڑھیا اور کبڑی اپنی بیٹی کے مرنے کے سبب گھر مین اسکے قایم رہی مرد اسکی گفتگو سے جی سے آزردہ ہوتا لیکن گھر کی جہت سے پاس اسکا چھوڑ نہ سکتا کتنے آشنا ملکر اسکی ملاقات کو آئے انمین سے ایک شخص نے کہا کیا حال ہی تیرا یار جانیکی جدائی مین بولا وہ ندیکھنا جورو کا ایسا مجہپر دشوار نہین جیسا دیکھنا ساس کا ہی مثنوی

لٹ گیا پھول اور بچا کانٹا	اٹھہ گیا گنج اور رہا سانپ
چشم کا دیکھنا سنان اوپر	دید سے دشمنون کے ہی بہتر
چھوڑ دے خواہ مخواہ دو ہزار	ایک دشمن کا بھی جو ہو دیدار

سولھوین حکایت

یاد ہی مجکو جوانی کے عالم مین ایک کوچے مین تھا میرا گذر اور ایک خوبصورت پر تھی میری نظر اُس گرمی مین کہ حرارت اسکی آب دہانکو سکھلاتی تھی اور ہوائے گرم اسکی مغز استخوان کو پگھلاتی تھی

ضعف بشریت اور کمی طاقت سے مین تاب آفتاب کی نہ لایا ملتجی ایک سایۂ دیوار کا ہوا اس امید پر کوئی شخص گرمی آفتاب کی اور حرارت خورشید جہانتاب کی ایک قطرۂ آب سے دور کرے کہ یکایک اُس گھر کے دہلیز کے اندھیرے مین ایک روشنی چمکی اور بجلی سی آنکھون کے آگے کوندھی جو غور کی مین نے تو ایک جمال پر نور تھا کہ زبان فصاحت بیان صفائی کی صباحت اسکی سے عاجز اور قاصر کیا کہون مین اندھیری رات مین جیسے سفیدۂ صبح دیکھے یا آب حیات غار تاریکی مین جھلکے ایک پیالہ ٹھنڈے پانی کا ہاتھ مین لئے اور شکر و گلاب اُسمین ملا ہے نہین جانتا ہون کہ گلاب سے اُسکو معطر کیا تھا یا عرق رخ گلرنگ کی بوندون سے بسایا تھا القصہ مین نے شربت اُسکے رنگین ہاتھ سے لیا اور پیا پھر نئے سر سے زندگی کو تازہ کیا اور یہہ کہا

بیت

پانی کے گھونٹون سے کب بجھتی ہے اپنے دل کی پیاس	گر پیون دریا و بھی تو بھی اُسے تسکین نہو

قطعہ

شاد ہی وہ نیک طالع جسکی آنکھہ	ایسے مکھڑے پر پڑے نت ہر سحر
مست ہی جاگے ہے آدھی رات کو	مست ساقی حشر تک ہے بے خبر

سترھوین حکایت

جس برس کہ سلطان محمد خوارزم شاہ نے لشکر ملک خطا سے واسطے مصلحت کے صلح کی اسی سال مین کاشغر کی مسجد مین وارد ہوا ایک لڑکا وہان کمال رعنائی و زیبائی دیکھا چنانچہ اسکے نظیر حق مین یہہ کہے گئے ہین

رباعی

معلوم ہے تو سب طرز دلبری سیکھا	عتاب و شوخی و ناز و ستمگری سیکھا
یہہ چال ڈھال کہان آدمی کہان شاید	کسی پری سے چلن تو یہہ اے پری سیکھا

چند ورق زمخشری کی نحو کے ہاتھ مین اور یہہ پڑھتا تھا ضرب زید عمرا و کان المتعدی عمرا

ترجمہ اُسکا یہہ ہے مار زیدنے عمر کو تین اور عمر ظالم تھا کہا مین نے ای لڑکے خوارزم و خطا مین صلح ہوی لیکن زید و عمر مین ہنوز خصومت باقی ہے میں نا وہ میرا وطن پوچھا کہا مین نے شیراز پھر پوچھا کہ کلام سعدی سے تجھے کیا یاد ہے تب مین نے یہہ شعر پڑھے

شعر

بلیت بنحوی یصول معاضبا	علی کزید فی مقابلة العمرو
علی جر ذیل لیس یرفع راسہ	وہل یستقیم الرفع من عامل الجر

ترجمہ اُسکا یہہ ہے

شعر

مبتلا ہون جسپہ وہ نحوی ہے لو حملہ کنان	ہو کے سنکہ زید جون حملہ کرے ہے عمر پر
کھینچے ہے دامن کو اور سر کو نہین کرتا بلند	واقعی ہو رفع کب اُس سے عمل ہے جسکا جر

سنکر اُسکو قدرے تامل کیا اور کہا اکثر اشعار اسکے فارسی اس سرزمین مین مشہور ہین اگر تو بھی ویسے ہی پڑھے تو مبتدی جلدی سمجھے تب مین نے یہہ بیتین پڑھین

مثنوی

طبع ترا تا ہوس نحو شد	صورت عقل از دل ما محو شد
ای دل عشاق بدام تو صید	ما بتو مشغول و تو با عمرو زید

معنی اسکے اسی نظم مین ہین

مثنوی

ہوس نحو جب سے تجھکو ہوی	صورت عقل ہر سے دل سے گئی
ایک ہیگا وہ تیری زلف کا دام	دل دیوانہ جسمین صید مدام
دھیان ہے مجھکو تیرا لیل و نہار	تجکو ہے عمرو زید سے سروکار

بعد چند سے قصد سفر کا ہوا غرض جس صبح کو چلنا تھا اتنا شاید کسی کاروانی نے اُسسے کہدیا

کہ فلانا شخص سعدی ہے دورا ہوا آیا جوانی بہت سی کی اور مجھ نے تاسف کہ ایام گذشتہ مین کیون نہ کہا تو نے کہ مین ہون تا بزرگونکی شکرگزاری کے لئے خدمت کو جان و دل سے حاضر ہوتا تب یہہ مصرع پڑھا مین نے **مصرع** صلا مین ہون کی تیرے ہو تیرے منہہ سے کب نکلی ہے بولا وہ کیا ہو اگر چند روز یہین استراحت کرے تو کہ تیری خدمت سے استفادہ اتہاوین جواب دیا مین نے کہ بموجب اس حکایت کے نہین ہو سکتا

حکایت منظوم

بزرگ یک کوہ پر یہہ ہمنے دیکھا	سراپا نور حق اسکا سراپا
نہ تھی کچھ فکر اسکو بام و در کی	قناعت جگ مین بس یک غار پر کی
کہا یان شہر کے اندر جو تو آئے	دل بستہ ترا یکبار کھل جائے
کہا وہانکے عجایب مین پری رو	اداؤن سے بھرے باشکل نیکو
کہان مقدور انسان تاب کب لائے	جو کیچڑ ہو بہت ہاتھی پھسل جائے

یہہ پڑھ کر چند بوسے آستین سرو رو کو لئے دئے اور رخصت ہو **مثنوی**

وقت رخصت یار کے منہہ کا اگر بوسہ لیا	فایدہ کیا جی بھر الب تجھہ مزا کسنے دیا
سیب بھی رخصت ہوا ہی اپنے یارون سے مگر	لال ادھر سے ہی جو آدھا اور پیلا ہی ادھر

بیت ہزار افسوس میرا دم نہ نکلا روز رخصت مین	اکیلے جو تم کمان منصفی مجبیر محبت مین

اٹھارہوین حکایت ایک خرقہ پوش حجاز کے کاروان مین ہمارے ساتھ تھا۔ عرب کے کسی امیر نے سو دینار اسکو دئے تھے تا عیال کے خرچ سے عہدہ برا ہووے۔ لیکن ایک خفاجہ کے چورون نے کاروان کو مارا اور تمام مال لیگئے۔ سوداگر رونے لگے اور فریاد بے فائدہ کرنے

بیت شور کر تو خواہ یا فریاد کر	چور دینے کا نہین پھر تجھکو زر

مگر وہ درویش خرقہ پوش اپنی حالت پر تھا مطلقاً فرق اُسنے نکیا۔ مین نے کہا شاید مایۂ توکل تیرا نہین گیا ہو لادہ کہ اُسسے اتنی الفت تھی کہ اُسکے جدا ہونے سے خستہ حال ہو جاؤن آور آنسو آنکھون سے بیفائدہ بہاؤن۔ **بیت** تو ہر ایک شی مین اپنا مت پھنسا دل مجھڑا اُسسے ہوگا سخت مشکل کہا ہین کہ جو کچھ کہ تو نے بیان کیا اپنا بھی حسب حال ہے کہ مجکو عہد شباب مین ایک جوان کے ساتھ کمال خلطا تھا اور اس مرتبہ اعتقاد کہ میری آنکھ کا قبلہ اُسکا جمال تھا اور میری عمر کا حاصل اُسکا وصال

گرچہ حور و ملک آدمی پری سب ہین	پر اُس سا خوب نہوگا کوئی جہان مین کہین
قسم ہے اُسکی ہی جس بن حرام ہے صحبت	کسیکے نطفے سے ایسا بشر نہوگا حسین

ناگاہ وہ بقضاے الٰہی بساط اجل پر بیٹھا اور دھوان غم کا اُسکے خاندان سے اُٹھا مدتون اُسکی قبر پر مجاور رہے اور اکثر شعر اُسکے فراق مین کہے چنانچہ انھین سے یہ بھی ہین **قطعہ**

جسدن اے گل تیرے پاؤن مین چبھا خار اجل	پہلے اُس روز سے اپکا نسکلے ہوتا مین ہلاک
کہ بغیر از تیرے دنیا کی نہ کرتا مین دید	خاکپر ہو نمین تیری سر پہ پڑے میرے خاک **قطعہ**
وہ کہ جسکو فرش پر نے خواب تھا نہ چین تھا	پھول نسترن کے نہ بچھے جبتلک اُسپر بیشمار
خاک مین گلسا بدن اُسکا ملایا چرخ نے	قبر پر اُسکی اگاہی ہے درخت خاردار

اُسکے مرنے کے بعد قصد سفر کا کیا مین نے اور نیت بالجزم کی کہ بقیہ عمر کسی چیز کی ہوس نکرون اور گرد پیش مجلسون کے نہ پھرون **قطعہ**

نفع دریا خوب ہوتا گر نہوتا خوف موج	پاس گل کا لطف کھتا گر نہوتی فکر خار
مور کی مانند کل نازان تھا باغ وصل مین	ہجر مین ہو پیچ کھاتا آج مین بیشکل مار

انیسوین حکایت

شاہان ملک عرب سے ایک بادشاہ کے حضور مذکور لیلی و مجنون کا ہوا اور شورشین احوال کی اُسکے سمع مبارک مین پہنچین کہ باوجود اس فضل و کمال کے عشق سے بے اختیار دیوانہ وار صحراے کوہسار مین پھرتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اُسکو حضور مین حاضر کرین جبکہ باریاب ہوا مذمت و ملامت بہت سی کی کہ انسان شرافت کے بیچ کیا نقصان دیکھا تو نے جو خو بو حیوانو کی سیکھی اور معاشرت و صحبت انسانون سے چھوڑ دی قیس نے ایک نالہ کیا اور کہا

بیت

ملامت کرتے ہین مجھکو دوست اکثر حب لیلی از	مجھے معذور رکھتے دیکھتے جو ایکدن اُسکو
قطعہ جتنے ہین عیب میرے ای کاش	دیکھتے شکل تیری ای دلبر
تا تری دید مین بجاے ترنج	اپنے ہاتھون کو کاٹتے یکسر

تو یہہ حالت میری دعوی محبت پر گواہی دیتی بادشاہ کے جی مین آیا کہ لیلی کو بھی دیکھیے کہ کیا حسن و ادا رکھتی ہی کہ سبب اسکے اتنے فتنہ و فساد کا ہوی ارشاد کیا کہ اُسکو بھی لاوے فوراً کئی شخص گئے اور قبائل عرب مین بہت سا پھرے غرض بکمال جستجو لیلی کو بھی لا کر سرا کے صحن مین کھڑا کیا بادشاہ نے اُسکے قد و قامت پر جو نگاہ کی دیکھا کہ ایک عورت سانولی و دبلی سی ہی حضرت کی نظر مبارک مین حقیر لگی اس سبب سے کہ محل کی خواصو مین ادنا اُس سے حسن مین برتر اور زینت مین خوشتر تھی مجنون نے اس باتکو پاکر عرض کیا ای حضرت سزاوار یہہ ہی کہ جمال لیلی کو مجنون کی انکھون سے دیکھیے تو بھید اسکے دیدار کا آپ پر ظاہر ہو مثل مشہور ہی کہ لیلی را بچشم مجنون باید دید **رباعی**

ذکر مقام دوست جو میرے سنے مین آتا ہی یاران	سنے جو اسکو کبوتر گلشن ساتھ میرے ہو نالہ کنان
دعوے تو کہہ بید و لیکن اُسکو نہین پاتے کبھو	صبا در دو جو ہی جی مین تمیہ نہو نیکا وہی عیان

نظم

درد گھائل کا نہو گا تندرستون کو یقین ‌ ‌ ‌ درد جز ہمدرد کے ہرگز مجھے کہنا نہین
ماہیت زنبور کی کہنی اسی سے خوب ہے ‌ ‌ ‌ لگ گیا ہو ڈنک جبکہ ایکذرہ بھی کہین
ایک کہانی ہے تیرے آگے یہہ اپنی سرگذشت ‌ ‌ ‌ حال تب جانے میرا جب ہووے تو مجسا غمین
میرے سوز و درد کو نسبت ندیجئے اور سے ‌ ‌ ‌ ہاتھہ مین ہے کون ہان سکے مین ہون مجروح وحزین

بیسوین حکایت

نقل ہے کہ قاضی ہمدان ایک نعل بند کے لڑکے سے سرگرم تھا نعل در آتش مین جلتا اور جگر اسکا سوز غم سے پگھلتا دن رات اسیکو ڈھونڈھتا حسب حال اپنے یہہ باعی پڑھتا **رباعی**

وہ سرو سہی آنکھون مین اچھا تو لگا ‌ ‌ ‌ پر دلکو میرے پاؤن تلے اسنے ملا
یہہ دیدۂ شوخ دل پھنسا دیتے ہین ‌ ‌ ‌ دینا نہین دل تو آنکھین رکھہ بند سدا

کہ ایک دن کسی رہگذر مین قاضی بیقرار سے وہ دوچار ہوا اسکے سبب کہ تھوڑی سی کیفیت اس حالت کی اس محبوب خوش سرشت نے اسلوب سنی تھی نہایت رنجیدہ تھا گالیان بے تحاشا دینے لگا اور ناز و انداز سے دست نگارین مین پتھر اٹھا لیا غرض کوئی دقیقہ تحقیر ومتی اور بے عزتی کا باقی نرکھا تب قاضی نے عالمون مین سے ایک عالم معتبر دانا تر سے کہ ہمراہ اسکے تھا یون کہا **بیت**

وہ غصے کی چین دیکھنا اور یہہ جبین ‌ ‌ ‌ وہ تلخ زبان اور یہہ مکھڑا شیرین

جیسا کہ عرب کہتے ہین ضرب الحبیب زبیب یعنے چوٹ دوست کے ہاتھہ کی مثل منقہ ہے **بیت**

راحت ہی ہے تیرے ہاتھہ کی یہہ چوٹ کڑی ‌ ‌ ‌ نرمی یہہ نہین رکھتی ہے پھولونکی چھڑی

یونہین ہے کہ درشت گفتگو سے اس غنچہ لب کی کو ملاحت آتی ہے بادشاہ ظاہر مین باتین

عتاب آمیز کرتے ہین اور باطن مین صلح چاہتے ہین **بیت**

ہوتا ہے مزے مین ترش کچا انگور	اک صبر کرو تو پھر وہی ہو شیرین

یہہ کہا اور مسند قضا پر آیا کتنے اشخاص بزرگان عادل و عاقل سے کہ ملازم اسکے تھے آداب بجا لائے اور عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو ایک التماس حضور مین کرین اگرچہ ترک ادب ہی اور بزرگون نے فرمایا ہی **بیت**

بڑون سے نہین بحث کرنی روا	خطا انکی کہنی خطا سے ہے خطا

لیکن بندے حضور سے اسکی نعمتین پاتے رہین ہین بنا بر اسکے جو صلاح دولت کی دیکھین اور نہ بتاوین تو ایک قسم کی خیانت ہو بہتر و لائق یہہ ہی کہ گرد پیش اس لڑکے بے ادب کے آپ جا نہ پھرین اور محبت کو اسکے ترک کرین مرتبہ قضا کا نہایت اعلی ہی اور رتبہ اسکا بہت بڑا ہی سنبھالئے جیکو اور تھانبئے دلکو ایسا نہو کہ آپ ایک بدترین گناہ مین آلودہ ہووین اور عمر بھر اسکی ندامت مین رووین یہہ ہی حریف کہ دیکھا تمنے اور یہی بات ہی کہ سنی تمنے **مثنوی**

حیا کا دیا جسنے پردا اٹھا	کسیکی اسے آبرو سے ہی کیا
کئے جسنے برسون تلک نیکنام	کرے ایک بدی اسکو رسوائے عام

قاضی کو نصیحت یاران یکدل کی اور دوستان عاقل کی نہایت پسند آئی اور خوبی عقل پر اس قوم کی تحسین و آفرین کی اور کہا کہ فکر عزیزونکی اور نظر ہمنشینونکی میرے حال کی مصلحت پر عین صواب ہی اور یہہ مسئلہ بجواب **مثنوی**

محبت دلسے اٹھ جاوے جو دشنام و مذمت	ملامت گر سے ہم سنتے رہین ہین اسکو رغبت
مثنوی نصیحت کرتے ہو ناحق تم اتنی	نہین جانیکی زنگی سے سیاہی

تیری یاد دل کسطرح سے بھلائے ۔ کہ کچلا ہوا سانپ لب پیچ کھائے

پھر کتنے راز دارونکو اسکی تلاش و جستجو کا حکم کیا اور مال و زر اس کام بد انجام پر خرچ کر نے لگا مثل ہی کہ زر ہی جسکی ترازو مین زور ہی اسکے بازو مین **بیت**

بہت سا جو زر دیکھے تو جھک ہی جائے ۔ ترازو کی ڈنڈی ہو گو آہنی

اتفاقاً ایک رات خلوت اس شمع رو کے میسر ہوی تھی کہ اسی رات کو کوتوال بد خصال کو خبر ہوئی کہ اس رات قاضی شراب مین مست و بیخبر ہی اور بغل مین اسکی ایک محبوب سیمین بر ہی خوشی سے اس نعمت کی نہین سوتا اور بے تکلف و بیباکانہ ان بیتونکو پڑھ گاتا **نظم**

ای مرغ آج وقت سحر بولنا تھا ۔ بوس و کنار سے ابھی عاشق نہین جھکا
زلف سیاہ لپتی ہی رخسار یار سے ۔ یا گردمہ کی گیند کے چھائی ہی یہہ گھٹا
افسوس مین نہ جائے کہین عمر اور کبھو ۔ تک جاگ لے کہ خواب سے وقت نہین اٹھا
مسجد سے جبتلک نہ سنے صبح کی اذان ۔ یا گھر سے بادشاہ کے نقارہ کی صدا
محبوب کے لبون سے جدا اپنے لب نکر ۔ بیہودہ بولنے پہ تو اس مرغ کہ بجا

القصہ قاضی اس حالت میں تھا کہ ایک خدمتگار راز دار نے آکر یہہ کہا کہ آپ کن نیند مین سوتے ہین اور کس غفلت مین ہین اٹھئے اور شتابی بھاگئے باضطراب جسقدر یارا و دنون مین طاقت پائے متصل چلے ہی جائے کہ دشمنون نے آپ پر بندش باندھی ہی بلکہ راست تو یہہ ہی کہ سچ کہا ہی اتنگ آگ فنا دکھ دیمی ہی اب تدبیر ہو سکتی ہی ایسا نہو کہ کل ایسی کوئی آفت ایک عالم کو جلا دے قاضی نے مسکرا کر طرف اسکے دیکھا اور یہہ کہا **قطعہ**

صید جس شیر کے ہو پنجے مین	اُسکو اندیشہ کیا ہی کتے سے
منہہ سے مہندوست کے ملالبن چھوڑ	تا عدو لشیت دست کو کاٹے

الغرض سخن اِسسے لطیف تر اور بات عجیب تر یہہ ہی کہ اُسی اثنا مین بادشاہ کے حضور مین بھی عرض ہوئی کہ حضرت کے ملک مین ایسا بدطور اور بدکردار پیدا ہوا ہی اسلئے اُسکے حق مین جو کچھہ ارشاد جہان پناہ نے فرمایا کہ جناب بندگان کا ہمارے اُسکو منجملۂ فضلاۓ دہر اور یکتاۓ عصر جانتے ہین شاید دشمنون نے عداوت سے اسکے حق مین افترا کیا ہو اور مکر سے ایک بند باندھا ہو یہہ سخن ہمارے سمع مبارک مین پذیرا نہو گا ہان مگر مشاہدہ ہو جاۓ کہ حکیمون نے کہا ہی **بیت**

شتابی لگا بیٹھے جو کوئی تیغ	وہ کاٹے ہی پھر پشت دست دریغ

آخر الامر وقت صبح شاہ عالیجاہ کئی خواصون سے سرہانے قاضی کے آئے شمع کو دیکھا کھڑے اور معشوق کو دیکھا نشے مین پڑے شیشہ شراب کا لڑھا ہی پیالہ بھی ٹوٹا پڑا ہی اور قاضی جواب مستی مین ملک ہستی سے بیخبر ہی بلکہ نہین جانتا کہ دین و دنیا کدھر ہی بادشاہ نے تفضلات و عنایات سے باہستگی جگایا کہ اُٹھہ آفتاب نکلا قاضی نے معلوم کیا طور بیطور ہی کہا کسطرف سے حضرت نے متعجب ہوکر فرمایا کہ جانب مشرق سے بطوریکہ عادت اللہ جاری ہی قاضی نے کہا للہ الحمد والمنہ کہ ہنوز دروازہ توبہ کا کھلا ہی مطابق اِس حدیث شریف کے چنانچہ ترجمہ اُسکا یہہ ہی کہ بند نہین ہوتے دروازے توبہ کے بندون پر یہان تلک کہ نکلے آفتاب مغرب سے استغفر اللہ واتوب الیہ یعنے آمرزش طلب کرتا ہون مین خداۓ غفار سے اور توبہ کرتا ہون **قطعہ**

باعث عصیان یہہ دونون ہوئے	بخت نافرجام و عقل ناتمام

لایق تعزیر ہون تو تو تیسد کر	پر نہین بخشش سے بہتر انتقام

بادشاہ نے فرمایا کہ اسوقت تو اپنی عقوبت پر مطلع ہوا اب توبہ سے کیا فایدہ اور استغفار سے کیا حاصل دلالت کرتی ہی اس بات پر یہہ آیہ کہ جسکے حاصل معنی یہہ ہین کہ وقت مرگ کے توبہ قبول نہین ۔

قطعہ

جو تونے چوری سے کی توبہ سود کیا اسکا	کسی کے قصر پہ ڈالی گئی نہ تجھسے کمند
ثمر نہ تو را جو کوتاہ قد نے کیا ہی عجب	کہ اسکے ہاتھ سے چھوٹے شجر کی شاخ بلند

ایعزیز ہر گاہ کہ تجھسے ایسا فعل زبون امر مکروہ نمایان ہوا پھر راہ نجات کی کہان کہ اس اثنا مین موکل عقوبت اسنے فراہم ہوے قاضی نے کہا کہ اس عاصی کو حضور معلی مین ایک بات عرض کرنی باقی ہی حضرت نے سنکر فرمایا کہ وہ کونسی ہی قاضی نے عرض کی

قطعہ

تو مجھسے چہار سے ہی ہر چند آستین غضب	ولے نہ چھوڑونگا مین تک بھی تیرے دامن کو
نجات گو کہ ہی مشکل گناہ سے لیکن	کرم وہ تجھمین ہی کیونکر امید عفو نہو

بادشاہ نے فرمایا کہ یہہ نکتہ غریب اور دقیقہ عجیب کہا تو نے ولیکن مجال عقل اور فضلا نشر ہی کہ فضل و عنایت ترے آجکی دن مرے ہاتھ سے تجکو نجات دلادین صلاح یہہ ہی کہ تیرے تئین اسکے بلندی قلعہ سے گرادو تا اوروں کو عبرت ہو اور کثروں کو دہشت قاضی نے پھر عرض کی اے خداوند روے زمین یہہ عاصی پرورش پایا ہوا اس درگاہ عزت کا ہی یہہ گناہ نہ فقط مین نے ہی کیا ہی بلکہ بہتون سے ہوتا ہی اور ہوا یہہ حکم کسی اور کے حق مین ہوتا اس گنہگار کو عبرت ہو بادشاہ اسبات کو سنکر بے اختیار ہنس پڑا اور جن اشخاص کو کہ اسکے قتل کے واسطے اشارت کی

تھی اُنکی طرف یہہ خطاب کیا

بیت

سبھی اپنے عیبون مین آلودہ ہو | کسی مین جو ہو عیب طعنے نہ دو

اکیسوین حکایت

جوان یک پاک باز اور خوش چلن تھا | لگا یک خوبرو سے اسکا من تھا
سنا ہی یہہ کہ یک دریا کے اندر | بھنور مین گر پڑے دونون وہ ملکر
جو ان مین ملاح اُسکے پاس پہنچا | کہ تا ڈوبے نہ پکڑے ہاتھ اُسکا
کہے تھا وہ یہی موجون مین رو رو | پکڑ تو یار کو اور چھوڑ مجھہ کو
تھی ان باتون پہ اُسکی خلق در بیم | وہ جی دیتا تھا اور کہتا تھا اُس دم
نہ حال عشق اُس جھوٹے کا سنا | جو بھولے سختیون مین دوست اپنا
بسر یارون نے کی یون زندگانی | ہو گذری جسپہ بس اُسسے کہانی
ہی فن عشق مین سعدی یہہ استاد | عرب کے جون لغت مین اہل بغداد
لگا دلبر سے ہی دل ای خردمند | کسیکو دیکھہ مت بس آنکھہ کر بند
اگر مجنون و لیلی ہوتے فی الحال | اسی دفتر سے لکھتے عشق کی چال

چھٹا باب ضعف و پیری مین

پہلی حکایت

فقیہون کی گروہ مین دمشق کی جامع مسجد کے بیچ بحث کرتا تھا مین ناگاہ ایک جوان آیا اور کہا اُسنے کہ تم مین کوئی فارسی جانتا ہی لوگون نے اشارت میری طرف کی بولا نیز

کہ وجہ پرستش کی کیا ہی کہا اُسنے ایک بدّھا دیرھ سو برس کا جان کندن میں ہی اور کچھ زبان فارسی میں کہتا ہی پر ہم نہیں سمجھتے اگر مہربانی سے آپ قدم رنجہ فرمائیں تو مع ثواب مزدوری پائیں شاید کچھ وصیت کرتا ہو فوراً میں اُسکے ساتھ گیا جبکہ سرھانے اُس پیر کے پہنچا سنا میں نے کہ یہہ شعر پڑھتا تھا

قطعہ

کہا میں نے جی میں کہ دم لون کئی	ہوی بند صد حیف راہ نفس
دریغا کہ اس زیست کے خوان سے	اٹھاتے ہی لقمہ صدا آئی بس

معنے ان بیتوںکے عربی میں دم شام سے جو میں نے سنکہے و متعجب ہوکہ باوجود اس عمر دراز کے متاسف حیات پر ہی تب میں نے اُس پیر جان بلب رسیدہ سے پوچھا کہ احوال تیرا کیونکر ہی بولا وہ

قطعہ

اذیت اسکو پہنچتی ہی کتنی دھیان تو کر	بزور توڑتے ہیں جسکا ایک بھی دندان
تک ایک سوچ کہ احوال اسکا کیا ہوگا	نکلتی ہوگی جس شخص کے بدن سے جان

تب کہا میں نے دھیان موت کا دلسے جانے دے اور اس خیال کو گردش طبیعت کے نہ آ دے کہ یونان کے بڑے بڑے حکیموں نے کہا ہی اگرچہ مزاج بکمال صحت ہو پر بقا کا اعتماد سزاوار نہیں اور مرض اگرچہ مہلک ہو لیکن سبب موت کا تعیّن وہ آزار نہیں اگر تیری مرضی ہو تو کسی طبیب کو بلالاؤں اور تیرا علاج کرواؤں شاید تدبیر اُسکی بن آئے اور تو اچھا ہو جائے کہا آن رسیدہ نے

قطعہ

خواجہ کو فکر نقش ایوان ہی	گھر کی تو ٹوٹی ہی سب بن دیوار
ہاتھ ملنے لگے طبیب زکی	جبکہ بدھے کو دیکھے وہ بیمار

نزع مین تھا ایک پیر خستہ حال | صندل اسکے ملتی تھی ایک پیر زال
جبکہ خبطی ہو گیا بالکل مزاج | سنے عزیمت ہو موثر سے علاج

دوسری حکایت

ایک بڈھے کی زبانی نقل کرتے ہین کہ مین نے ایک نوجوان لڑکی کے ساتھہ بیاہ کیا تھا اور گھر کو آراستہ کر ایک دالان کوٹھری مین فرش اکثر خلوت مین ملکر بیٹھتا اور دل و دیدہ مین اُسکو رکھتا راتونکو نہ سوتا جاگتا اور لطیفے بولتا اسواسطے کہ وحشت و نفرت اُسے نہو بلکہ مؤانست و الفت ہو چنانچہ ایک رات کہتا تھا کہ بخت بلند تیرے مددگار تھے اور طالع تیرے نیک اطوار کہ ایک بڈھے جہاندیدہ و فہمیدہ کارآزمودہ سے تیری صحبت ہوی کہ حقوق صحبت کے جانیگا اور احسان ہمنشینی کے مانیگا خوش طبع و شیرین زبان ہے اور جان و دل سے مہربان **مثنوی**

تجکو ندون اذیت اور سو جفا اٹھاؤن | دل تیرا ہاتھہ مین لون جسطرح سے کہ پاؤن
طوطی کی طرح تیری خوراک گر ہے شکر | قربان جان شیرین ہے تیری پرورش پر

خیر گذری کہ ہاتھہ مین کسی جوان مغرور تیرہ رای سرگران و سبک پای تلون مزاج کے گرفتار نہوی کہ ہر ایک رات جس کس کے گھر مین سوتا پھرے اور ہر روز نئی یاری کرے **قطعہ**

ہر چند ہین جوان خوش اسلوب اور شکیل | لیکن کسی کے ساتھہ وہ کرتے نہین وفا
امید تک وفا کی مت رکھہ بلبلون سے وے | ہر وقت ایک پھول نئے پر ہون مبتلا

یہہ حالات خلاف بدخونکی ہین کہ وے بطور معقول زندگانی کرتے نہین بتقاضاے جہل جوانی **بیت**

ڈھونڈ بہتر آپ سے تنہا ہی چندے کر بسر | مثل سے اپنے نہ مل اوقات تو ضایع نکر

پھر کہا اُسنے اسی وضع سے اسقدر مین نے سمجھا یا گمان ہوا مجھے کہ دل اسکا میرے دام مین
پھنسا اور شکار ہوا کہ یکایک ٹھنڈی سانس بھر کر کہنے لگی جتنی باتین کہ کہین تو نے میری
عقل کی ترازو مین ہموزن اُس ایک بات کے نہین جو مین نے اپنی دائی جانی سے سنی ہے
یعنے جوان رنڈی کے پہلو مین بیٹھا تیر کا بہتر ہے پیر سے

قطعہ

شوہر کے آگے دیکھتی ہے زن جب ایک چیز — سست و فسردہ جیسے کہ کمہار روزہ دار
کہتی ہے ہاتھہ ملکے یہہ مردہ ہے اسکے ساتھہ — سوتا نہین ہے ائے جو افسون کچھہ بکار

رباعی

آغوش سے مرد کے جو زن اُٹھے خفا — تو گھر مین کرے سیکڑون فتنے برپا
وہ پیر جو اُٹھہ سکے نہ جا سے اپنی — الا بعصا تو کب اُٹھے اسکا عصا

حاصل کلام یہہ ہے کہ امکان موافقت کا نتھا آخر مفارقت ہوی جبکہ بعد عدت کے گذری عقد
اسکا ایک جوان ترش رو بدخو تندمزاج مفلس کے ساتھہ کر دیا جور و جفا سہتی تھی اور شکر نعمت
الہی مین یہہ کہتی تھی کہ الحمد للہ ایک عذاب الیم سے نجات پائی اور نعمت عظیم ہاتھہ آئی

بیت

جور یہہ کچھہ اور ایسی تند خو — پر مجھے سہنے کہ تو ہے خوبرو

قطعہ

پاس تیرا ہو تو اچھا ہے جہنم بھی ولیک — دوسرے کے ساتھہ جنت مین نہین رہنا بھلا
پیاز کی بو خوب کے منہہ سے جو آوے خوب ہے — پھول گر بدشکل دے تو ہاتھہ سے تو بھی برا

قطعہ

چاندسا مکھڑا چمک رنگت کی اور اچھا لباس — خوب جتنی ہین یہہ لازم ہین عورت کیتئین
فایدہ گہنے سے اور رنگین جامے سے اُسے — کیا ہووے گا سوا کچھہ مرد کی زینت نہین

تیسری حکایت

دیار بکر مین ایک بڈھے کے یہان مہمان تھا مین کہ بہت سا مال اور فرزند خوب رکھتا تھا
ایک رات نقل کرنے لگا کہ اتنی عمر مین سوا اسکے میرے کوئی لڑکا نہین ہوا ایک درخت
اس جنگل مین زیارتگاہ ہی اکثر زن و مرد وہان مرادین مانگنے جاتے ہین راتونکو اُس درخت تلے گریہ و
زاری جناب الہی مین کرتا رہا ہون تب مجھے یہہ فرزند بخشا ہی طرفہ یہہ ہی میان کلام اسکے
سنا مین نے کہ وہی فرزند اپنے رفیقون سے آہستہ آہستہ کہتا تھا کیا ہوتا اُس درخت کا
پتا مین پاتا تو جاکر اُسکے تلے دعا کرتا کہ میرا باپ مرجاوے زور مزا ہی کہ بڈھا خوشحال ہی کہ میرا بیٹا
شعور مند ہی اور بیٹا طعنے دیتا ہی کہ باپ میرا کبرا ہی

قطعه

تربت پہ باپ کی نکرے تو گذر کبھو
اور گذرین آہ سال و مہ و مدت مدید
نیکی پدر سے کی ہی مگر تو نے ای عزیز
اپنے پسر سے رکھتا ہی اسکی جو تو امید

چوتھی حکایت

ایک روز جوانی کے گھمنڈ سے مین بہت راہ چلا تھا اور رات کے وقت ایک پہاڑ کے لشتے کے تلے
سست ہوکر رہگیا ایک بڈھا ضعیف کاروان کے پیچھے آیا اور کہا اُسنے کیا سوتا ہی اُٹھ کہ یہہ
جگہہ سونے کی نہین بولا مین کیونکر چلون کہ پاؤن مین طاقت نہین کہا اُسنے نہین سنا ہی تو نے
کہ کہہ گئے ہین اُٹھتے بیٹھتے چلنا بہتر ہی کہ دوڑنا اور تھکنا

قطعه

پند میرا گانٹھہ باندھہ اور صبر سیکھہ
شوق منزل گو ہی پر جلدی نہ کر
اسپ تازی دو ہی تک چلتا ہی جلد
رات دن چلتا ہی آہستہ شتر

پانچوین حکایت

ایک جوان چالاک نازک بدن خندان شیرین زبان ہماری عشرت کی مجلس مین تھا کہ چہرہ اسکا ہمیشہ بشاش اور لب متبسم تھے ایک مدت اتفاق ملاقات کا اُس سے نہوا پھر جو اسکو دیکھا صاحب زن و فرزند تو درخت نشاط اسکا پژمردہ اور گل صورت اسکا افسردہ پایا پوچھا اسسے کہ یہہ کیا احوال ہے بولا وہ کہ جب سے صاحب اطفال ہوا لہو و لعب طفلی و جوانی کی ترک کی **بیت**

کہان طفلی نرکھا رنگ بالونکا بڑھاپے نے
زمانیکا تغیر دینا بس ہیگا درازی کو **مثنوی**

ہو جو پیر تو اب طفلگی سے ہاتھ اٹھا
حکمت لطیفہ ہنسی کام ہے جوانون کا

خوشی جوانونکی بڈھے کے بیچ ہو کیونکر
ندی سے جا کے نہین آیا پانی بار دگر

زراعت جب تمام ہین پک چلے
نے سبزے کی طرح لب لہرا **قطعہ**

پیری اب آئی دور جوانی ہوا تمام
ایام آہ جتنے تھے اچھے گئے گذر

قوت تمام پنجۂ شیری کی جا چکی
راضی ہون مثل یوز فقط اب پنیر پر **قطعہ**

کیا تھا سیہ ایک بڈھیا نے سر
کہا مین اُسے مادر مہربان

ہوے بال تو کالے تدبیر سے
یہ سیدھی ہو یہہ پشتیہ کبری کہان

چھٹی حکایت

ایکدن جوانی کی جہالت سے اپنی مان پر جھنجلایا مین اور وہ آزردہ ہوکر ایک کونے مین جا بیٹھی اور انکھون مین آنسو بھر کر کہنے لگی مگر چھوٹا پنا اپنا بھولا تو کہ مجھہ سے سختیان کرنے لگا **نظم**

ایک پیر زن نے بیٹے سے کیا خوب ہے کہا
دیکھا جو اسکو شیر فگن فیل تن قوی

بیچارہ میری گود مین رہتا تھا جن دنون
وے روز یاد آتے اگر تیرے تئین کبھی

کرتا نہ آہ جور وجفا مجھپہ اب کہ تو ‌ ‌ ‌ نام خدا جوان ہوا مین پیرزن ہوی

ساتوین حکایت

ایک دولتمند بخیل کا بیٹا کاہل تھا خیرخواہون نے اُسکے کہا صلاح یہہ ہی کہ اسکی شفا کے واسطے قرآن ختم کرے تو یا صدقہ دے کہ شافی مطلق صحت بخشے ایکدن اندیشہ کرکے بولا ختم مصحف بحضور بہتر ہی علاقہ دور سے ایک صاحبدل نے سنکر اُسکو کہا کہ ختم کو اسنے اسلیئے اختیار کیا کہ زبان پر ہی اور زر میان جان

مثنوی

مدام رکھین عبادت مین اپنی گردن خم ‌ ‌ ‌ ولے نہ کھولین کبھو آہ دست جود وکرم

جو لاکھہ رکھین تو دین نہ ایک بھی دینار ‌ ‌ ‌ اگر ایکبار کہو حمد تو پڑھین سو بار

اٹھوین حکایت

ایک بدھے سے کہا تو جورو کیون نہین کرتا کہنے لگا کہ بدھی عورت کو جی نہین چاہتا لوگون نے پھر کہا دولتمند ہی نوجوان رنڈی کے ساتھہ نکاح کر جواب دیا اُسنے ہرگاہ کہ مجھہ بدھے کو رن پیر نہین بھاتی تو رن جوان کو مجھہ سا مرد پیر کب خوش آئیگا

بیت

زورن کو چاہئے ہی زر نہین درکار اُسے ‌ ‌ ‌ ایک گز بہتر ہی اسکے آگے دشمن گوشت سے

نوین حکایت

سنا ہی اندنونمین یک پرانے بدھے نے ‌ ‌ ‌ کرون بڑھاپے مین شادی خیال یہہ باندھا

تھی ایک دختر نیکو جمال گوہر نام ‌ ‌ ‌ قد اُسکا سرو سا لب غنچے سے ہو نتھہ منہہ گل سا

اسیکے ساتھہ کسی ڈھب سے کتخدائی کی ‌ ‌ ‌ برنگ درج گہر پر اُسے چھپا رکھا

جو کچھ عروسی کو لازم ہے تھا سبھی موجود
پہ اٹھتے اٹھتے عصا شیخ جی گری پر آ
جو ہووے سوزن فولاد تو چھلنے سیئے
کمان تو کھینچی ہدف پر نہ تیر مار سکا
دلیل چاہی گلہ کر کے اُسکا یاروں سے
کہ سارا گھر میرا اِس بدچلن نے صاف کیا
ندان جھگڑے ہوے ایسی شوہر و زن مین
کہ تا بہ محکمہ احوال اُنکا جا پہنچا
جب اسقدر ہوی رسوائی تب تو سعدی نے
کیا نہ پاس ذرا اُسکا بلکہ صاف کہا
بس اب نہ یون کہہ کیا خطا ہے دختر کی
جو ہاتھ کانپین ہین تیرے گہر پرویگا کیا

ساتوان باب تربیت کی تاثیر مین

پہلی حکایت

ایک وزیر کا بیٹا نادان کند ذہن تھا ایک فقیہ کے پاس بھیجا اسکو کہ اِس لڑکے کو تربیت کر شاید کہ عقلمند ہو جاے چنانچہ معلم نے تعلیم اسکو کیا پر کچھ فایدہ نہوا تب اُسکے باپکے پاس ایک شخص کو بھیجا کہ بیٹا تیرا عاقل نہوا اور مجھکو دیوانہ کر دیا

نظم

ہووے جبن گوہر کے قابل اصل ہی
تربیت کا اُسمین ہی ہووے اثر
کوئی صیقل صاف کر سکتا نہین
ایسے لوہے کو جو ہووے بدگہر
گو ملین ساتون سمندر سے تجھے
اُنہین سے کتین دھونا نہ پر
پاک ہونیکا نہین بلکہ پلید
بیشتر ہوویگا جو ہوویگا تر
جلئے گو کعبے کو عیسیٰ کا گدھا
پھر جو آوے دیکھیو ویسا ہی خر

دوسری حکایت

ایک حکیم اپنے ہر ایک فرزند کو نصیحت کرتا تھا کہ بابا جان علم و ہنر سیکھو کہ ملک و دولت دنیا کی لائق اعتبار کے نہیں جاہ و مرتبہ جاتا رہتا ہے اور روپا سونا بیچ سفر کے مقام خطر میں ہے اور بیچ حضر کے بھی ہو سکتا ہے کہ چور ایکمرتبہ لیجاوے یا مالک ہی اسکو کئی مرتبہ کر کے کھاوے اور تصرف مین لاوے لیکن ہنر کا چشمہ فیض سے مالامال ہے اور دولت بے زوال اگر ہنر مند مفلس ہو جاوے کچھ غم نہیں کہ ہنر بذات خود دولت ہے

قطعہ

کمال والے کو کیا غم ہے مفلسی مین اگر ۔۔۔ نہو گلے مین لباس مکلف و رنگین
برہنہ گو ہو یہ نزدیک سب کے ہے بہتر ۔۔۔ حریر پوش کمینے سفیہ سے وہ کہین

بیت

ہنر مند جس جگہہ جاوے عزت و تمکین سے رہے و صدر نشین ہے بے ہنر جہان جاوے چنے اور تصدیع کھینچے

نظم

حشمت کے بعد اتھانا دشوار ہے تحکم ۔۔۔ اور نازنین کو سہنا جور و جفا مردم
یک وقت یہہ فساد اتھا ملک شام مین ۔۔۔ بھاگا گھر اپنا چھوڑ کے ہر ایک جوان و پیر
دہقان کے بیتے لیکن فراست مین طاق تھے ۔۔۔ پہنچے حضور شاہ کے بلکہ ہوئے وزیر
نادان وزیر زادے گئے بھیکھ مانگتے ۔۔۔ دہقان کے در پہ جیسے کوئی مبتذل فقیر

بیت

جو ورثہ باپ کا چاہے ہے علم سیکھہ اسکا ۔۔۔ یہہ مال و زر جو ہے دس دنمین خرچ ہووےگا

تیسری حکایت

ایک فاضل شہزادیکو پڑھاتا تھا اور بے تامل مارتا نہایت ملامت کرتا لڑکے نے مجبور ہو کر گلہ اسکا باپکے روبرو کیا اور بدن ننگا کر کے دکھایا باپکا دل بھر آیا اور استاد کو بلا بھیجا

اور کہا غیث جو رعیت کے ہین انکے لڑکون پر اتنی ملامت تو نہین کرتا جتنی کہ میرے بیٹے پر اسکا باعث کیا ہے عرض کی سنئے کہ بات سوچکر کہا چاہیئے اور حرکت پسندیدہ کیا چاہیئے سب خلق کو عموماً اور بادشاہونکو خصوصاً اسواسطے کہ جو کچھہ دست و زبان ملوک سے جاری ہوتا ہے البتہ مشہور ہوتا ہے اور قول و فعل عوام کا چندان اعتبار نہین رکھتا

قطعہ

جو سو گناہ مین آلودہ ہووے مرد فقیر	نجانے ایک بھی سو اسکے ہون رفیق اگر
ولیک شہ سے جو ہووے ایک بات بُری	تو ایک ملک سے پہنچا ہے بملک دگر

پس شہزادون کی آراستگی اخلاق مین کوشش زیادہ چاہیئے کہ عوام کے حق مین

قطعہ

چھٹ پنے مین جو کوئی ادب نکرے	جو بڑا ہو فلاح اسکو نہو
جسطرح چاہے چوب تر کو موڑ	سیدھی جز آگ چوب خشک نہو
بیت ڈالیان جسوقت تو سیدھی کرے سیدھی ہون وہ	لیک چوب خشک ہرگز راست ہونیکی نہین

بادشاہ کو حسن تدبیر معلم کا اور خوبی تقریر اسکی سخن کی پسند آئی خلعت و نعمت عنایت کیا اور پایہ بڑھایا

چوتھی حکایت

شہر عرب مین ایک اخون کو دیکھا مین نے ترش رو بدخو تلخ گفتار مردم آزار کج طبیعت نحس طینت عیش مسلمانونکا اسکی دید سے تباہ ہوتا اور اسکے قرآن پڑھنے سے آدمیونکا دل سیاہ بہت سے لڑکے پاک طینت اور لڑکیان پاکیزہ خوب صورت اسکے دست ظلم مین گرفتار نہ طاقت ہنسنے کی انکو نہ مجال گفتار کسیکے رخسار سیمین پر کبھو طمانچے مارتا اور کسیکی ساق بلوری کو شکنجے مین کھینچتا القصہ سنا مین نے کہ تھوڑی سی خیانت و خباثت اسکی معلوم ہوئی مار کر اسکو نکال دیا

اور مکتب جانا ایک مرد صالح متقی سلیم الطبع صاحب حلم کے حوالے کیا کہ سوا ضرورت کی بات نکرنا اور
ایسا سخن کہ سبب کسیکی ایذا کا ہو اوسکی زبان پر نہ آتا لڑکوں کے دل سے پہلے استاد کی ہیبت گئی
اور دوسرے کی خو سے ملکی جو دیکھی آپسمین شیطان ایک دوسرے کا ہوا اور حلم اوستاد کے اعتبار پر علم کو ترک
کیا اکثر اوقات بازی گاہ مین جمع ہوکر بیٹھنے اور بن لکھی ہوئین تختیان آپسمین سرون پہ توڑنے

بیت ہوے گر استاد کے دل مین مہر و محبت لطف و عطا ۔۔ کھیلین چیل چھپیا ملکر لڑکے بازار مین جا

بعد دو ہفتے کے جو اس مسجد سے گذرا مین کیا دیکھتا ہون کہ پہلے ہی معلم کو منت و معذرت کرکے بدستور
سابق اسکے مکان پر بیٹھایا ہی اس حرکت سے رنجیدہ ہوا مین اور لاحول پڑھکر کہا مین نے کہ ابلیس
کو پھر معلم فرشتونکا کسواسطے کیا ایک پیر جہاندیدہ نے اس بات کو سنا اور ہنسکر کہا نہین سنا ہے تو نے
کہ کہہ گئے ہین **مثنوی**

مکتب مین اپنے بیٹے کو ایک بادشاہ نے	بھیجا کہ علم و فضل جہان تک ہین سیکھ لے
چاندی کی ایک تختی کو پاس اوسکے رکھ دیا	اور اوسپہ آب زر سے یہہ ایک شعر بھی لکھا
استاد کا ستم ہی ترے کام آئیگا	لطف پدر سے فائدہ مطلق نپائیگا

پانچوین حکایت

ایک متقی کے بیٹے کو چچون کے ترکے کا مال و دولت بہت سا ملا فسق علانیہ کرنے لگا غرض
کوئی گناہ نرہا کہ اوسنے نکیا اور کوئی نشانہ بچا کہ نکھایا اور پیا یہہ اطوار دیکھکر مین نے نصیحت کے طریق
کے کہا ای فرزند فضول خرچی کو آمدنی معین لازم ہے **قطعہ**

آمد نہین ہے تجکو تو مت خرچ کر بہت	دریا کے بیچ گاتے ہین ملاح یہہ سرود

گر مینهه کوهسار مین برسے نه رت کے بیچ | دریا وا ایک سال مین هو جاے خشک و د

عقل و ادب اختیار کر اور لهو و لعب سے در گذر که جس وقت دولت نه رہیگی اور تکلیف کھینچیگا تو اور پشیمان هوگا لڑکے نے راگ رنگ کی لذت مین اور نشے کی کیفیت مین اس بات کو قبول نکیا بلکه اس گفتگو پر معترض هوا که راحت بالفعل کو تشویش آینده سے برهم کرنا عقلمندون کی رای کے خلاف ہے

مثنوی

صاحبان نعمت و دولت هین جو | خوف سختی سے نه کھینچین رنج و د
شادیان کر شوق سے لذت اٹھا | کل کے غم کو آج تو هرگز نه کھا

خصوصاً مجھکو که صدر نشین مسند مروت کا هون اور عقد همت کا باندها هی هین نے اور ذکر میرے انعام کا زبان خلق پر هر آن ہے

مثنوی

جو که هو مشهور کریم و سخی | جود سے وه هاتھه نکھینچے کبھی
نیکی کی جب دهوم گئی کو بکو | در کو نه پھر کر سکیگا بند تو

جب دیکھا مین نے که پند اثر نہین کرتا اور دم گرم اپنا اسکے آهن سرد مین کارگر نہین هوتا نصیحت چھوڑ دی اور مصاحبت ترک کی گوشه عافیت پکڑا اور حکیمون کے قول پر عمل کیا که کهه گئے هین پهنچا اس خبر کو که تجهپر واجب ہے پس اگر لوگ نه قبول کرین تو تجهپر کچھه گناه نہین ہے

نظم

اگرچه علم هو سننے کا پر نہین تجهه کو | جهان تلک که تجھے یاد هین نصیحت و پند
شتاب دیکھے گا اس بے حیا و مسرف کو | ذلیل بیڑیان پاؤن مین قید خانے مین بند

ملیگا ہاتھ پھر افسوس سے وہ یون کہکر — کہ مین نے کیون نہ سنا دلسے پند دانشمند

بعد ایک مدت کے احوال اسکا موافق اپنے اندیشے کے مین نے دیکھا یعنے گدڑی سیتا تھا اور ٹکڑے سے جمع کرتا تھا دل میرا اسکے حال تباہ پر بھر آیا اور مین نے اس حالت مین فقیر کے زخم کو ملامت سے چھیلنا اور نمک چھڑکنا مروت سے بعید جانا تب اپنے دل سے کہا

مثنوی

نشئے مین یار سفلہ بے پروا — تنگدستی کا دن نہ تک سوچا

پیڑ پتجھڑ جو ہو بہاران مین — رہے بے برگ پھر زمستان مین

چھٹی حکایت

ایک بادشاہ نے اپنے بیٹے کو ایک معلم کے حوالے کیا اور فرمایا کہ تربیت اسکو ایسی کر کہ جیسے اپنے فرزند کو کرتے مین بیچارے نے ایک برس کامل اس امر مین سعی کی پر کچھ اسے نہ آیا اور مبتدی کا مبتدی رہا اسکے بیٹے فضل و بلاغت مین منتہی ہوے ملک نے فقیہ سے مواخذہ کیا اور غصے سے فرمایا کہ خلاف وعدہ کیا تو نے اور شرط وفا کی بجا نہ لایا عرض کی اسنے اے شہریار تربیت یکسان ہے لیکن استعداد ایک سی نہین

قطعہ

پتھر سے ہی نکالین ہین گو نقرہ و طلا — لیکن ہر ایک سنگ سے نکلے نہ سیم و زر

بودار کر سکے نہ ہر یک چرم سخت کو — گرچہ سہیل چمکے ہے سارے جہان پر

ساتوین حکایت

مین نے سنا ہے کہ ایک پیر اپنے مرید سے کہتا تھا کہ جسقدر خاطر آدمیزاد کی متعلق روزی سے ہے اگر روزی دینے والے سے ہوتی تو فرشتون کی مکان سے بھی پر جاتا

نظم

تجھے بھولا نہ اُسدم ایزد پاک | کہ تھا تو نطفۂ بے حس و بدہوش
تجھے طبع روان و فہم بخشی | پھر اُسکے بعد حس و نطق اور ہوش
ہتھیلی پر بنائین انگلیان پانچ | کئے بازو مرکب تیرے بادوش
ذرا تو سوچ ای کم عقل اب وہ | کریگا تیری روزی کو فراموش

اٹھوین حکایت

ایک اعرابی کو دیکھا مین نے کہ اپنے بیٹے سے کہتا تھا ای بیٹا قیامت کے دن مقرر پوچھینگے تجھہ سے کہ عمل تیرا کیا ہی یہہ کہینگے کہ باپ تیرا کون ہی غرض اُسکے جواب کی فکر ابھی سے ضروری ہی اور تساہل اس امر مین دانائی سے دور

قطعہ

کعبے کے جامے کو جو چومے ہی ہر کہہ و مہہ | ریشم کی کرم سے وہ کہ یہہ ہوا ہی نامی
صحبت مین ایک بزرگ کی کتنے دنون ہی بیٹھا | مانند اسکی وہ بھی جگمین ہوا گرامی

نوین حکایت

حکیمونکی کتابون مین لکھا ہی بچھوؤن کی تین محل پیدائش اور حیوانونکی طرح مقرر نہین بلکہ وہ جتنے روز اور چھلیا کہ انکی ماؤنکے پیٹہ مین ہین انکو کھاتے ہین اور انکی پیٹ کو پھاڑ کر باہر آتے ہین اور جنگل کو چلے جاتے ہین چنانچہ پوست لگے تنگرے کہ بچھوؤن کے گھر مین دیکھائی دیتے ہین اسکا یہی سبب ہی اس نکتے کو ایک بزرگ کے حضور جو بیان کیا مین نے فرمایا اُسنے کہ میرا دل اُسکے صدق پر گواہی دیتا ہی سوا اسکے اور کچھہ نہو گا جبکہ چھٹپنے مین ما باپ کے ساتھہ یہہ سلوک کیا ہی تبھی بڑے ہو کر ایسے مقبول اور محبوب ہوئے ہین

قطعہ

باپ نے بیٹے کو وصیت کی | کہ ای جوان مرد یاد رکھ یہہ پند
اصل سے اپنی کی نہ جسنے وفا | وہ نہوگا عزیز و دولتمند

بچھو سے کسو نے پوچھا کہ تو جاڑون مین کیون نہین نکلتا بولا گرمیون مین میری کیا حرمت ہوتی ہی جو جاڑون مین نکلون

دسوین حکایت

ایک فقیر کی جورو پیٹ سے تھی جب نو مہینے گذرے فقیر نے کہا کہ تمام عمر میرے اولاد نہین ہوی اگر خالق مجھے بیٹا عطا کرے تو سوا اسکے خرچ کے جو پہنے ہون جتنی میری ملک ہی درویشونکو بخش دونگا اتفاقا اسکی جورو بیٹا جنی نہایت اُسنے شادی کی اور دسترخوان آگے یارونکے بموجب عہد کے بچھا دیا اور جو کچھ کہ اپنے پاس مال و متاع رکھتا تھا اُسکا کھانا پکاکر کھلا دیا بعد کئی برس کے مین جو سفر شام سے پھر آیا جس محلے مین کہ وہ فقیر رہتا تھا گیا اور احوال اُسکا پوچھا لوگون نے کہا کہ بندیخانے مین وہ کوتوال کے یہان قید ہی پھر مین نے پوچھا کہ باعث اُسکا کیا ہی انہون نے کہا کہ اُسکے بیٹے نے شراب پی کر لڑا اور کسی کا خون کر کر شہر سے بھاگ گیا اسواسطے وہ قید مین گرفتار ہوا تب مین نے کہا کہ اس بلا کو اُسنے آپ خداے عز و جل سے چاہا تھا

قطعہ

ہین جتنی عورتین ای مرد صاحب دانش | جنین اگرچہ ولادت کے وقت کژدم و مار
کہین یہہ خوب ہی اہل شعور کے نزدیک | اس امر سے کہ جنین کودکان ناہموار

گیارھوین حکایت

لڑکائی مین بالغ ہونے کی علامت کو ایک بزرگ سے پوچھا مین نے کہا اُسنے تین نشان

کتابوںمین لکھے مین ایک پندرہ برس کی عمر دوسرے محتلم ہونا تیسرے کموے نہانی کا نکلنا لاکن حقیقت مین ایک نشان ہے یعنے اپنے حظ نفس کی بند سے پہلے رضاے الٰہی مین ہونا پس جسمین یہہ صفت موجو نہین صاحب تحقیق اسکو بالغون مین نہین گنتے **قطعہ**

چالیس دن اور رات رہتا ہے جو ٹھہرا
ایک آب کا قطرہ ہوا انسان کی صورت
چالیس برس کے گو نہو علم و ادب گر
ہرگز نہ اُسے جانیو انسان بحقیقت

نظم

خلاق و جوانمردی ہی بس ہے بشریت
اس جسم مرکب کو نہ انسان فقط جان
ہے جسمین ہنر شخص وہ دیوار وگرنہ
ہر رنگ کی تصویرون سے بھر سکتے ہین ایوان
فضل و ہنر احسان و کرم سے جو ہو خالی
تو آدمی اور صورت دیوار ہے یکسان
دنیا کے تئین قابو مین لانا ہنر ہے
جانے دے تو اُس فاحشہ کی طرف نکر دھیان
لے لے کسی بیگانے کا دل ہاتھ مین اپنے
بس فضل و ہنر ہے یہی جی پر تو اٹھا سیتے ہین

بارہوین حکایت

وہ حاجی جو پیادے کئے ایک برس مین آئی ہوئی تھی اور یہہ حاجی بھی اُس سفر مین پیادہ تھا غرض ہر ایک اپنے تئین مضعف سمجہکر آپسمین دست و گریبان ہوا اور نہایت دل کھولکر لڑے ایک کجاوہ نشین اپنے عدیل سے کہتا تھا العزیز عجائب العجب ہے کہ ہاتھی دانت کے پیادے شطرنج کے عرصے سے جو گذر وزیر ہوتے یعنے ایک مرتبہ بلند کو پہنچے اور حاجیون کے پیادے وسعت صحرا مکہ کو طی کر اور جیسے تھے اُسسے بھی بتر ہوے **قطعہ**

کہہ میری طرف سے یہہ حاجی موذی کو کتر
پوستین خلق کی جو نکرے ہے یہی جفا

حاجی ہر گز نہین تو اونٹ ہے جو بیچارہ	کلنتے چابے ہی سدا بوجھہ کو ہی لیجلتا

تیرہوین حکایت

ایک ہندو نفط اندازی سیکھتا تھا کسی حکیم نے کہا کہ گھر تیرا چھپر کا ہے تک اپنے دلمین سوچ کہنا مان اور اسکو ہنسی کھیل نہ جان

بیت

بات پہنہوہ کو ہر گز نہ زبان پر تو لا	دے جواب اسکا نہ ہر گز تو جسے جانے برا

چودہوین حکایت

ایک شخص کی آنکھین دکھنے آئین ایک سالوتری کے پاس گیا کہ میری دوا کر اسنے جو دارو کہ چارپایونکی آنکھونکے واسطے مخصوص ہے اسکی آنکھونمین لگا دی فی الفور اندھا ہو گیا قضیہ حاکم کے پاس لے گئے اسنے فرمایا کہ سالوتری پر کچھہ تاوان نہین اگر یہہ گدھا نہوتا تو اسکے پاس نجاتا مقصود اس بات سے یہہ ہے کہ جو شخص کسی ناآزمودہ کار سے ایک کار عمدہ چاہے نادم ہوتا ہے اور عقلمندونکے آگے احمق

قطعہ

شعور مند وہی جسکی عقل ہے روشن	کسی سفیہ کو ہر گز نہ سونپے کام بڑا
جہان حریر کو بنتے ہین وہان نہ لیجاوے	اسے جو بوریا بنتا ہی گرچہ ہو یکتا

پندرہوین حکایت

کسی بزرگ کے ایک فرزند سعادتمند تھا قضائے الہی سے وہ مرگیا پوچھا اس سے کہ اسکی لوح مزار پر کیا نقش کرین ہم کہا اسنے کہ آیات قرآن مجید کی عظمت و عزت بمرتبہ ہے ایسی جگہہ کھودنا انکا لایق نہین کہ بعد ایک مدت کے جو حرف گھس جائین تو خلق ملے

پاؤن رکھے اور کتے پیشاب کرین اگر یہہ امر ضرور ہی تو یہہ بیٹھکر دیکہنا کافی ہین **قطعہ**

واہ وا شاد کیا مین ہوتا تھا	دیکھہ سبزے کتین چمن مین اگا
ائیو وقت بہار ادہر ای دوست	دیکھے جو خاک پر میری سبزا

سولوین حکایت

ایک پرہیزگار کسی دولتمند کیطرف سے گذرا اور دیکھا اُسے کہ ایک غلام کا ہاتھہ پاؤن کھینچ باندھین ہین اور ستم کر رہا ہی متقی نے کہا ایعزیز خداے عزوجل نے ایک مخلوق مانند تیرا محکوم تیرے حکم کا کیا ہی اور تجکو اُسپر فضیلت دی ہی نعمت حق کا شکر بجالا اور اتنی جفا اُسپر مت کر ایسا نہو کہ فرداے قیامت یہہ بندہ تجسے بہتر ہو اور تو شرمندگی کھینچے **مثنوی**

غصے نہو غلام پہ اپنے تو بیشتر	آزار اسکے دلکو ندے بس جفا نہ کر
تو نے تو دس درم کتئین مول ہی لیا	پیدا تو اُسکو آپ بقدرت نہین کیا
کبتک یہہ حکم خشم ذرا دلمین دھیانکر	صاحب تیرا ہی تجسے نہایت بزرگتر
ای صاحب غلام و کنیزان و بندہ ہا	آقا کو اپنے تو بھی نہ یون دھیان سے بھلا

حدیث مین ہی کہ بہت بڑی حسرت قیامت کے دن یہہ ہی کہ غلام صالح کو بہشت مین لیجائین اور خاوند فاسق کو دوزخمین **قطعہ**

جو کہ تیرا مطیع ہوا اُس کو	اتنی ایذا نہ دے کہ جان حقیر
کہ بہت ہی قبیح حشر کے دن	بندہ آزاد اور خواجہ اسیر

سترھوین حکایت

ایک برس شامیونکے ساتھ بلخ سے مین نے سفر کیا تھا اور راہ راہزنونکے باعث خطرناک تھی ایک جوان تیرانداز نگہبانی کے واسطے ہمارے ساتھ ہوا پھکیت کمان کش سپاہی زورآور کہ دس مرد قوی اسکی کمان کا چلا نچڑا سکتے اور پہلوان روے زمین کے کشتی مین پیٹھ اسکی زمین سے نہ لگا سکتے لیکن ناز و نعمت سے پلا تھا جہان دیدہ و کار آزمودہ و سیاح نتھا بہادرونکی نقاریکی آواز نہ کبھو سنی تھی نہ سوارونکی تلوارونکی چمک دیکھی تھی بیت

ہوا تھا نہ وہ دشمنون کا اسیر	نہ برسا تھا گرد اُسکے باران تیر

ہم اور وہ جوان آگے پیچھے دوڑتے تھے جسوقت دیوار قدیم لگے آتی وہ زور بازو گرا دیتا اور جسکہیں درخت عظیم کو دیکھتا سر پنجہ سے اُکھاڑ لیتا اور گھمنڈ سے یہہ بیت پڑھتا

زور بازو دیکھے تک مردونکا ہاتھی کہان	ہے کدھر کو شیر دیکھے پنجۂ زورآوران

ہم اس حالت مین تھے کہ دو ہندو ایک پتھر کے پیچھے سے نکلے اور قصد لڑنے کا انھونے ہم سے کیا ایک کے ہاتھہ مین لکڑی تھی اور دوسرے کے بغل مین ڈھیلے کو تننے کی موگری جوان کو کہا مین نے کہ کیا کھڑا ہے بیت

جو کچھہ کہ تجھین ہے سو کر گذر زور مردی زور	کہ اپنے پاؤن سے آپ آیا ہے عدو سو گور

اتنے مین کیا دیکھتا ہون کہ جوان کانپنے لگا اور تیر و کمان ہاتھہ سے گر پڑے بیت

یہہ نہین لازم کرے جو مو شگافی تیر سے	لڑنے والونکے بھی روز حملہ وہ قائم رہے

آخر کو اسباب ہتھیار کپڑے حوالے کر دئے اور اپنی جانین بچا کر گئے نظم

جو ہو وے کام ترا کار آزمودہ کو بھیج	کہ کیو شیر قوی پنجہ کو وہ زیر کمند

جوان گیا ہی بشہ زور فیل پیکر ہو | یہ توڑے خوف سے جنگ عدو مین جو دیو
لڑائی جو وہ لڑائی سمجھانے ہے ایسا | کہ جیسے مسئلہ شرع کوئی دانشمند

اٹھارہوین حکایت

ایک بڑے آدمی کے بیٹے کو دیکھا مین نے کہ اپنے باپ کی قبر پر بیٹھا ہے اور ایک فقیر زادے سے بحث کر رہا ہے کہ میرے باپ کی گور کا صندوق سنگین اور لوح کندہ رنگین اور فرش اُسکا سنگ مرمر کا اینٹین اُسمین فیروزے کی ہین اور تیرے باپ کی قبر کیا ہے یہی کہ دو اینٹین رکھکر ایک مٹھی بھر خاک اوپر ڈال دی ہے درویش کے بیٹے نے سنکر کہا چپ کہ ہنوز باپ تیرا نیچے سنگ گران کے ہلا بھی نہوگا کہ باپ میرا بہشت مین پہنچا **بیت**

نظم

جس گدھے پر بوجھ کم لادین انام | ہووے آسودہ بہت وقت خرام
بوجھ فلک کے ستم کا جو اٹھاویگا فقیر | مرگ کے وقت سبکسار بہت ہوگا وہ
نعمت و راحت و آرام مین جو کوئی جیا | شک نہین اُسکو ہی دشوار بہت مرنا ہو
ہو کہ جس حال مین چھوٹا ہو قیدی جلد مین | بہتر اس عمدہ سے ہوگا کہین ہو قیدی جو

انیسوین حکایت

ایک بزرگ سے معنی اس حدیث کے پوچھے مین نے کہ ترجمہ لفظی اسکا یہ ہے دشمن تر دشمنو نکا تیرا نفس ہے تیرے پہلو مین بیچ فرمایا اُسنے باعث اسکا یہ ہے کہ جس دشمن پر احسان تو کریگا تیرا دوست ہو جاویگا مگر نفس کو جسقدر اُسسے مدارا اور نعمت سے بیش آئیگا تجھسے مخالفت زیادہ کریگا **قطعہ**

فرشتہ خو کرے ہے آدمی کو کم کھانا | جو کھاوے مثل بہایم گرے بسان جماد

مراد جسکی تو برلائے ہو تیرا وہ مطیع	سوائے نفس کہ حاکم ہو بلے گروہ مراد

بیسوین حکایت

ایک شخص کو درویشونکی صورت کے موافق اور انکی سیرت کے مخالف کسی مجلس مین دیکھا مین نے کہ بدیان کر رہا ہی اور دفتر شکایت کے کھولکر ہجو تونگرونکی شروع کی ہی اور سخن کو یہان تلک پہنچایا ہی کہ فقیرونکا دست قدرت بند ہی اور تونگرونکا پای ارادت ٹوٹا بیت

اہل کرم کے ہاتھہ مین دام و درم نہین	دولت ہی جنکے پاس انھو نہین کرم نہین

مین کہ پالا ہوا بزرگونکی نعمت کا ہون یہہ بات مجھے پسند نہ آئی کہا مین نے ای یار تونگر آدمی حاصل ہین مسکینون کے اور ذخیرے ہین گوشہ نشینون کے مقصد ہین زایرون کے اور جہاز ہین مسافرون کے بہر راحت مردمان اٹھاتے ہین بار گران کھانے ہین ہاتھہ اسوقت ڈالین کہ متعلق اور زیر دست کھا وین اور انکے جود و کرم کا فضلہ فقیرون و پیر اقربا اور ہمسایہ کو پہنچتا ہی نظم

تونگرونکو ہی نیت وقف و نذر و مہمانی	زکواۃ فطر کی ہر سال و ہدی و قربانی
اور انکا کام ہی آزاد کرنا بندونکا	جو انپہ طعن کرے اسکی ہیگی نادانی
تو انکے رتبہ دولت کتین کہان پہنچا	انہو سے ہوتی ہی جگمین سدا زر افشانی
تیری ہی پونجی دو رکعت سو تیری خاطر کو	انہو کے وقت بھی لاحق ہی سو پریشانی

قدرت جود کی اور قوت سجود کی دولتمندونکو بہتر میسر ہوتی ہی کہ مال پاکیزہ و جامہ پاک و دل فارغ و پاس آبرو رکھتے ہین اور قوت طاعت کی لقمۂ لطیفہ مین ہی اور صحت عبادت کی لباس نظیف مین ظاہر ہی کہ معدہ خالی مین کیا قوت ہو اور دست تہی

ہین کیا سخاوت یا شکستہ سے سیر کیا ہو سکے اور بھوکے کے ہاتھ سے کیا خیر **قطعہ**

راتکو سووے وہی دایم پراگندہ حواس | جس لشکر کی وجہ قوت صلح کی ظاہر ہو
گرسون مین آذوقہ کرتی ہے الگتا اسلئے | تاکہ جاتا رہو نہین فراغت قوت سے ہو سکو

فراغت فاقے سے نہین ملتی اور جمعیت پریشانی کے ساتھ جمع نہین ہوتی کسی نے تکبیر احرام نماز عشا کی کہی ہے کوئی منتظر طعام شب کا ہے غرض ہرگز نہین آپسکے مشابہ نہین **رباعی**

جتنے ہین صاحبان رزق سدا | دل سے مشغول ہین بذکر خدا
روزی جنکی ہے جگمین دانوا دول | بھٹکے ہے دل ادھر ادھر انکا

عبادت انکی مقام قبول سے نزدیکتر ہے کہ خاطر جمع اور حضور قلب رکھتے ہین نہ پریشان خاطر کہ اسباب معیشت کے درست کرلے اور اوراد و وظایف مین مشغول ہون پناہ مانگتا ہون بخدا ایسے فقر سے کہ جو بدحال کرتا ہے اور ایسے ہمسایگی سے کہ جسنے دوست نہین ہے کہ حدیث مین بھی آیا ہے کہ فقر و سیاہی دونون جہان کی ہے درویش نے بعرفت انکو آرام نہو جسکے کفو اسکے فقر کا انجام نہو یہہ سنکر کہا اسنے کہ نہین سنا ہے تونے کہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فقر فخری میراث ہے بتلا مین جسکے کہ مراد سید عالم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی فقر سے مردمیدان رضا کے ہین اور راضی تیر قضا کے نہ ایسے خرقہ صلحا کا نہین ہے کہ رفیق کے لقمہ روزینہ کو بیچین **رباعی**

ای طبل سے تیری گو اونچی ہے صدا | خالی ہے یہ الک لخت باطن تیرا
ہمسے بھی تو کہہ کوچ وقت ای غافل | بن توشے کے تدبیر کریگا تو کیا **رباعی**

تسبیح لپیٹ مت تو ہاتھ اپنے پر | حق مین نہین یہہ امر تیرے کچھہ بہتر
ہی ہمت و مردی جو تجھے ایک ذرا | منہہ پھیر ضلالت سے طمع کچھہ مت کر

اور نہین ہو سکتا بغیر نعمت کے ننگے کا پہننا یا بدون وسعت قید یونکی ہاتھ مین سعی ہونا ہمجنس ہمارا اہل دولت کو کب پہنچین اور ہاتھہ لینے والے دینے والے کے ہاتھ سے مشابہہ کب ہووے خدا تعالی محکم قرآن مین یعنے وہ آیہ کہ جسکے معنی صریح ہین اور احتمال دوسرا نہین رکھتے نعمت اہل بہشت سے خبر دیتا ہی معانی اسکے یہہ ہین یہہ وہ ہین کہ انکے واسطے ہی روزی معین جانیے تو کیا جو کوئی مشغول خرچ در زمرہ ہی دولت پارسائی سے محروم ہی اور ملک قناعت کا تابع رزق معلوم ہی

بیت

خواب مین پیاسون کتین آوے نظر | آب کا چشمہ یہہ عالم سربسر

جہان کہین کسی سختی کھینچے ہوئے کو اور تباہی کے مارے کو دیکھیگا تو کہ وہ آب کو بسبب غلبہ حرص کے خوفناک کامو نمین مشغول کرتا ہی اور اسکے جتنے متعلقات اور لازم ہین انسے پرہیز نہین کرتا اور عذاب آخرت سے نہین ڈرتا حلال و حرام کو نہین پہچانتا

قطعہ

ڈھیلا کہین سے کتے کے سر پر جو آپڑے | اچھلے وہ اس خوشی سے کہ یہہ استخوان ہی
دو آدمی جو کاندھے پہ رکھہ لیوین نعش کو | ناکس کتین گمان یہہ ہووے کہ خوان ہی

لیکن صاحب دولت چشم عنایت الہی سے بسبب حلال کے حرام سے محفوظ ہی یہہ سمجہ کہ مین تقریر اس سخن کی نہین کرتا اور دلیل نہین لاتا تجھی سے انصاف کی توقع رکھتا ہون کہ ہرگز دیکھا ہو گا تو نے ہاتھ کسی دغا باز کا شانون سے بندھا اور کسی بینوا کو قید خانہ مین

پھنسایا پردہ عصمت کسی جنتی کا اٹھتا یا کسی کا ہاتھ پہنچے سے کتا مگر بہ سبب درویشی اور مفلسی کے کہ شیر مرد ضرورت اور حاجت کے بر آگہر ونمین کو نھل اور سید ھین دیتے مین اور رکھنے چھڈ اکر پاؤن بندھوائے نہین ہو سکتا ہے درویش نفس امارہ و رعلائے اگر عورت سے بچنے کی طاقت اپنے مین نپاوے تو گناہ مین مبتلا ہووے کہ بطن اور فرج توام ہین یعنی ایک پیٹ کے دو فرزند جب تلک ایک بر جا ہے دوسرا بر پا ہے سنا ہے مین نے کہ ایک فقیر کو غلام کی علت کے سبب پکڑا باوجود اسکے کہ شرمساری کھینچی لیسے پر سنگساری کی سزا پائی تب بولا ای مسلمانو زر نہین رکھتا کہ جورو کرون اور طاقت نہین رکھتا کہ صبر کرون ناچار ہون کیا کرون اور اعضای تناسل کا تنا اسلام مین درست نہین غرض سارے اسباب تسکین اور جمعیت باطنی کے جو اہل دولت رکھتے ہین انہین سے ایک یہ ہے کہ ہر ایک رات ایک محبوبہ خوب سے ہم آغوش رہتے ہین اور ہر روز جوانی کو تازہ کرتے ہین اسیم محبوبہ کہ صبح وش کے سینے پر اسکے گورے رنگ سے داغ پڑگیا ہے اور اسکی قامت سے سرو شرمندہ ہو کر سرو خیابان خاک مین گرگیا ہے

بیت

کتنے عزیزون کے خون مین ڈبو دیا	غنائی اپنی انگلیونکی پوریون کیا

ممکن نہین ہے جو ہوئے ایسی حسین کے گرد کے کامون کے پھرین ادھر ادھر کو دکھلاتے اپنے دلبر دھرین

بیت

تاراج و محو جو رکا جو دل کہ ہے ہوا	کرتا ہے کب بتون پہ وہ یغما کے التفات

جس شخص کے ہون رو برو خرما تر خواہش کے وقت بہتر نہ مار کھجور لکڑ و خوشہ انگور سے

اغلب ہی کہ مفلس اپنے دامن عصمت و طہارت کو نجاست گناہ سے بھر دیوے اور مانند بھوکھے کتے کی روٹی جسکی ملے ہیے لیجاوے **بیت**

کب لو چھپتا ہی گوشت جو کتے کو ملگیا
دجال کا یہہ خر ہی کہ صالح کا ہی شتر

کیسی کیسی پردہ نشین بسبب درویشی کے فساد مین پڑی ہین اور آبروے گرامی اپنی انھون نے بدنامی کی باد سے برباد دی ہی **بیت**

جب ہووے بھوکھ قوت پرہیز کب رہے
افلاس باگ کھینچ لے تقوے کے ہاتھ سے

جس وقت کہ مین نے یہہ سخن کہا درویش کے ہاتھ سے باگ طاقت کی چھٹ گئی تیغ زبان کی اسنے کھینچ لی اور گھوڑا فصاحت کا بیحیائی کے میدان مین کدا کر مجھپر دوڑایا اور کہا اتنا مبالغہ انکی تعریف مین کیا تو نے اور پریشان باتین کہین کہ وہم تصور کرتا ہی کہ یہہ وہ فاقے کے زہر کو تریاق ہی اور روزی کے خزانے کی کنجی لیکن فی الحقیقت یہہ جمع تکبر اور غرور کے مشغول مال و نعمت دنیا کے مبتلا جاہ و دولت کے ہی بات نہین کہتے یہہ مگر بہ جہالت اور دیکھتے نہین الا بکراہت عالمونکو گدا جانتے ہین اور فقیرونکو بے سرو پا غرور مال کے سبب اور بے عزت و جاہ کے باعث بدتر سب سے سمجھتے ہین اور اپنے تئین بہتر سب سے جانتے ہین یہہ خیال نہین رکھتے کہ کسی سے سازش کرین بیخبر ہین حکیمون کے قول سے کہ کہہ گئے ہین جو کوئی عبادت مین اوروں سے کمتر ہی اور دولت مین زیادہ بصورت امیر ہی اور بمعنی فقیر **بیت**

زر سے جو بے ہنر کو حکیمون پہ فخر ہو
گو گاؤ عنبری ہی یہہ تو جان کون خر

کہا مین نے کہ مذمت انکی مت کر کہ اہل کرم ہین بولا وہ غلط کہتا ہی بندۂ درم کیا فایدہ

اگر ابر بہار مین کہ کسی پر نہین برستے مانا کہ آفتاب ہین پر کسیکو منور نہین کرتے
گو وسعت و قدرت کے مرکب پر سوار ہین لیکن اُسے نہین دوڑاتے اور ایک قدم بھی واسطے
خدا کے راہ حق مین نہین رکھتے بے منت و اذیت ایک درم نہین دیتے مال کو محنت و مشقت سے
جمع کرتے ہین اور حسرت کے باعث دھر رکھتے ہین آخر کار چھوڑ جاتے ہین حکیمون نے کہا ہے
مال بخیل کا خاک سے اُسوقت نکلتا ہے کہ وہ خاک مین جاتا ہے × **بیت**

کوئی حصول کرے جد جہد سے دولت	ایک اور آنکے لیجاے اسکو بے زحمت

مین نے کہا دولتمند ون کے بخل سے آگاہ نہین ہوا تو مگر یہ سبب گدائی کے و گرنہ جو کوئی کہ جمع
نہین رکھتا سخی اور بخیل کو یکسان ہے جانتا کسوٹی جانتی ہے کہ سونا کیسا ہے اور محتاج جانتا ہے
کہ بخیل کون ہے بولا وہ کہ اس بات کو تجربے سے کہتا ہون جو بد اد دروازے پر رکھتے ہین اور مردم
درشت خو اور خشک جو متعین کرتے ہین کہ عزیزونکو آنے ندین اور صاحب تمیزونکو روکین اور
کہین کہ گھر مین کوئی نہین **بیت**

گر نہووے صاحب تدبیر و عاقل ہوشیار	کوئی گھر مین ہے نہین کہتا ہے سچ یہہ دربان

کہا مین کہ باعث اس حرکت کا یہہ ہے کہ اہل توقع کے ہاتھ سے اور محتاجون کی عرضیون سے
تنگ آئے ہین اگر جنگل کی ریت در ہو تو بھی عقل کے نزدیک محال ہے کہ آنکھ گدا کی پر ہو **بیت**

نعمتون سے طالب دنیا کی آنکھ	پر نہووے جیسے شبنم سے کوا

حاتم طائی صحرا نشین تھا اگر شہر مین ہوتا تو گداؤن کے ہاتھون سے عاجز و بیچارہ ہو جاتا
اور اسکے بدن کا جامہ پارہ پارہ پھر بولا وہ کہ رحم کرتا ہون مین انکے حال پر کہا مین نے غلط

حسرت و حسد ہی تجکو انکے مال پر غرض ہم اُس جواب و سوال کے الجھیڑے مین پھنسے ہوئے تھے جب وہ سخن کا پیادہ چلاتا مین اُسے بند کر دیتا جسگھڑی وہ دلیلونکی شہہ دیتا مین بادشاہ کلام کو فرزین حجت سے بچا لیتا یہانتک کہ کیسہ ہمت کا اُسنے ہارا اور حجت کے تیرونکا ترکش ڈالدیا

قطعہ

ڈھال کو مت پھینک تو از جملۂ مرد فصیح	کچھ نہین ہی پاس اسکے جز دروغ و ادعا
سیکھ دین معرفت ای پارسا سجع گو	درپہ ہی رکھتا ہی حربے قلعہ خالی ہی پڑا

آخر کار دلیل اُسکے پاس نہ رہی تب ذلیل اُسے کیا پھر اُسنے ہاتھ ظلم کا پھیلا دیا اور بیہودہ بیہودہ بکنا شروع کیا جاہلون کا طریقہ یہی ہی کہ جب دلیل سے عاجز ہوتے ہین لڑنے لگتے ہین چنانچہ آذر بت تراش جب حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حجت مین برنہ آیا لڑنے کو اُٹھ کھڑا ہوا اور چند کلمے ناشایستہ کہے کہ قرآن اُس سے ناطق ہی اور حاصل اُسکا یہہ ہی اگر تو باز نہ آویگا دشمنی سے میرے خداؤنکی یا مذمت سے اُنکی مین تجھے گالیان دونگا یا سنگسار کرونگا غرض جب گالیان اُسنے دین مین نے بھی دین آخر اُسنے میرا گریبان پکڑ کے اڑایا اور مین نے اسکی ٹھوڑی کو پاش پاش کیا

قطعہ

پکڑے ہوئے مین گردن اسکی ہاتھ مین اسکے میرا	خلق لگی تھی پیچھے ہمارے لوگ ہزارون خندہ زنان
گفت و شنید سے ہم دونونکی ہو متعجب آخر کو	دابنے لاگا انگلی اپنے دانتون مین ہر پیر و جوان

ندان اسکے فیصلے کے واسطے قاضی کے پاس گئے اور اسکے حکم کی اطاعت قبول کی کہ وہ حاکم مسلمانون کا ہی جو مصلحت کہ دیکھے اور درمیان درویشون اور تونگرون کے فرق کرنیکو جسطرح سے کہ فرماوے وہی حق ہی جب اُسنے ہماری صورت دیکھی اور کلام ہمارا سنا فکر کے گریبان

مین سر کو ڈالا اور بہت تامل کے بعد اٹھا کر یہہ فرمایا ای شخص کہ تونگرونکی تو نے ثنا کی اور
مذمت درویشونکی روا رکھی جہان تو جہان گل ہے وہان خار ہے نہ گنج بن مار ہے نہ شراب
بیخمار جس جگہہ گوہر علی ہے وہین گھڑیال آدمیونکا کھانیوالا ہے گزندگی اجل کی دنیا کے
عیش کی لذت کے پیچھے ہے اور دیو صعوبت بہشت کی نعمت کے آگے ع

کیا کرے جور عدو گر نہ سہے طالب دوست	گنج و مار و گل و خار و غم و شادی ہین بہم

نہین دیکھتا ہی تو کہ باغ مین ادھر بید مشک ہے ادھر چوب خشک ایسے ہی تونگرون مین
شاکر ہین اور کافر درویشون کے بھی حلقے مین اسیطرح حریص ہین اور صابر **بیت**

ہووے جو دنیا مین ہر یک قطرہ اولیکا گہر	گوڑے کی طرح سب بازار جاوے بھر

مقربان الہی امیر فقیر سیرت اور فقیر امیر ہمت ہین بزرگ دولتمند وہی ہے کہ غم فقیرونکا کھاوے
اور فقیرونمین بہتر وہ ہے کہ طالع مندونکے دروازے پر بیٹھا نہ رہے اور جو شخص کہ توکل کرے خدا
پر تو اسکو وہی بس ہے بعد اسکے فقیر کو غصے سے کہنے لگا ای کہ کہا تو نے کہ تونگر ہر کے مو نیز
مشغول ہین اور لہو لعب مین مصروف البتہ کتنے شخص انہین سے کم ہمت اور منکر نعمت ہین
لیتے ہین اور رکھتے ہین کھاتے ہین اور کسیکو نہین دیتے بالفرض اگر مینہہ نہ برسے یا جہان غرق
طوفان ہو تو اپنی حشمت کے اعتماد سے فقیر کی محنت کی طرف دھیان نہین کرتے اور خدا سے
نہین ڈرتے اور کہتے ہین **بیت**

پروا نہین جو نیستی سے کوئی جلے مر	زردار ہون نہ بط کو ہے طوفان کیا خطر ہیت
ناقون پہ جو کہ عورتین ہو دوین پر سوار	کب ملتفت ہون اسپہ جو ہے ریت مین دھنسا ہیت

کمینے اپنی کملی کھینچ کر جو لے گئے باہر | تو کہتے ہین کہ غم کسکو ہی گو سب خلق جاوے مر

انکے اوصاف یہی ہین کہ مین نے بیان کئے اور بعضے انمین سے ایسے ہین کہ دستر خوان نعمت کا انھون نے آگے محتاجون کے بچھایا ہے اور اپنے کرم کا اشتہار ملک بملک بھجوایا ہے کہ ایشیائی دیکھے سے فقیرون سے متواضع ہوتے ہین اور محتاجون کی خدمت کے لئے کمر بستہ رہتے ہین طالب نام و مغفرت ہین اور صاحب دنیا و آخرت چنانچہ بندگان حضرت بادشاہ دائم بحفظ الہ دشمنون پر منصور و مظفر مالک کہتر و مہتر حامی اطراف صاحب انصاف وارث ملک سلیمان عادل شاہان زمان مظفر الدین ابوبکر سعد کہ شہ رکھے اللہ تعالی ایام دولت اسکے اور بلند کرے نشان نصرت اسکے **رباعی**

کوئی پدر نہ کرے یہہ کسی پسر پہ کرم | کیا جو تو نے یہہ دنیا مین بر بنی آدم
جو چاہا حق نے کہ بخشش کرے خلایق پر | تو اپنے لطف سے تجھکو کیا شہ عالم

قاضی نے جب سخن کو یہان تک پہنچا دیا اور ہماری حجت قیاس سے بہانے کے اسپ کو پرے لیگیا تب موافق حکم قضا کے راضی ہوئے ہم اور ماضی سے درگذرے اور معذرت کی باتین باہم کرکے راہ مدارا کو اختیار کیا ہر ایک نے سر دوسرے کے پاؤن پر رکھہ دیا اور بوسہ دیا اور سر و رو ایک کا ایک نے چوما غرض خاتمہ سخن کا اس قطعے پر ہوا **قطعہ**

فقیر اب باز آ اس گردش دنیا کے شکوے سے | برا کم بخت ہو تو جو اسی حال مین مر جانا
جو تیرے دست و دل مین کامرانی ہے صفا و دولت | کھلا اور کھا کہ تیرے ہاتھ آوے دین و دنیا

آٹھوان باب صحبت اور پند و حکمت کے آداب مین

حکمت

مال عمر کی آسایش کے واسطے ہی نہ عمر واسطے جمع کرنے مال کے ایک عقلمند سے پوچھا کہ نیک بخت کون ہی اور بد بخت کون کہا اُسنے نیک بخت وہ ہی کہ جسنے کمایا اور کھلایا اور بد بخت وہ ہی کہ جو مر گیا اور چھوڑ گیا **بیت**

نہ پڑھہ نماز تو اسپر کہ جسنے کچھہ نہ کیا	نہ کھایا اور طلب زر مین عمر کو کھویا

نصیحت موسی علیہ السلام نے قارون کو نصیحت کی کہ احسان کر تو بھی محتاجوں پر جیسا کہ تجھہ پر احسان کیا ہی اللہ نے کچھہ دھیان نہ کیا اُسنے اور کان اسپر رکھا آخر سنا تو نے کہ کیا دیکھا **قطعہ**

دام و درم کو دور رکھا جسنے خیر سے	کچھہ فایدہ نہ پائیگا وہ داغ غم سوا
گر چاہتا ہی نعمت دنیا سے انتفاع	دے خلق کو تو جیسے خدا نے تجھے دیا

غرض یہہ ہی کہ بخشش کر اور منت کسی پر مت دھر کہ اسکا فایدہ تجھے سے پہنچے **قطعہ**

درخت کرم نے جہان پکڑی جڑ	گئی اُسکی ہر شاخ افلاک پر
جو یہہ چاہتا ہی کہ پھل اُس سے کھائے	تو منت کا آرہ نہ تو اُسپہ دھر

قطعہ

کر شکر حق کہ دی تجھے توفیق خیر کی	انعام و فضل سے نہ معطل کبھو رکھا
خدمت کا بادشاہ پہ احسان تو نہ رکھہ	احسان اُسکا مان جو خادم تجھے کیا

حکمت دو شخص ناحق محنت کھینچی اور کوشش بیفایدہ کی ایک وہ کہ جسنے مال جمع کیا اور نہ کھایا دوسرا وہ کہ جسنے علم سیکھا اور عمل نہ کیا **مثنوی**

گو کہ پڑھہ جاسے تو علوم جہان	نہ کرے گر عمل تو ہی نادان
نہ محقق ہووے نہ فقیہہ اگر	تو کتابوں سے ہی لدا جوں خر

اُستے بے مغز کو کہان یہہ خبر ۔ ہین لدی الکریان کہ مین دفتر

حکمت علم برائے ترقی نعمت عقبی ہے نہ بجہت حصول دنیا **بیت**

جہانکے بیچ جس عالم نے اپنے علم کو بیچا ۔ کیا خرمن اکٹھا پر اُسے یک لخت ہی پھونکا

حکمت عالم بے تقوی مشعل رکھتا ہے پر ہے اندھا **بیت**

بے فایدہ عمر کو گنوایا ۔ کچھ مول لیا نہ زر گنوایا

حکمت ملک عقلمندون سے خوبی پکڑتا ہے اور دین پرہیزگارون سے کمال عقلمند بادشاہونکے قرب کے محتاج جتنے ہین وے اُس سے زیادہ تر محتاج ہین انکی نصیحت کے **قطعہ**

دھیان سے سن اسکو تو اے بادشاہ ۔ پند کوئی دہر مین اس سا نہین

کام نہ دینا بجز اہل خرد ۔ گو کہ جو عاقل ہے وہ لیتا نہین

حکمت تین چیزین بغیر تین چیزون کے پایدار نہین ہوتین مال بے تجارت علم بے بحث ملک بے سیاست **حکمت** رحم بدون پر کرنا ستم ہے نیکون پر اور ظالمونکا عفو کرنا جور ہے مظلومون پر **بیت**

نوازیگا اگر بدذات کو اے صاحب دولت ۔ نظر نعمت پہ تیری وہ کریگا [illegible]

حکمت بادشاہونکی دوستی پر اعتماد نکیجے اور لڑکونکی خوش آوازیکا اعتبار کہ وہ یک خیال کے باعث تبدیل پا جاتی ہے اور یہہ سبب جوانیکے تغیر **بیت**

ہزار دوست ہون جسکے مت اسپہ شیدا ہو ۔ نہین تو دلپہ گوارا کر اسکی فرقت کو

حکمت اپنے بھید کو ہر ایک دوست سے مت کہہ تجھے کیا معلوم ہے اگر کسی وقت

دشمن ہو جا اور دشمن سے جو برائی کہ تو کر سکتا ہے مت کر اتفاقاً کسی وقت وہی دوست
ہو جاوے وہ بھید جسکو چاہتا ہے کہ چھپا رہے کسی معتمد سے مت کہہ کہ رازدار اپنے
راز کا کوئی تجھ سے بہتر نہ ہوگا

قطعہ

چپ ہی بھلی کہ راز کو اپنے کسی سے کہہ	کہنا یہہ تو کسی سے نکہیو اسے کبھو
ای مرد سوچ دلمین سر چشمہ بند کر	پانی بھرا تو بندھہ نہ سکیگی پھر آبجو

مثنوی

خلوت مین بات کر یہہ تیرے حق مین ہے بھلا	پچتائیگا کہیگا جو ہر انجمن مین
وہ سخن مت کہہ تو خلوت مین نہان	کہہ سکے جسکو نہ مجلس کے میان

حکمت دشمن ضعیف کہ اطاعت کرے اور دوستی چاہے مقصود اسکا کچھ اور نہیں
مگر یہہ کہ دشمن قوی ہووے ای عزیز ہرگاہ دوستونکی دوستی کا بھروسا نہین تو چاپلوسی پر
دشمن کی کیا اعتبار ہے **پند** جو کوئی دشمن کو حک کو حقیر اور ناچیز سمجھے مانند اس شخص
کی ہے کہ تھوڑی سی آگ کو نہ بجھاوے اور یون ہی چھوڑ دے

قطعہ

گر قتل کر سکے ہے تو کر جلد تو آج ہی	آتش ہوئی بلند تو پھونکے گی ایک جہان
جو تیر کی ہو چوٹ یہہ دشمن اسے نہ چھوڑ	وصت اتنی دے کہ چڑھا لیوے وہ کمان

پند لازم ہے دشمنونکے بیچ اسطرح بات کہے تو کہ اگر وے آپس مین دوست ہو جاوین
تو شرمندہ نہو

ابیات

دو دلون مین ہے لڑائی شعلہ سان	مثل ہیزم کش ہے لتر ادر میان
ایکدن آپس مین وہ پھر جائینگے مل	آپ ہی وہ ہوگا پشیمان و خجل

غضب کی آگ کتین جو دلو نمین بھڑکا　　جلانا اپنے تئین ہی شعور سے باہر　**قطعه**

دوستون کے سات بات آہستہ کہہ　　کان دشمن کا مبادا ہووا ادھر

کہہ نہ بیباگانہ کچھ دیوار سے　　شاید اسکے پیچھے ہو کوئی بشر

پند جو کوئی اپنے دوستونکے دشمنون سے دوستی کرے دوستونکی ایذا کا دھیان رکھنا چاہیئے

ای عقل مند دوستی سے اسکے ہاتھ دھو　　جو دوست تیرا دشمنون سے ہم پیالہ ہو

پند جو کسی کام کے انجام مین تجھے تردد ہو تو وہ طرف اختیار کر کہ جدھر سے بے رنج وہ کام نکلے　**بیت**

مت کر سلیم طبع سے تو تلخ گفتگو　　لڑنا نہ اسکے ساتھ جو کوئی ہو صلح جو

حکمت جب تلک زر سے کام نکلے پر جو کھون جان اٹھانی لایق نہین　**بیت**

تھک چکین جب بیر سب حیلون سے ہاتھ　　پھر نکر تلوار بن کچھ اور بات

حکمت دشمن کے عجز کرنے پر رحم مت کر کہ اگر قادر ہوگا تو مہر نہ کریگا تجھ پر　**بیت**

سستی نہ کرنا زور کی دشمن جو دیکھے ناتوان　　ہر پیرہن مین مرد ہے پر مغز ہے پر استخوان

حکمت جو کوئی کسی بدگو کتین قتل کرے تو خلق کو اسکی بلا سے نجات کے اور اسکو عذاب خدا سے　**قطعه**

نہایت خوب ہی کرنا رحم خلق پر لیکن　　لگا مت زخم پر موذی کے تو زنہار مرہم کو

کیا ہی رحم جسنے سانپ پر ہرگز نہیں سمجھا　　کہ ہی یہہ رنج پہنچاتا ہر یک فرزند آدم کو

حکمت نصیحت دشمن کی مانی خطا ہی لیکن سننا روا ہی کہ برعکس اسکے عمل مین لائیے تو کہ عین صواب ہی　**قطعه**

حذر کر اسے جو کہتا ہی دشمن　　کہ وہ خالی نہو ویگا ضرر سے

جو سیدھی تیرسی دکھلائے وہ راہ　　تو دست چپ کو چل اور پھر ادھر سے

حکمت غضب حد سے زیادہ موجب وحشت کا ہوتا ہے اور لطف بیوقت ہیبت کھوتا ہے نہ اتنی درشتی کر کہ لوگ تجھ سے تنگ ہو وین نہ اسقدر نرمی کہ تجھپر دلیر **مثنوی**

درشتی و نرمی ہین دونون ضرور / بخوبی ہو تا انتظام امور
وہ جراح کس کام کا ہے اگر / نہ رکھے بہم مرہم و نیشتر
درشتی بہت عاقلون سے نہو / نہ سستی جو دیوے گھٹا قدر کو
فقط اپنی ہی تو فزونی نچاہ / زبونی سے بھی حال مت کر تباہ
کہا ایک چرواہے نے باپ سے / کہ یک پند پیرانہ سکھلا مجھے
وہ بولا کہ نیکی سے مت باز آ / پہ مغلوب رکھہ بھیڑیئے کو سدا

حکمت دو شخص دشمن ملک اور دین کے ہین بادشاہ بے حلم اور زاہد بے علم **بیت**

وہ کسی ملک کا ہووے نہ کبھو فرمان دہ / جو خدا کا نہین ہے بندۂ فرمانبردار

حکمت بادشاہ کو چاہئے یہانتک غصہ نکرے کہ دوستونکو اعتماد نرہے آتش غضب کی پہلے صاحب غضب کو لگتی ہے بعد اسکے شعلہ دشمن تک پہنچے یا نہ پہنچے **مثنوی**

سزاوار کب ہے کہ آدم کا پور / رکھے اسقدر کبر وطیش و غرور
جو ہے یہہ تجھے تندی و سرکشی / تو خاکی نہین بلکہ ہے آتشی **قطعہ**
یک متقی کے پاس گیا بیلقان مین / اور یون کہا برائے خدا جہل سے نکال
فرمایا اُسنے ہو متحمل برنگ خاک / یا تونے جسقدر ہے پڑھا اُسپہ خاک ڈال

پند بدخو ہاتھہ مین ایسے دشمن کے گرفتار ہے کہ جہان جائے اُسکے عذاب کے چنگل سے نجات نہین پاتا **بیت**

بلا کے ہاتھہ سے گو جاے چرخ پر بدخو	پھنسا بلا مین رہیگا وہ اپنی خو کے سبب

حکمت جو دیکھے تو کہ دشمن کی سپاہ مین پھوٹ پڑی ہے تو خاطر جمع رکھہ اور جو ایکا دیکھے تو اپنی پریشانی کا اندیشہ کر

قطعہ

جو دیکھے دشمنون مین لڑائی ہے شوق سے	جلسے مین بیٹھہ دوستونکے اور آنند کر
جسوقت پاسب کتین یک زبان تو	جلدی چڑھا کمان کو رکھہ سنگ قلعہ پر

حکمت دشمن کا جب کوئی حیلہ بن نہین پڑتا تب دوستی شروع کرتا ہے اور اسمین وہ کام کرتا ہے کہ دشمنی مین نہین کرسکتا سانپ کا سر دشمن کے ہاتھہ سے خواہمخواہ کچل کہ دو فایدونمین سے ایک مقرر ہوگا اگر یہہ غالب آیا تو سانپ مارا تو نے اور جو سانپ کاٹا تو دشمن کے ہاتھہ سے چھوٹا

بیت

عدو سے ناتوان سے بیخطر مت ہو لڑائی مین	نکالے شیر کا بھیجا جو جینے سے اٹھاوے دل

حکمت وہ خبر کہ رنج پہنچاوے دوسرے کو کہنے دے تو چپکا ہو رہ **بیت**

بلبل بہار کی تو بشارت سے دے خبر	ذکر خزان کو چھوڑ دے یک لخت بوم

حکمت بادشاہ کو کسی خیانت پر واقف مت کر جبتلک کہ اسکے قول کا اعتماد نہو نہین تو اپنی ہلاکت کی سعی کرتا ہے تو

بیت

فایدہ جب آئے تیرے تئین نظر	بات کہنے کا تو اسدم قصد کر

حکمت جو کوئی کسی خود پسند کو نصیحت کرتا ہے وہ آپ نصیحت کرنے والے کا محتاج ہے

حکمت فریب دشمن کا مت کھا اور غرور مداح سے مول مت لے کہ وہ مکر کا

جاتی ہی اور یہہ لالچی احمق کو تعریف خوش کر کے بھلا دیتی جلیسے حیوان کے لاشیکو تکنے کے پوست مین بھو نکنا بھلا دیتا ہی

قطعہ

نہ سنیو مدح سخن گو کی زینہار کبھو — کہ تیری ذات سے پاتا ہی نفع وہ اوچھا
مراد اسکی نہ دیگا جو ایکدن تیرے — وہ عیب اُسکے دو صد چند پھر لکھانیکا

حکمت متکلم کا عیب جبتلک کوئی نہ پکڑے کلام اسکا معیوب ہے **بیت**

بچتا ئیگا نہ حسن سخن پر غرور کر — اپنے گمان و وہم پہ نادانکی مدح پر

حکمت ہر شخص اپنی عقل کو کامل جانتا ہی اور اپنے فرزند کو خوبصورت **نظم**

لڑرہے تھے اس منہ سے یک مسلمان و جہود — انکی حالت پر ہنسی نے دفعتا مجھکو لیا
کہہ رہا تھا طیش سے وہ مارتا مجھکو یہود — گر نہو وے یہہ قبالا راست میرا ای خدا
اور یہودی یوں کہے تھا ہی قسم توریت کی — ہوں مسلمان تجھہ سا گر نہ جھوٹھہ کہتا ہوں ذرا
گرچہ سب روے زمیں سے عقل ہو معدوم لیکن — اپنے تئیں نادان جانے کوئی یہہ امکان کیا

حکمت دس آدمی ایک دسترخوان پر کھائیں اور دو کتے ایک مردار پر مل کر کھائیں تو لڑ پڑیں حریص ایک جہان کی نعمت کھاتا ہو تو بھی بھوکھا ہی اور قانع ایک روٹی سے بھی سیر ہوتا ہی **شعر**

رو کھی یک روٹی سے بھر جا ابھی وہ تنگ — دیدۂ تنگ نہ سیر ہو نعم دنیا سے **مثنوی**

جو دور عمر میرے باپ کا تمام ہوا — سنے مجھے یہہ کر کے وصیت جہان سے گذرا
بلا ہی آتش شہوت حذر کر اسسے لیک — نہ اپنے واسطے دوزخ کو مشتعل تو کر
کہ اُسکی آنچ کی ذرہ نہ تاب لاویگا — بس آب صبر چھڑک آج ہی اور اسکو بجھا

حکمت جو کوئی توانائی مین دستگیری کرنے ناتوانی مین بہت سی سختی کھینچے **بیت**

نہایت ہی بد اختر مردم آزار	کہ روز بد نہین اُسکا کوئی یار

حکمت جان ایکدم کی حمایت مین ہی اور دنیا ایک وجود دو عدم مین پس دین کو عوض دنیا کے مت بیچ فی الواقعی یوسف کو جو بیچنگے تو کیا لینگے تنبیہ کرتا ہی اسبات پر قول اللہ تعالی کہ معانی اُنکے یہہ مین آیا نہین عہد کیا تھا تجھہ سے مین نے ای بنی آدم مت پرستش کرو تم شیطان کو **بیت**

عدو کے کہنے پہ پیمان دوست کا توڑا	ٹک اس کو سوچ تو کس سے پھرا تو کس سے ملا

حکمت شیطان نیکخو لوگون پر نہین آتا اور سلطان مفلسون سے **مثنوی**

مت اُسکو قرض دے جو کوئی بے نماز ہو	گرچہ منہہ اُسکا فاقے کی شدت سے باز ہو
وہ تو خدا کے فرض کو کرتا نہین ادا	پھر قرض کا تیرے اُسے کیا فکر ہوئیگا

حکمت جو کچھہ کہ جلد موجود ہووے دیر تک نہ رہے اور حکیمون نے کہا ہی جو دولت جلد آتی شتاب جاتی ہی **قطعہ**

یہہ سنے مین آیا ہی کہ مشرق کی زمین مین	چالیس برس مین بنے ہی کاسۂ چینی
یکروز بنا لیتے ہین بغداد مین سو لیک	قیمت کا بھی احوال ذرا دیکھیو اُنکی **حکمت**
مرغ کا بچا نکل انڈے سے ڈھونڈتا ہی خورش	بچۂ آدم کو کچھہ ہوتی نہین عقل و خبر
وہ کسی شی کو نہ پہنچے دفعتا کوئی کیو مار	دانش و فضل و ہنر مین جا پہنچے سب سے گذر
شیشہ ہی بقدر اُس باعث کی ہر کہین	لعل ہی کمیاب اِسّے قدر مین ہی بیشتر

حکمت صبر سے مقصود بر آتے ہین جلدی کرنیوالے آپہی ٹھوکر کھاتے ہین **قطعہ**

اپنی آنکھوں سے ہی دیکھا مین نے صحرا اونکے بیچ — تیز رو سے جلد پہنچا جو کہ آہستہ چلا
دوڑنے سے رہ گیا تھک کر سمند تیز گام — ساربان اونٹ اپنا آہستہ چلائے ہی گیا

حکمت نادانکو خاموشی سے کچھ بہتر نہین اگر یہی بھلا جانتا تو نادان نہوتا **قطعہ**

گر نہین کچھ بھی تجکو فضل و کمال — بند رکھ پھر زبان کو اپنی رر
آدمی کو زبان کرے ہی خراب — جو ز بے مغز کے تئین سب کی **نظم**
گدھے کو کرتا تھا تعلیم ایک احمق نت — اسی خیال مین ہوتی تھی اسکی عمر بسر
کہا حکیم نے اسکو عبث ہے یہ کوشش — کہ دیکھے گا تجھے اس سعی مین ملامت گر
خموشی اسے ذرہ تو تو سیکھ ای نادان — اگرچہ طرز سخن تجھ سے کچھ نہ سیکھا خر **مثنوی**
جو تامل سے نہ دیگا جواب — بول اٹھیگا وہ کلام ناصواب
عقلمندونکی طرح سے بات کہہ — یا بہایم کی طرح خاموش رہ

حکمت جو کوئی آپ سے داناتر کے ساتھ بحث اسواسطے کہ لوگ آپسے دانا جانین محض بیوقوفی سبب اسکو نادان ہی جانینگے **بیت**

جو ہووے گرم سخن کوئی تجھ سے فاضلتر — اگر اسے جانے ہی بہتر ہے یہ اعتراض نہ کر

حکمت جو شخص کہ بدونکے ساتھ بیٹھے گا نیکی نہ دیکھیگا **قطعہ**

اگر فرشتے کو بھی ہووے دیو کی صحبت — تو اسے سیکھے وہ مکر و خیانت و وحشت
بدون سے غیر بدی اور کچھ نہ سیکھے گا — کہ گرگ کو نہین آتا ہی پوستین سینا

حکمت آدمیونکے چھپے ہوے عیب ظاہر نکر کہ اسکو رسوا کریگا اور اپنے تئین بے اعتبار **حکمت**

جسنے پڑھا اور عمل نکیا اس شخص کی مانند ہی کہ ہل چلایا اور بیج نہ بویا

حکمت انسان بیدلسے بندگی نہین ہو سکتی اور پوست بیمغز بوئیکے لایق نہین ہیہ کیا لازم ہی کہ جو کوئی مجادلے مین جیت ہو وہ معاملے مین بھی درست ہو

بیت

چادر برقع مین خوش قامت لباس سے چھپے
کھولکر منہہ کو جو دیکھے تو ہی بڑھیا پھوس سی

مثنوی

اگر اکثر شبین ہوتین شب قدر
تو ہوتی وہ جہان مین سخت بے قدر

ہر یک پتھر جو ہو لعل بدخشان
تو سنگ و لعل ہو قیمت مین یکسان

حکمت جو کوئی کہ صورت مین خوب ہی لازم نہین کہ سیرت مین بھی نیک ہو اور کام باطن سے ہی نہ ظاہر سے

قطعہ

چلن سے مرد کے معلوم ہووے یکدم مین
کہ اُسکے علم کا رتبہ کہان تلک پہنچا

تو در رہو جیو زنہار اُسکے باطن سے
کہ خبث نفس کا برسون مین بھی نہین کھلتا

حکمت جو کوئی کہ بزرگون سے لرتا ہی اپنا ہی خون کرتا ہی

قطعہ

تو برا جانتا ہی سب اپنے تئین
ایک کو دیکھتا ہی دو دھیرا

سر ملا کھیلتا ہی مینڈھے سے
ماتھے کو دیکھیو ابھی ٹوٹا

حکمت پنجہ ملانا شیر سے اور گھونسا مارنا شمشیر پر کام دانائونکا نہین

بیت

زور آوری و جنگ نکر تو قوی کے ساتھ
زور آورونکے سامھنے رکھ لے بغل مین ہاتھ

حکمت وہ ضعیف کہ قوی سے دلاوری کرے اپنی ہلاکت مین دشمن کا مددگار ہی

قطعہ

جو کہ سامنے ہوکے پیدا کرے وہ
دسے سکے ساتھ لڑنے والونکا

ناتوان مرد سخت جنگل سے
جہل و نادانی سے کرے بیجا

حکمت جو کوئی کہ نصیحت نہ سنے ارادہ ملامت کے سننے کا رکھتا ہی **بیت**

جو نصیحت سے سنے نہ تو ای یار	اگر ملامت کرین تو دم مت مار

حکمت بے ہنر ہنرمندونکو دیکھ نہین سکتے جیسے بازاری کتے شکاری کتے کو دیکھکر دورہی سے بھونکتے ہین اور پاس نہین آسکتے **حکمت** سفلہ جب ہنر مین کسی سے نہین آتا تب ہزارون عیب اسکو ہی لگاتا **بیت**

عیب اب تجکو لگاتا ہی حسود نارسا	گفتگو مین ہار گئے اسکی گونگی تھی زبان

حکمت اگر پیٹ دکھ نہوتا تو کوئی جانور صیاد کے پھندے مین نہ پھنستا بلکہ صیاد جال بھی نہ بچھاتا **بیت**

بے بس کرے ہی سبکو شکم ہی بری بلا	بندہ شکم کا طاعت معبود کرے کیا

حکمت حکیم دیر مین کھاتے ہین اور عابد آدھی بھوکھ اور زاہد سد رمق اور جوان حلق تک بھرتے ہین اور بڈھے اسقدر کہ پسینا آجاے لیکن قلندر اتنے کھاتے ہین کہ معدے مین دم کے بھی سمانے کی جاگہہ نرہے اور دسترخوان پر رزق کسیکو نہ بچے **بیت**

جو کہ ہو قیدی شکم کا دو شبین سووے نہ وہ	کھا جس شبکو بہت اور گرسنہ جس شبکو ہو

حکمت بدہی عورتون سے مشورت اور گناہ ہی مفسدون کے ساتھ سخاوت **بیت**

رحم چیتے کے حال پر مت کر	ظلم ہوگا یہہ سخت دنبون پر

پند دشمن سامھنے ہی جس شخص کا اگر وہ نمارے تو دشمن ہی اپنا **بیت**

ہاتھ مین سنگ سانپ پتھر پر	ہی حماقت کرے تو دیر اگر

ایک گروہ نے برعکس اسکے بہتر سمجھا ہی اور کہا ہی قیدیون کے قتل مین تامل بہتر ہی اسواسطے کہ اپنا

مین اور چھوڑنے مین اختیار باقی ہے اگر بے تامل مار جاوین شاید کوئی مصلحت فوت ہوجاے اور تدارک اُسطرح کا بن نہ آئے

قطعہ

مارنا جان سے زندیکا بہت ہے آسان — مار کر پھیر جلاے کوئی یہہ کیا امکان
چھوڑنا تیر کا بے صبر و تامل ہے خطا — کہ وہ پھر نیکا نہین جب کہ کمان سے چھوٹا

حکمت جو دانا کہ جاہلون سے کر جھگڑے توقع عزت کی نہ رکھے اور ایک جاہل بات و تمیز کسی دانا پر غالب آئے عجب نہین کیونکہ ایک سنگ ہے جو اہر کو توڑتا ہے

بیت

کیا عجب جو تنگ ہوا اُسکا نفس — ہوے وبلبل زاغ کی جب ہم قفس

قطعہ

دلمین رنجیدہ و آزردہ نہو اہل ہنر — کھینچے آوباش کے وہ ہاتھ سے گو جور و جفا
سنگ نے توڑا اگر سونیکا پیالہ حاصل — نہ وہ قیمت مین بڑھیگا نہ گھٹیگا سونا

حکمت کسی عقلمند کی بات نے اگر کمینونکی گروہ مین صورت نہ پکڑی تعجب مت کر کہ آواز بربط کی صدا دہل کے غلبے مین نہین آتی اور عنبر کی باس لہسن کی گندگی سے دب جاتی

مثنوی

اپنی زبان درازی سے نادان گلے کا — دانا کتین گرا کے اکڑتا ہے بار بار
یہہ جانتا نہین کہ سدا طبل کی صدا — لیتی ہے اپنے شور سے آہنگ کو دبا

حکمت جواہر اگر کیچ مین گرے نفیس کا نفیس ہے اور غبار اگر فلک پر بھی پہنچے خسیس کا خسیس صاحب استعداد اگر تربیت سے محروم ہو محل دریغ ہے اور تربیت نامستعد کی ضایع رکھہ اگرچہ اصل مین برتر ہے اسلئے کہ آگ جوہر عالی ہے لاکن جو اپنی ذات مین ہنر نہین رکھتی خاک کے برابر ہے قیمت شکر کی نہ بانس کی بلکہ اس سبب سے کہ خود میٹھی ہے

مثنوی

غنی اور سب ہنر از بس جو کنعان کی طبیعت تھو | ہم زادگی نے کب بڑھایا قدر کو اسکی
ہنر دکھلا جو رکھتا ہے کہ وہ بہتر ہے گوہر سے | گل رنگین ہے کانٹے سے اور ابراہیم آذر سے

حکمت مشک وہ ہے کہ آپ اپنی باس سنگھاوے نہ بوے عطار دانا مانند عطار کی دُنیا کی خموشی دیکھاتا ہے اور نادان بازیگر کے طبل کی آواز و باطن میں خالی و بے انداز **قطعہ**

جو کہ عالم ہے جاہلوں کے بیچ | مثل اُسکی کہیں ہیں صدیقان
شاہد خوب ملیگا اندھوں میں | گھر میں زندیق کے ہے یا قرآن

حکمت جو دوست ایک عمر میں آوے ہاتھ لایق نہیں کہ ایکدم میں بگاڑے اسکے ساتھ **بیت**

سنگ ہوتا ہے لعل برسوں میں | اسکو یکدم میں سنگ سے مت توڑ

حکمت عقل پنجے میں نفس کے ایسی ہے گرفتار جیسے مرد عاجز ہاتھ میں عورت مکار کے ناچار ہو **بیت**

اُس گھر میں تو سرور کا دروازہ بند کر | زن جسمیں بولے اپنی صدا کو بلند کر

حکمت عقل بدون قوت کے مکر ہے اور افسون قوت بغیر عقل کے جہل و جنون **بیت**

شعور و عقل و دانش پہلے ہو اور ملک ہو پیچھے | کہ نادان ملک و دولت سے کرے ہے ظلم اپنے پر

حکمت جو جوان ہمت کہ کھاوے اور دیوے بہتر ہے اُس عابد سے کہ روزہ رکھے اور جمع کرے

حکمت جس شخص نے خواہش کو اپنی ترک کیا اسواسطے کہ مقبول ہو خلق کا شہوت حلال کا ترک ہوا اور شہوت حرام میں پڑا **بیت**

للہ گوشہ گیر اگر متقی نہ ہو | آئینہ سیاہ میں کیا دیکھے پھیر دو

حکمت تھوڑا تھوڑا رفتہ رفتہ بہت ہوا اور قطرہ قطرہ ہو جاے گا جو شخص

که دست قدرت نهین رکهتے پتهر کهلائے هوئے رکهه چهوڑتے هین تاکه فرصت کے وقت بهیجا ظالمون کے دماغ سے نکالین

قطعه

نهر هو قطره قطره جمع هو جو	نهر سے نهر مل کے دریا هو
تهوڑا تهوڑا هو بهت سا دیر مین	دانه دانه غله هو وے ڈهیر مین

حکمت عالم کو لائق نهین که جاهل کی لغو حرکتون سے درگذرے اور به سبب حلم کے برداشت کرے که طرفین کا نقصان هے هیبت اسکی گهٹ جائیگی و نادانی اسکی بڑهه جائیگی

بیت

جو سفلے سے بولے بمهر و خوشی	زیاده بڑهے اسکی گردن کشی

حکمت گناه جس کسی سے که هو وے بد هے اور عالمون سے بدتر علم جنگ شیطان کی سلاح هے اور صاحب سلاح کو اگر قید کر کے لیجاوین تو انفعال زیاده کهینچے

قطعه

جاهل مفلس اگر نادان بهی هو	عالم فاسق سے یه بهتر هے وه
اسنے اندهے پن سے رسته گم کیا	آنکهین هوتے یه کوئے مین گر پڑا

حکمت جس شخص کی زندگی مین غریب فقیر روٹی نهین کهاتے جب وه مرجاتا هے نام بهی اسکا زمین لیتے **حکمت** یوسف علیه السلام مصر مین جب کال پڑا تها پیٹ بهر نه کهاتا تها که مبادا بهوکهونکو بهول جاے انگور کی لذت جانتی هے زن بیوه نه صاحب میوه **ابیات**

جو که نعمت اور راحت مین پلا	حال بهوکهے کا اسے معلوم کیا
حال درماندے کا وه هے جانتا	جو که اپنے حال مین عاجز رها **قطعه**
سوار مرکب چالاک کیجو دهیان یکذره	لگر هاریکا خر کسطرح کیچڑ مین پهسا هیگا

نہ اُٹھے اگ تو ہمسایہ درویش کے گھر سے کہ روزن سے نکلتا ہے جو اسکے ہے دھوان دل کا

حکمت درویش ضعیف حال کا تنگی مین احوال مت پوچھ کہ کیونکر ہے تو مگر اسی شرط سے کہ مرہم اسکے زخم پر لگائے اور کچھ اسکو نذرانہ

قطعہ

گدھا جو دیکھے تو کیچڑ مین اور گرا ہوا بوجھہ تو اُسکے پاس نہ جا دل ہی مین ترحم کھا
وگر تو پاس گیا وجہ گرنیکی پوچھی تو مثل مردونکی دامن سے باندھہ اُسکو اُٹھا

حکمت دو چیزین عقل کے نزدیک مشکل ہین کھانا پہلے رزق مقسوم سے اور مرنا پہلے وقت معلوم سے

قطعہ

قضا دہی رہیگی گو ہزار نالہ و آہ برا سے شکر کرے یا کہ شکوہ تیری باز
وکیل ہے جو ملک باد کے خزانے پر غم اُسکو کیا ہے بجھے گو چراغ بیوہ زن

حکمت ای طالب روزی کے بیٹھہ رہ کہ البتہ کھائیگا اور ای طالب اجل کے مت بھاگ کہ جان بچاکر نہ لیجائیگا

قطعہ

رزق کی کوشش تو کر یا چھوڑ دے حق سے پہنچیگا وہ تجھکو بر محل
گر پلنگ و شیر کے منہہ مین تو جاے تجھکو کھا نیکے نہین وے بے اجل

حکمت جو کہ اپنی قسمت کا نہین ہاتھہ نہین آتا اور مقسوم اپنا جہان کہین ہو پہنچ رہتا ہے **بیت**

سنا ہے تو نے سکندر کو جیسے ظلمات گیا ہزار تعب سے پیا نہ آب حیات

حکمت صیاد بے روزی دریاؤ مین مچھلی نہین پکڑ سکتا اور ماہی بے اجل خشکی مین نہین مرتی **بیت**

مسکین حریص پھرتا ہے درگاہ دہر مین روزی کے پیچھے اور عقب اسکے نعمت اجل

حکمت تونگر فاسق ایسا ہی جیسا ڈھیلا سونی کا ملمع کیا ہوا اور درویش صالح جیسے محبوب خوبصورت خاکمین بھرا ہوا یہہ مثل ہی موسی علیہ السلام کے جبۂ صدپارہ کا اور وہ نظیر ہی فرعون کی ریش مرصع کی نیکونکی تنگی کا انجام کشایش ہی اور بدونکی دولت کا پستی **قطعہ**

دولت وجاہ جسکو ملتی ہی جان	خاطر خستہ وہ سے رکھے گا کیا
اُسکو کہہ دے کہ جاہ وحشمت سے	عاقبت مین تو کچھ نہ پاویگا

حکمت حاسد بخیل ہی نعمت اللہ کا اور دشمن ہی بیگناہ کا **قطعہ**

ایک بیہودہ یاوہ گو مردک	کہہ رہا تھا عیوب صاحب جاہ
مین کہا تو اگرچہ ہی بدبخت	نیکبختونکا کیا ہی اسمین گناہ **قطعہ**
حاسد کے واسطے نہ کبھو چاہنا بلا	وہ بدنصیب آپ بلا مین ہی مبتلا
حاجت ہی کیا جو اسکو تو دشمن کرے لعین	دشمن وہ سخت اسکے ہی پیچھے لگا ہوا

حکمت شاگرد بے ارادت عاشق بے زر ہی چلنے والا بے معرفت طایر بے بال و پر عالم بے عمل درخت بے ثمر ہی اور زاہد بے علم بن در وازیکا گھر مراد قرآن کے نازل ہونے سے حاصل کرنا سیرت خوب کا ہی نہ فقط پڑھنا صورت مکتوب کا جاہل عابد پیادہ تیز رفتار ہی اور عالم عبادت مین سست سو ہوا سوار وہ گنہگار جو گناہ سے ہو دست بردار بہتر اُس عابد سے جسکو ہو غرور و رو پندار **بیت**

کوتوال خوبصورت نیک خو	بہتر اُس عالم سے ہی موذی ہو جو

حکمت ایک شخص سے پوچھا کہ کیا عالم بے عمل کیا اُسنے جیسے زنبور بے عسل ہیت

زنبور بیمروت و بیرحم سے یہہ کہہ ... دیتا نہین ہی شہد تو پہر ڈنک بھی نمار

حکمت مرد بیمروت زن ہی اور زاہد لالچی راہزن **قطعہ**

ای شخص مکر زور سے جامہ بنا سفید ... بہر نمود ناسے کو لے اپنے سیہ کیا
دنیا سے ہاتھ کیجئے کوتاہ تو ہی لطف ... استین گر تری ہوی یا چہوٹی فایدا

حکمت دو شخص ہین کہ حسرت انکے دل سے نہین جاتی اور انکا پانو نقصان کے گل رسوائی سے نہین نکلتا ایک وہ سوداگر جسکی ناو تباہ ہوی دوسرا وارث اُس شخص کا جسنے نشست قلندرونمین کی **نظم**

خون تیرا ہو فقیرون مین مباح ... گر نہ کردے مال تو اپنا سبیل
انمین مت جا جنکے جامہین کبود ... خان و مان پر کہینچ یا انگشت نیل
آشنائی فیل بانون سے نہ کر ... یا بنا وہ گھر کہ جس مین آسکے فیل

حکمت خلعت بادشاہ کا اگرچہ عزیز ہی پر اپنا پرانا جامہ عزیز تر ہی بڑا دمیونکے دستر خوان پر ہر چند کہ کہانا لذیذ اور نفیس ہی لیکن اپنی جہولی کا ٹکڑا نہایت لذیذ ہی **بیت**

ساگ اور سرکہ اپنی سعی سے ملے اگر ... حلوان و نان صاحب دہ سے ہی خوبتر

حکمت خلاف عقل صلحا کا ہی اور تور عہد اہل دانش کا دارو اپنے گمان پر کہانی اور راہ بن دیکھے ہے کاروان کہیلنی امام غزالی سے پوچہا کہ علم مین تو اس مرتبے پر کیونکر پہنچا بولا جس چیز کو مین نجانتا تہا اُسکے پوچہنے سے عار نکی **قطعہ**

امید حفظ اگر چاہے تو موافق عقل ... تو نبض اپنی طبیب مزاج دانکو دکہا

خفیف ہونے سے مت ڈر تجھے نہ آئے سو پوچھ	کہ عقل سے وہی ہوویگا رہنما تیرا

حکمت جس چیز کو جانے تو کہ مقرر معلوم ہو جائیگی اُسکے پوچھنے مین جلدی نکر کہ دانائی کا زیان ہے اُسمین اور عقل کا نقصان **قطعہ**

جو دیکھا تھا مین داؤد کے لقمان دانا نے	کہ لوہا معجزے سے نرم مثل موم ہوویگا
نہ پوچھا اُسّے کیا کرتا ہے تو اور کیا بناتا ہے	وہ سمجھا تھا کہ بن پوچھے ہی یہ معلوم ہوویگا

حکمت ضروریات صحبت سے ایک یہہ ہے کہ صاحب خانہ کی غیر مرضی کچھہ نہ کرے اور نہ کہے تو تاکہ تیری اُس سے بنی رہے **شعر**

سخن کہہ مرضی سامع کو پاکر	خلاف اُسکے زبان پر حرف مت لا
جو دانا ہم نشین مجنون کا ہووے	تو لازم ہے کرے مذکور لیلےٰ

حکمت جو کوئی بدوں کے ساتھ بیٹھے اگر خو بو انکی نہ پکڑے پر خواہ نخواہ انکے طور پر وہ بھی متہم ہو جیسے ایک شخص خرابات مین نماز کو جاوے اور لوگو نمین شراب خوار کہلاوے **مثنوی**

گوارا کی تو نے حماقت	کہ اپنی گرم کی نادان سے صحبت
جو مین نے ہندیک دانا سے پوچھا	کہا نادان سے کیجو نہ خلطا
جو عاقل وقت کا ہے خر ہو گا	اگر احمق ہے احمق تر نہ ہو گا

حکمت حلم اونٹ کا ظاہر ہے اگر ایک لڑکا اسکی مہار پکڑے اور سو فرسنگ لیجاوے گردن اپنی اسکی متابعت سے نہ کھینچے اور اگر کوئی پہاڑ کا درا ایسا ڈرانا کہ موجب ہلاکت کا ہو سامنے آوے اور لڑکا نادانی سے چاہے کہ وہان جاوے زمام اپنی اُسکے ہاتھ سے نہ لینے

تراسلے پھر اطاعت نکرے کہ سختی کے وقت نرمی کرنا برا ہے اور کہہ گئے ہین کہ دشمن مہر و لطف سے نہین پھرتا بلکہ طمع ہے زیادہ کرتا

قطعہ

مہر جو تجھپر کرے ہو جا تو اسکا خاکپا
دیکھے جیسے دشمنی انکھون اسکی دل خاک کر
پیار کی باتین ملایم سخت گو سے فایدہ
زنگ کا کھایا ہوا آہن نرم سوہن سے ہوا

حکمت جو کوئی اورونکی بات بیچ بن پوچھے بولے تو اسواسطے کہ لوگ فضل و کمال اسکا جانین یہہ گمان اُسکا غلط ہے بلکہ نادان اسکو سمجھینگے

قطعہ

مرد ذی عقل کچھہ ندیوے جواب
جبتک اُسسے کرے نہ کوئی سوال
ہووے ہر گو اگرچہ سچا لیک
اُسکے دعوے پہ ہو گمان محال

حکمت ایک زخم جا بیچ چھپا رکھتا تھا مین حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ ہر روز مجھسے پوچھتے کہ گھاؤ تمہارا کیسا ہے پر یہہ نہ پوچھتے کہ کہان ہے سمجھا مین کہ ذکر ہر عضو کا مناسب نہین اسکا مقام نہین پوچھتے اور عقلمندون نے کہا ہے جو کوئی بات بن سمجھے کہہ بیٹھیگا جواب اُسکے سے رنج کھینچیگا

قطعہ

جبتک تو نجانے کہ سخن خوب ہے کہنا
لازم ہے کہ منہہ بیچ نہ زبان اپنی ہلاوے
گر سچ کہے اور قید رہے تو تو ہے بہتر
اسسے کہ ترا جھوٹ تجھے اُسسے چھڑاوے

حکمت جھوٹ بولنا ضرب ثابت کی مانند ہے اگر زخم اچھا ہو جاوے تو بھی نشان رہ جاتا ہے چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی ایک تہمت جھوٹ سے جھوٹھے ہوئے انکے سچ کہنے پر اعتماد نرہا

قطعہ

جس شخص کی یہہ جانین کہ عادت ہے راستی
کر دیوین عفو اُسکی کرے گر کبھو خطا
مشہور ہو دروغ و کجی سے جہان مین جو
سچ بھی اگر کہے تو نہ باور ہو کبھی ذرا

قطعہ

گرفت یک جھوٹھہ کی دانا کرین کب ۔ خصوص اُسکی جو اکثر سچ ہے کہتا
دروغ وکذب سے جو ہوئے مشہور ۔ سخن سچا بھی جانین اسکا جھوٹھا

حکمت عزیز تر خلق اللہ مین آدمی سب کے نزدیک ہے اور ذلیل تر کتا داناؤن کے نزدیک سگ وفادار بہتر ہے انسان ناشکرگزار سے **قطعہ**

نہ بھولے ایک لقمے کو بھی کتا ۔ تو پتھر مارے گو سو بار اُس کو
نوازے مدتون سفلے کو گر تو ۔ یک ادنی بات پر تجھہ سے لڑے وہ

حکمت نفس پرور ہنرمند نہین ہوتا اور بے ہنر لیاقت سرداری کی نہین رکھتا **قطعہ**

بیل ہرچند کہ بوجھل ہو یہ تو رحم نہ کر ۔ کہ وہ سوتا ہے بہت اور بہت ہی کھاتا
فربہی اُسکی سی گر چاہئے ہے تجکو بھی ۔ خر کی مانند تو پھر ظلم اٹھا لوگون کا

حکمت انجیل مین آیا ہے کہ اے فرزند آدم اگر دولت دون تجھے تو تو مجھہ سے دھیان اٹھا کر اسمین مشغول ہوتا ہے اور جو مفلس کرون تو تنگدستی سے اپنے حال پر روتا ہے پس حلاوت میرے ذکر کی کب پائی تو نے اور عبادت کس وقت کی **قطعہ**

کبھی دولت سے ہے مغرور غافل ۔ کبھی ہے مفلسی کا تجکو شکوا
خوشی اور غم مین تیرا حال ہے یہہ ۔ عبادت حق کی پھر تو کب کریگا

حکمت خواہش الہی کسیکو تخت سے نیچے گراتی ہے اور کسیکو مچھلی کے پیٹ میں بچاتی ہے یعنے فرعون علیہ اللعنۃ کو گرایا اور یونس علیہ السلام کو بچایا **بیت**

ہوے وہ پیٹ مین مچھلی کے گو تھا جسطرح یونس ۔ وہ لے اچھا وہی ہے وقت جسمین ذکر ہو مونس

حکمت اگر قہر کی تلوار کھینچے تو ہر ایک نبی اور ولی سر چھپاتے جو غمزۂ لطف جنبش دے
تو بدونکو نیکونمین پہنچاسے

قطعہ

محشر مین وہ خطاب کرے قہر سے اگر	پیغمبرونکے تین نرہے جا معذرت
لطف و کرم سے پردے کو دیوے اگر اٹھا	شقیونکے تین بھی پھر تو ہو امید مغفرت

حکمت جو شخص کہ طور پسندیدۂ دنیا سے راہ راست اختیار نکرے عذاب آخرت مین
گرفتار ہوگا جیسا کہا اللہ تعالے نے قرآن مین حاصل اسکا یہہ ہے مقرر چکھاونگا انکو عذاب دنیٰ سوا قیامت کے **بیت**

بزرگ دیتے مین پہلے تو آدمی کو پند	سنے نہ اسکو تو کرتے مین قید جانمین بند

حکمت نیکبخت جتنے ہین اگلونکی حکایتون اور مثلون سے پند لیتے مین پہلے
اُسے کہ پچھلے انکی حالات کو ضرب المثل کرین

قطعہ

دانے کے پاس آنہ پھرے مرغ مطلقاً	طایر پھنسے ہوے نظر آوین اُسے اگر
اگلونکی تو مصیبتونکو سنکے پند لے	تا تیرے حال زار سے لیوین پند دیگر

حکمت جس شخص کا گوش ارادت بہرا بنایا ہے وہ کیونکر سنے اور جسکو سعادت
کی کمند سے کھینچا ہے وہ کیونکر نہ جاے

قطعہ

خدا کے دوستونکی رات اندھیری	لسان روز روشن ہے وہ تابان
سعادت زور بازو سے نہین یہہ	فقط باعث ہے اسکا لطف یزدان

رباعی

تجھ سا کہین منصف ہے جو ولمن ہوتا ان	سب حکیموں سے ہے بلند تیرا فرمان

بھولے نہ وہ جسکو ہو ہدایت تیری ۔ تو جسکو بھلا دے اُسکو پھر راہ کہاں

حکمت فقیر نیک انجام بہتر ہی بادشاہ بد فرجام سے **بیت**

تجھے شادی ہو جسکے بعد جان اُس غم کتین اچھا ۔ کہین اُن شادیون سے جنکے پیچھے ہووے غم پیدا

حکمت زمین کو آسمان سے فیض ہی اکثر اور آسمانکو اُسسے کدورت سراسر جسبن یاس ہین

جو کچھ ہو گا سو ہی بکیگا **بیت**

جو تم کو ناپسند آئی میری خو ۔ تو اپنی نیک خو ہرگز نہ چھوڑو

پند حق تعالی عیب دیکھتا ہی اور چھپاتا ہی ہمسایہ نہین دیکھتا لیکن کھاتا ہی **بیت**

نعوذ باللہ اگر ہوتا غیب دان عالم ۔ کسیکو چین نہ دیتا کبھی کوئی یکدم

حکمت کھودنے سے زر کھان سے نکلتا ہی اور جان کندن مین بخیل کے ہاتھ سے **قطعہ**

رہتا ہی منتظر نہین کھاتا بخیل اور ۔ کہتا ہی کھانے والے سے اچھا امیدوار

یک روز دیکھ لیجیو تو جائیگا تمام ۔ زر ہاتھ مین عدو کے مریگا وہ خاکسار

حکمت جو کوئی زیردستونکو نہ بخشے زبردستون کے ظلم مین پھنسے **مثنوی**

یہہ کون بات ہی بازو مین جسکے قوت ہو ۔ وہ توڑ ڈالے ہر یک ناتوان کے پنجے کو

نہ دیجو رنج ضعیفونکے قلب کو زنہار ۔ کہ تو بھی ظلم سے زورآورونکے ہو جاے

حکمت عقلمند جب قضیہ جھگڑا آپسمین دیکھتے ہین الگ ہو جاتے ہین اور صلح دیکھتے ہین تو مل بیٹھتے ہین کہ اُسوقت سلامتی جدائی مین تھی اور اب ملاپ مین ہی

حکمت جوارکو اٹھارہ چاہئے مین لیکن تین کانے مین آتے مین **بیت**

میدان سے ہی چرنے کی جا خوبتر کہیں ۔ گھوڑیکی باگ ہاتھ گھوڑیکے پہ نہین

حکمت ایک درویش یہہ مناجات کرتا تھا یارب بدون پر رحم کر کہ نیکون پر آپ رحم کیا ہی تو نے کہ انکو نیک پیدا کیا پہلے نقش و نگار جامے پر جسنے کروائے ہین اور انگوٹھی ہاتھ مین رکھی وہ جمشید تھا لوگون نے پوچھا اُسنے زینت بائین ہاتھ کو کیون دی ہے تو باوجود اسکے کہ دہنا اپنا فضیلت رکھتا ہی بولا دست راست کو فقط زینت راستی کافی ہی **قطعہ**

فریدون سے کہا خرگاہ کے گرد ۔ یہہ نقاشان چین سی یون لکھ کر
بدون سے کر بھلائی مرد عاقل ۔ کہ جتنے نیک ہین سے وہ خود ہین بہتر

حکمت ایک بزرگ سے پوچھا یہہ کیا فضیلت ہے اپنا ہاتھ رکھتا ہی انگوٹھی بائین مین کیون پہنتے ہین کہا نہین جانتا تو کہ صاحب فضیلت ہمیشہ آرائش دنیا سے محروم ہین **بیت**

بخت و روزی اور نصیبا خلق ہی جسنے کیا ۔ تخت وہ دیتا ہی یا فضل و ہنر کا مرتبا

حکمت نصیحت بادشاہون کو کرنی اُسے لایق ہی کہ خوف سر کا اور امید زر کی نرکھتا ہو **قطعہ**

موحد کے پاؤن تلے رکھے زر ۔ کہ شمشیر کو اُسکے لاوے سر
اُسے ہو نہ مطلق ہراس و خوشی ۔ ہی بنیاد توحید کی بس یہی

حکمت بادشاہ دفع کرتا ہی ستمگارونکو اور کوتوال خونخوارونکو قاضی اصلاح چاہتا ہی چورونکی اور جیبکترونکی ہرگز دو دشمن راضی ہوکر قاضی کے پاس نہین جاتے بلکہ اُسوقت دھیان بھی اسکا نہین لاتے

قطعہ

جو حق معاینہ ہو جاے تجکو دینے کا ۔ تو دے گذر تو اُسے غیر جنگ و دل تنگی

جو کوئی دے تو نہ محصول کو خوشی بخوشی ۔۔۔ تو اُسے لیوین بزور آوری و سرہنگی

حکمت سب کے دانت گند ہوتے ہین کھٹائی سے مگر قاضی کے متھائی سے **بیت**

تو پانچ کھیرے بھی اگر قاضی کے تین رشوت مین دے ۔۔۔ خربوزونکی فالیز دشت ہے کر تیرے لئے

حکمت قحبہ پیر زال بدکاری سے توبہ نکرے تو کیا کرے کو توال معزول مردم آزاری کو ترک نکرے تو کیا کرے **بیت**

جو مرد راہ خدا ہے جوان گوشہ نشین ۔۔۔ کہ مرد پیر مین اُٹھنے کی تاب آپ نہین

بیت

جوان پرہیز رہوا ور وہ کرے پرہیز شہوت سے ۔۔۔ کہ آہت پیر کی اٹھتی نہین ضعف و نقاہت سے

حکمت ایک حکیم سے لوگون نے پوچھا کہ کتنے درخت نامی خالق نے بلند و برتر پیدا کئے ہین پر کسیکو آزاد نہین کہتے الا سرو کو کہ پھل نہین رکھتا اسمین کیا حکمت ہے کہا اُسنے ہر ایک کو بہار و خزان لازم ہے اسی سبب کبھی تر و تازہ ہے کبھو مرجھایا اور سرو کو یہہ دونون نہین ہر ایک وقت مین اُسکو تازگی ہے اور صفت آزادونکی یہی ہے

قطعہ

جو تجھپہ گذرے نہ کچھ دل مین لا کہ مدت تک ۔۔۔ رہیگا بعد خلیفہ کے دجلۂ بغداد

اگر تو کا نتھہ کا پورا ہے نخل سا ہو کریم ۔۔۔ نہین تو سرو کی مانند سب سے ہو آزاد

حکمت

دو شخص موئے اور حسرت لے گئے ایک وہ کہ رکھتا تھا اور نہ کھایا دوسرا وہ

نہ جسنے جانا اور نکیا

قطعہ

عالم و فاضل اگرچہ ہو بخیل	عیب کو اُسکے کہین سب برملا
تو ہو آلودہ گناہون بین کریم	پر کرم اُسکا اُنھین رکھے چھپا

خاتمہ

مدد سے بادشاہ محسن کی اور اللہ معاون کی کتاب گلستان تمام ہوئی اور سمین کلام متقدمین کا بطریق استعارہ بطور مولفون کے نہین ملایا بلکہ نہ دھیان بھی دلمین نہین آیا

بیت

جامہ پرانا اپنا جو پہنے بنا سنوار	بہتر ہے اُس نئے سے جو ہاتھ آئے ستعار

اکثر گفتگو سعدی کی طرب انگیز و ظرافت آمیز ہے تا اشخاص کم فکر طعنے نہ سکین نہ بیہودہ بکبک سے مغز پھرانا اور بیفایدہ رنج اتھانا عقلمندونکا کام نہین لیکن فی الحقیقت صاحبدلان روشن رائے سے ہی اسواسطے ظاہر کیا چاہتا ہے اُسنے نصیحت کے موتیون کی لڑی بنائی ہے اور پندونکی دارو تلخ شہد ظرافت میں ملائی ہے تو طبع سننے والے کی ملول نہ ہو اور دولت قبول سے محروم نہ رہے

مثنوی

نصیحت مین لے کی ہے اپنے ڈھب پر	مزا پایا ہے اِس مین عمر کھو کر

کسی کے سننے ان سننے سے کیا کام	رسولون کو فقط دینا ہی پیغام

قطعہ

سدا مصنف و کاتب کے حق مین انکے ناظر	طلب خدا سے کیا کیجو رحمت و غفران
اور اسکے بعد جو مالک ہوئیگا اسکے لئے	پھر اپنے واسطے توفیق چاہیو ہر آن

تمت

خاتمۃ الطبع الحمد للہ والمنہ حسب فرمایش صاحب عالم و ہنر ... رئیس صاحب بہادر مدرس کلان مدرسہ اعظم بواسطہ ذکری شاعر ... زبان افصح دوران جامع علوم متنوعہ مجمع مہر و محبت علام محی الدین صاحب جودت ابن ... محمد سعید عبد الرحمن کے مطبع رحمانی صبح صادق مدراس مین یہہ ہندی گلستان جسکے مترجم میر شیر علی افسوس ہین چھاپی گئی تا جمیع طلبا کے مدرسہ مذکور افادہ کثیر و فواید خطیر پائین۔

قطعہ تاریخ طبع از ... عبد القادر سقاف صاحب ...

حسب فرمایش جناب صاحب	چھپ کے جسوقت یہہ تیار ہوی
بدلِ جان یہہ کہا مہر نے سال	چھپ گئی خوب گلستان ہندی

۱۲ ۶۹

سش ۔ گ ۸۹۱۶۵۸۲۲

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

5-6-57

۸۶۹۴